تحریکِ ختمِ نبوّت

ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ شصت و چہارم (۶۴)

برق آسمانی برخرمن قادیانی
قادیانی مشن اہل حدیث امرتسر ۱۹۳۸ء (۲۳)

ڈاکٹر محمد بھاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ شصت و چہارم (۶۴) برق آسمانی برخرمن قادیانی قادیانی مشن اہل حدیث امرتسر ۱۹۳۸ء (۲۳)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۳۰۴
سال اشاعت	۲۰۲۰ء
زیراہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۷
برق آسمانی برخرمن قادیانی	۸
اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹۳۸ء سے	۵۶
مجھ پر قاتلانہ حملہ اور قادیان میں شماتت	۵۶
تبصرہ برتذکرہ۔۱	۵۷
قادیانی اور مصری نزاع اور اسکے فیصلے کی صورت	۶۱
یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج	۶۲
قصر خلافت میں اضطراب	۷۱
کیا یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج	۷۵
قادیان کے ایک مصنف کو سزائے قید و جرمانہ	۷۹
نبی قادیان اور رب قادیان	۸۰
خلیفہ قادیان اور خلیفہ مصر	۸۱
تبصرہ برتذکرہ۔۲	۸۳
مرزا قادیانی اپنے مقصد میں فیل	۸۸
قادیانی اقوال مختلفہ کا نمونہ	۹۱
تبصرہ بر تذکرہ۔۳	۹۲
ڈاکٹر صاحب سچے ہیں یا مرزا صاحب	۹۵
مرزا قادیانی اپنے دعوی میں فیل	۹۸
مرزا قادیانی اور مولانا محمد حسین مرحوم بٹالوی	۱۰۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر بشارت اپنے مسیح کی تکذیب پر اتر آئے	۱۰۲
بہائی مذہب اور دین اسلام	۱۰۳
تبصرہ بر تذکرہ ۔۴	۱۰۷
قرآنی لفظ خاتم النبیین کی صحیح اور معتبر تفسیر	۱۱۲
مرزا قادیانی فیل گئے ہیں	۱۲۰
شراب کی وجہ سے دس اشخاص پر لعنت	۱۲۱
قرآنی لفظ خاتم النبیین کی صحیح اور معتبر تفسیر	۱۲۳
فاروق قادیان کا باطل دعوی	۱۳۱
مرزائیوں کا رشتہ ناطہ	۱۳۲
ڈاکٹر بشارت احمد، مرزا کی تکذیب پر	۱۳۴
محمدی بیگم کا نکاح	۱۳۶
یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج	۱۴۱
کیا شیخ بہاء اللہ پیغمبر تھے	۱۴۶
تبصرہ بر تذکرہ ۔۵	۱۴۹
یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج	۱۵۲
سوامی دیانند سرسوتی اور مرزا قادیانی	۱۵۶
لاہوریوں کو خلیفہ قادیان کے سامنے جھک جانا چاہیے	۱۶۰
قادیانی کے کلاس فیلو	۱۶۱
امر جامع پر جمع ہو جاؤ	۱۶۴
مرزا صاحب چینی مغل تھے یا فارسی الاصل ایرانی	۱۶۸
ان دو میں تیسرے ہم ہوں گے	۱۷۰
آسمانی نکاح اور قادیان میں اضطراب	۱۷۱
خلیفہ قادیان کا ایک عجیب فیصلہ	۱۷۳
کیا احمدیہ جماعت سے حکومتیں بھی ڈرتی ہیں	۱۷۴
جرمن ترجمہ قرآن	۱۷۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ بہاء اللہ ایرانی مدعی الوہیت تھے یا رسالت	۱۷۶
مرزا قادیانی کا احیائے اسلام	۱۷۸
مرزا قادیانی کی کامیابی خواب میں	۱۸۱
احمدیوں کو ضروری کام پر توجہ کرنی چاہیے	۱۸۳
مسیح موعود اور تقسیم مال	۱۸۴
کیا مرزا، توہین رسول کرنیوالا تھا؟	۱۸۶
خلیفہ قادیان کی خدمت میں عریضہ	۱۸۷
چوہدری عبدالغنی مرزائی کے ساتھ مباہلہ	۱۸۹
مرزائیوں کو کھلا چیلنج	۱۹۱
احمدیہ اخباروں کا مسیح موعود نمبر	۱۹۲
مرزا قادیانی بری طرح فیل ہوئے	۱۹۸
آخری فیصلہ پر فیصلہ کن مناظرہ	۲۰۱
مرزا غلام احمد کا قدوم دہلی	۲۰۴
سوالات متعلقہ حیات مسیح کے جوابات ۔۲	۲۲۳
مسلمانوں کی بدحالی اور مرزا قادیانی کی ناکامی	۲۲۶
قادیانی مغالطہ: نزول مسیح کی تاویل اور اسکا جواب	۲۳۲
پیغام صلح کے الفاظ میں مرزا صاحب کی دعوت	۲۳۴
بہاء اللہ کی بابت سوال اور اس کا جواب	۲۳۷
مسئلہ تقدیم وتاخیر اور اخبار فاروق قادیانی	۲۳۸
سوالات متعلقہ حیات مسیح کے جوابات	۲۴۱
قادیانی اور لاہوری مرزائیوں میں مباحثہ کب ہوگا؟	۲۴۵
ساون کے اندھوں کو ہرا ہی نظر آتا ہے	۲۴۶
ترجمان اور قادیان	۲۴۹
سوالات متعلقہ حیات مسیح کے جوابات	۲۵۰
مرزا کرشن صاحب قادیانی	۲۵۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معیار صداقت مسیح موعود	۲۵۶
تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا	۲۵۸
کذبات مرزا۔۲	۲۶۱
نبیوں اور نجومیوں کی پیش گوئیوں میں فرق	۲۶۵
تبرکات مرزا	۲۶۷
قادیانی کی عظیم الشان پیش گوئی	۲۶۸
کیا شاعری مانع نبوت نہیں؟	۲۷۱
مرزا صاحب کی دورخی بابا نانک کے متعلق	۲۷۳
مسیح اسرائیلی اور مسیح محمدی	۲۷۴
گورنمنٹ برطانیہ پر مرزا صاحب کا حملہ	۲۷۷
مسیح قادیان، خلیفہ قادیان اور مسیح علیہ السلام	۲۸۰
قادیانی چیلنج متعلقہ تفسیر نویسی کی حقیقت	۲۸۱
میری وفات اور قادیان میں شادیانے	۲۸۵
رسول کریم کا مرتبہ قادیان کی نظر میں	۲۸۷
مرزا قادیانی کی زندگی پر انصاف سے غور کرو	۲۸۹
مرزا قادیانی کی خدمات اسلامیہ	۲۹۵
مرزائیانہ تحریف کا جواب	۲۹۶
فرقہ ناجیہ جماعت احمدیہ ہے؟	۲۹۸
مباہلہ اور اس کا ہولناک انجام	۳۰۱
یورپ میں سرمایہ اصحاب الحدیث کا نگہبان	۳۰۲
اعتراف خدمات وخراج عقیدت	۳۰۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاتحۃ الکتاب

الحمد للہ و الصلوۃ و السلام علی سید الا نبیاء۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی جلد چونسٹھ (اور قادیانی مشن کی جلد۲۳) جلد قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں حافظ گوہر دین کا منظوم رسالہ: برق آسمانی برخرمن قادیانی نقل کیا جارہا ہے۔اس کے بعد ۱۹۳۸ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے دست یاب شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری، مولوی ابوسعید عبدالعزیز لدھیانوی، جناب شفا مبارک پوری اعظمی، ملک ابو یحی امام خان نوشہروی، ماسٹر محمد حسین میانہ پورہ سیالکوٹ، مولانا عبدالروف جھنڈانگری، ڈاکٹر منصور علی گڈھ یونیورسٹی، مولوی نور محمد ممیانوی، مولوی محمد علی جے پوری، مولوی ابوعبداللہ محمد ادریس ڈیانوی، مولوی احمد بخش تونسوی، وغیرھم کی نگارشات نقل ہوئی ہیں۔مولانا رفیق دلاوی کی رئیس قادیان سے ایک طویل اقتباس بھی ہے اور پنڈت آتمانند کی بعض تحریریں بھی شامل اشاعت ہیں۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام مع الاکرام

فقیر بارگاہ صمدی **محمد بہاء الدین ۔ ۳ ۔ اپریل ۲۰۱۹ء**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

برق آسمانی برخرمن آسمانی

حافظ گوہر دین واعظ محمدی
موضع ملک پور متصل آوان ضلع لاہور
مقیم موضع ورک ڈاک خانہ کلانور ضلع گورداسپور
روز بازار الیکٹرک پریس ہال بازار امرتسر
۲۳، یا ۲۴ مئی ...۳ رمضان ۱۳۴۸ھ (۱۳۳۸ھ؟)

مولانا عبدالحی فتح گڈھی (گورداسپوری) کی تقریظ

مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد فاسدہ کی تردید بحوالہ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ واجماع امت (کی گئی ہے)...
اور عربی عبارتوں کا ترجمہ پنجابی نظم میں سہولت عوام الناس کے لئے کر دیا گیا ہے۔ یہ کتاب عوام کو گرداب ضلالت سے محفوظ رکھنے کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔ ان شاء الله تعالی

صاحبزادہ سید ظہور الحسن بٹالوی کی تقریظ

بسم الله الر حمن الر حیم ۔الحمد لله و حد ہ و الصلوة و السلا م علی من لا نبی بعدہ ... اما بعد ۔ فقد طلعت هذا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الکتا ب من بعض ا لا ما کن و مو لا نا عبد الحی کتب التقریظ علیه سا بقاً فهو حری لرد العقا ئد الکا سدة المرزائیة و ار جوا من الله ان یعطی جز یل عطاء ه للمصنف

مولوی محمد حسین مولوی فاضل، اسلامیہ سکول بٹالہ کی تقریظ

کتاب ہذا مسیح قادیانی کے ردّ میں نہایت مفید ثابت ہوگی انشاءاللہ۔عوام کے لئے آیات واحادیث کا عام فہم ترجمہ پنجابی نظم میں کر دینا نہایت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔لہذا ایسی کتابوں کا افادہ عوام کے لئے شائع کرنا ایک مفید دینی خدمت ہے۔ اللہ تعالی مصنف کو جزائے خیر دے۔مصنف کی حوصلہ افزائی مسلمانوں کو کرنی چاہیے۔

مولوی محمد ابراہیم امام جامع مسجد بٹالہ کی تقریظ

نحمده و نصلی علی رسو ل الکر یم الذی لا نبی بعده ۔
اما بعد میں نے اس رسالہ کو بعض جگہ سے دیکھا۔ واقعی زہر عقائد مسیح کاذب کادیانی کے لئے تریاق ہے ۔دعا ہے کہ اللہ تعالی مؤلف کو جزائے خیر عنائت فرماوے۔

مولانا محمد جمال امرتسری کی تقریظ

بسم الله الر حما ن الر حیم ۔رسالہ مولوی محمد گوہر الدین صاحب میری نظر سے گذرا۔ ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ اشد ضروری ہے، اس لئے کہ احقاق مذہب حقہ اسلام وتردید مذہب مرزائیہ کے لئے برہنہ شمشیر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی حکیم مناظر محمد امین
(واعظ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی)
ساکن رحمت آباد اوٹھیاں، امرتسر کی تقریظ

مؤلف نے جس عمدہ طریق سے عقائد قادیانی کے بخئیہ ادھیڑ کر رکھ دیئے ہیں وہ اسی کا حصہ ہے۔ جو مرزائی بنظر انصاف دیکھے گا، اسے بجز تسلیم کے چارہ نہ ہوگا۔ خدا قبول فرمائے۔

.....

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

و ما توفیقی الّا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب

در بیان حمد رب العالمین ونعت خاتم النبیین
متضمن بر پیشگوئیاں متعلق کاذبان دعوی کنندگان نبوت
وتمہید مضمون بعون اللہ المتین

حماں لائق ذات مقدس ہر دم شام صباحیں
غالب شاہنشاہ قدیمی خالق مالک سائیں
رحمت نال کمال رسولاں وار و وار گھلایا
چشمہ فیض ہدایت والا کھولیا فضل کمایا
سب تھیں پچھوں پاک محمد سید ذات گرامی
مرشد رہبر بھے جیا فضلوں کارن خلق تمامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر قانون مکمل سارا ہتھ اس دے پکڑایا
لہندے چڑھ دے تیک برابر جاری حکم کرایا
دین اسلام قانون قرانوں کامل صورت پائی
حل گئے ہو مسئلے سارے نقص رہیا نہ کائی
تابعداراں کارن واجب ہر ہر وچہ اشارے
پیش عمل نت رکھن نیک نمونہ نبی سوہارے

قا ل الله تعا لی: و ما کان لمؤمن و لا مؤمنة اذا قضی الله و رسو له ان یکو ن لهم الخیرة من امر هم (احزاب:۳۶) (ترجمہ: کسی مرد مومن یا عورت کو جائز نہیں کہ جب اللہ تعالی اور اس کا رسول کوئی کام فیصلہ کریں تو پھر وہ اپنے کاموں میں اپنا اختیار باقی رکھیں)

با ہجہ طریق شرع نبوی دی جے کوئی عمل کماوے
وچہ حضور خداوند عالم نہ منظور لیاوے
محشر دے دن حوض نبی تے بعضیاں قوماں آون
آخر پاک محمد جھڑکن حوضوں دور ہٹاون
سحقاً سحقاً لمن غیّربعدی حکم نبی فرماون
دین میرا بدلایا انہاں دور نکالے جاون
گمرا ہی دیاں فتنیاں کو لوں پاک رسول ڈرایا
کر تاکیداں سنت تائیں محکم پھڑو بتایا

عن ابی هریرة قا ل قا ل رسو ل الله ﷺ یکو ن فی آ خر الزما ن دجّا لو ن کذّا بو ن یأتو نکم من ا لا حا د یث بما لم تسمعوا انتم و لا آ با ء کم فایاکم و ایا هم۔ (ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آخر زمانے میں فریب دینے والے ہوں گے جھوٹے تمہارے پاس وہ حدیثیں لاویں گے جو تم نے نہیں سنیں اور نہ تمہارے باپوں نے۔ پس بچو ان سے، اور بچاؤ ان کو آپ سے نہ گمراہ کریں وہ تم کو اور نہ فتنہ میں ڈالیں۔ مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو ہریرہؓ کہے جو فرمایا ایہ نبی خدا نے
پیدا ہون دجال تے کاذب آخر وچہ زمانے
ایسیاں گلاں کرن تساں نہ سنیاں ہیں کدائیں
پس بچو انہاں تھیں فتنے و چہ نہ دیون گھت تسائیں
میرے بعد پیغمبر جھوٹے ہوسن نبی بتایا
با اسناد روایت راہوں ابو داؤد لیایا

سیکو ن فی امّتی کذّا بو ن د جّا لو ں ثلا ثو ن کلّھم یز عم انّہ نبی اللہ و انا خا تم النبیین لا نبی بعدی ۔(عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے دجال ظاہر ہوں گے (ان کی علامت یہ ہے) ہر ایک ان میں سے خیال کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے (تم یاد رکھو کہ) میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا)۔

میری امت وچہ نبی تیہہ جھوٹے ظاہر ہوسن
اوہ نبی اللہ خود بنن گمانوں فتنیاں دیوچہ پوسن
تے میرے آون تھیں پیغمبر ختم ہوئے بس سارے
میرے بعد نبی نہ کوئی پیدا ہوگ دوبارے
ایہ صحیح قرآنوں ثابت مسئلہ ختم نبوت والا
و لکن رسو ل اللہ و خا تم النبیین نبی نوں کہندا رب تعالی
یعنی نبی اساڈا کل نبیاندے پچھوں آیا
خاتم النبیین ای آ خر ھم و چہ لغت عرب دے پایا
خود فرمایا شاہ رسولاں وچہ حدیث پیارے
ختم بی النبیو ن میتھیں ختم رسو ل سوہا ر ے
انا آخر الانبیاء میں ہاں آخر نبیاں آیا
ابن ماجہ ایہ کرے روایت خود سرور فرمایا
ہر قسم نبوت ختم ہو ئی ہن شاہ سرور مقبولوں
دعوی نواں نبوت جھوٹا کہن امام اصولوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کل امام ولیاں اس پر ہے اتفاق لیاندا
آکھن کفر نبوت دعوی عاجز لکھ دکھاندا

فمن اد عی النبوة او صدق من ادعا ها کفر لا نه مکذ ب لله تعالی فی قو له تعا لی لکن رسو ل الله و خا تم النبیین و الحدیث لا نبی بعدی (کشاف) (فقہ اکبر واشباہ والنظائر میں ایسا ہی لکھا ہے۔

شرح شفا میں ہے و اجتمعت ا لا مة علی هذا الکلا م علی ظاهره و ان مفهو مه المراد به (خا تم النبیین) دون تا و یل و لا تخصیص فلا شك فی کفر هؤلا ء الطوا ئف کلها قطعاً اجما عاً و سمعاً .

حضرت محی الدین اکبر ابن عربی فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں اسم النبی زا ل بعد النبی ﷺ (خلاصہ ترجمہ: خا تم النبیین اور لا نبی بعدی کے بعد بلا کسی تاویل کے ظاہر معنی ہی ہے کہ اب نبی نہیں ہوسکتا بلکہ نبی کا نام (جدید) بھی نہیں رہا۔

اجماع امت اسی پر ہے کہ جو دعوی نبوت کرے اور جو اس کو سچا جانے کافر ہیں)

پس نص حدیث اجماعوں ثابت ختم نبوت ہوئی
جو کوئی کرے نبوت دعوی کافر ہوندا سوئی
تے اس نو ں سچا جا نن والا شا مل نال کفر دے
کیوں جو ختم نبوت ولوں چا الحادوں مڑ دے
مسیلمہ نبی کہلاون لگّا سی وچہ نبی زمانے
نالے نائب بنے نبی دا حق رسالت جانے
آکھے سرور پاک بلا شک نبی خدا دا آیا
اے پر نال بھیالی مینوں رب رسول بنایا
پنجاں ہفتیاں وچہ سوا لکھ اوس مرید بنائے
امتیاں دی دیکھ ترقی تخت رسالت چاہے
پاک نبی ول رقعہ لکھ کے خدمت وچہ پوچایا
پڑھ کر غور کرو اس اتے جو کچھ اس نے چاہیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیلمہ کا رقعہ: من مسیلمة رسو ل الله، الی محمد رسو ل الله اما بعد۔ فا ن لنا نصف ا لا ر ض و لقر یش نصفها و لکن قریشاً لا ینصفو ن ۔(فتوح البلدان ۔ص ۹۵)۔(ترجمہ: خدا کے رسول مسیلمہ کی طرف سے، خدا کے رسول محمد کی طرف کہ آدھی زمین ہماری ہے اور آدھی قریش کی، لیکن قریش کے لوگ انصاف نہیں کرتے)

پاک نبی نے اوسے ویلے لکھ جواب پوچایا
مسیلمہ ہے کذاب نہ اس نوں رب نے نبی بنایا

بسم الله الر حمن الر حیم۔ من محمد النبی
الی مسیلمة الکذا ب ۔اما بعد فا ن ا لار ض لله یو ر ثها من یشا ء من عباده و العا قبة للمتقین و السلام علی من اتبع الهدی ۔ (ترجمہ: خدا کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے۔ خدا کے نبی کی طرف سے مسیلمہ کذاب کی طرف۔ زمین خدا کی ہے، اپنے بندوں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے۔ اور نیک انجام متقین کا ہوگا اور ہدایت کے تابعداروں پر سلام ہو)

آخر بعد رسول اللہ دے قتل اصحابیاں کیتا
مر کر دوزخ گیا مسیلمہ کفر پیالہ پیتا
دوجا کاذب اسود عنسی دعوی نبی اٹھایا
اوڑک بہت ترقی کر کے دوز خ دے وچ دہا یا
تیجا کاذب نہاوند اندر جو سی نبی کہایا
چوتھا حسن صباح دا بیٹا شاہی تیک سدہایا
پنجواں کاذب علی محمد باب نبی سی بھائی
کرکے بہت ترقی اس نے شہر ت ڈاہڈی پائی
یہود نصارا سکھاں اس نوں دعوی سی منوایا
اوڑک بعد ترقی اس نوں اللہ پاک مٹایا
گوہر دینا بے شک سچا پاک رسول رباناں
کیوں خبراں فرمایاں ظاہر ہویاں نال نشاناں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کئی جھوٹے پیغمبر بن کے دینوں گئے نکارے
چھوٹا ایہ رسالہ کیوں کر گن گن کراں نتارے
وچ تاریخ کتاباں ہر اک حالت لکھی ساری
جو چاہے سو کرے مطالعہ نال تسلی بھاری
ہن مرزا نام غلام احمد وچہ قادیاں نبی کہایا
آکھے میرا منکر کافر مسلمان نہ آیا
مرزے والی اصل عبارت عاجز لکھ دکھاوے
تاں جو ایس مجدد اتّے نہ کوئی دھوکا کھاوے

جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا (حقیقت الوحی)

ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالی کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اس لئے ہم نبی ہیں۔ (بدر قادیان مارچ ۱۹۰۸ء)۔ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسے توریت انجیل اور قرآن کریم پر (اربعین ص۴)

باہجہ ثبوت قرآن حدیثوں دعوی پیش ٹکایا
جو آوے وحی خدا دی مینو تاں میں نبی سدایا
اہل ایمانو! دیکھو مرزے کیڈی گپ سنائی
اے پر باہجہ ثبوت قرآنوں کیتی سکھا شاہی
وحی رسولاں پہلیاں تھیں لے کے پاک محمد تائیں
کرو ایمان صدق تھیں اس پر فرمایا رب سائیں
پاک رسول اللہ دے پچھوں ختم وحی رحمانوں
اس کارن نہ لوڑ بتائی آیت پڑھو قرآنوں

قا ل الله تعا لی : انّا او حینا الیك کما او حینا الی نو ح و النبیین من بعده (نساء:۱۶۳)۔ (ترجمہ۔ اے محمد ہم نے تیری طرف ایسی وحی بھیجی ہے جیسی نوح اور اس کے بعد نبیوں پر)

و الذین یو منو ن بما انز ل من قبلك رب فر ما یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مومن اوہ قرآن جو منن بھی جو پہلاں آیا
ایہ ناہیں فرمایا جو کچھ بعد قرآنوں آوے
اوہ بھی سچ ایمانوں جانو! مومن سوچ لیاوے
و ما انز ل من بعد ك رب نے ہرگز نہ فرمایا
خبر نہیں مرزے نوں کتھوں ہے سرکلر آیا
انتم آخر الاممم تسی آخر امت آئے
ہور نہ دوجی امت کوئی پاک رسول بتائے
اے پر مرزے امت اپنی آ کے وکھ بنائی
کافر کہہ کر مسلماناں نوں اپنی چال دکھائی
ما انا علیه و ا صحا بی فرمان رسول سنایا
میرا تے اصحاباں والا راہ نجات بتایا
و انّ هذا صرا طی مستقیماً فا تبعو ہ پھر پڑھ کے فرمایا
دوجیاں ٹولیاں وچ شیطاناں ہر اک پکڑ بلایا
اس ویلے تھیں اج تک ر ہیا طریق رسولی جاری
ایہو راہ نجات ایہائی دوجے فرقے ناری
احمدی ٹولہ تے مرزا دا نام نہ نبی سنایا
پس معلم ہویا ایک ٹولہ شیطانی ناری آیا
مسیحیت تے مہدیت دا دعوی چک اٹھایا
اے پر مہدی ہور مسیح دا نہ کوئی کم سر آیا
حالت مرزا صاحب والی بھی الہام نیارے
لکھ کر ردّ کراں پھر فضلوں نال توفیق غفارے
سدیاں سادیاں مسلماناں نوں جا گھیرن مرزائی
تے علما ں والیاں کارن کافی ہے شیطانی پھاہی
علم اوپر منحصر نہیں اوہ خالص تابعداری
خشیت تقوی جے کر ہووے بخشش ہے غفاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل اسلام بھراواں تاں مینوں فرمائش پائی
بھی خاص ضرورت جاپے اسدی شائد بچ جائے کائی
تقوی خوف خداؤں جے کوئی پڑھ سی نال تسلّا
نور یقین بھرے دل اندر رب تھیں انشاء اللہ

در بیان مریم وحاملہ ومثیل مسیح شدن مرزا غلام احمد قادیانی ومباحثہ

کشتی نوح دے اندر مرزے لکھیا آپ پیارے
میں حاملہ ہو کے مریم صفتوں عیسی ہویا دوبارے
رب نے روح عیسی دی پھوکی میں وچ حمل زمانے
بس گیا بن عیسی میں پھر توڑو شک پورانے
تے الہام مؤنث صیغیوں جو مریم دا آیا
مرزے نے خود اس دے تائیں اپنے اوپر لایا

هزّی اليكِ بجذ ع النخلةتسا قط عليكِ ر طبا جنياً

ترجمہ: اے مریم! تو اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی کھجوریں گرائیگا (مریم:۲۵)

دوسرا الہام: یر یدو ن ان یروا طمثك یعنی بابوالہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے۔ استعاذہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا (کشتی نوح۔ص ۴۷)

کسے پیغمبر رتّاں والے جامے نہ الٹائے
صاف مذکر صیغیوں اللہ نبیاں تیئں بلائے
یا ایھا الر سو ل یا ایھا المز مل رب سرورنوں کہندا
امت نوں بھی آکھ مذکر صاف خطاب کریندا
کنتم خیر امة ایہ خیر امت فرمایا
کنتنّ کہہ کے کسے مرد نوں بڈّھی نہیں بنایا
ان کنتن ، قل للمؤمنا ت ہیں صیغے تانیثوں
عورتاں وکھ تے مرداں وکھ تمیز قرآن حدیثوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسے صحابی ولی بزرگاں حیض نہ ذکر سنایا
خبر نہیں مرزے نوں کتھوں ہے سرکلر آیا
کیوں رب مریم وانگ کسے نوں حیض تے حمل لیاوے
نال نظیر صدیقہ دی وچ عزت فرق لیاوے
تے اس امت دے کارن کھلے فیض قرآن حدیثوں
پہلیاں امتاں شان محمدی نہ مل سکن ریسوں
پس معلم ہویا مرزے دے الہام نہیں رحمانی
ردّ ہوئے قرآن حدیثوں جو ٹپے شیطانی
اجعل الکتاب و السنة اما ماّ لك پیر صاحب فرماوے
رہبر پکڑ قرآن سنت چھڈ جو کوئی لانبھے جاوے
بغض محبت پرکھ جوانا سنت تے قرآنوں
دشمن دوست ہر ہر تائیں تول ایسے میزانوں
ودھ گھٹ جے کوئی ایس میزانوں تینوں نظری آوے
جلدی چھوڑ بھاویں دریاؤں بن بیڑی لنگھ جاوے
تابعداری نفس ہوا دی جے توں کیتی بھائی
تیرے علم عقل تھیں تینوں حاصل ہو گمراہی
پھر توں اپنی وچہ نظر دے بیشک سدھا جاندا
سنت تے قرآنوں تینوں گمراہ گنیاں جاندا

افرأیت من اتخذ الهه هواه و اضلّه الله علی علم و ختم علی سمعه و قلبه و جعل علی بصره غشاوة فمن یهدیه من بعد الله افلا تذکرون۔ (الجاثیۃ:۲۳) (ترجمہ: کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا اور باوجود علم کے اس کو خدا نے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پٹی باندھ دی۔ پس خدا کے بعد اس کو کون ہدایت دے سکے گا۔ کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری آیت : و لا تتبع الھوی فیضلك عن سبیل اللہ ۔
(ص:۲۶)(خواہش کی پیروی نہ کرو، وہ خدا کی راہ سے تمہیں ہٹا دے گی)

موسیٰ پیغمبر نوں جد رب حکم احکام سکھایا
روگیاں خواہش دیاں تھیں بچ توں تاکیدوں فرمایا

فلا یصدّنك عنھا من لّا یو من بھا و اتّبع ھواہ فتر دی ۔(ترجمہ:
پس نہ روکے تجھ کو اس سے وہ کوئی شخص جو ایمان نہیں لایا ساتھ اس (قیامت) کے اور پیروہوا
خواہش اپنی کا، پس ہلاک ہوجاوے گا تو) (طہٰ:۱۶)

ایس مرض دیاں روگیاں تھیں رب آکھیا موسیٰ تائیں
موڑ نہ دیون تینوں اس تھیں ایسے لوگ بلائیں
موسیٰ جیہا پیغمبراں نوں اس خطریوں رب ڈرایا
گوہر فقیرا حالت ساڈی کی اندازہ آیا
نور قرآنی اعلیٰ شیشہ گرد غبار اڈاوے
تے سنت زینت پاک نبی دی نور جمال دکھاوے
ہر طرفے جھٹ گرا ہی دیاں گھٹاں گھمنڈ دکھاون
چمکارے توحید سنت دے جس دم جلوہ پاون
موڑ قلم نوں گوہر دینا پئے گیوں وہن لمیرے
کھول حقیقت مریم والی قادیاں جس دے ڈیرے
مرزا آکھے رب نے میرا مریمی رنگ وٹایا
عیسیٰ دی روح پھوک حمل وچہ عیسیٰ پھر جمایا
سورہ تحریم اندر جو آیت وچہ اٹھائی پارے
آکھے اس وچہ حمل میرے دیاں خبراں رب پکارے

و مر یم ابنت عمرا ن التی ا حصنت فر جھا فنفخنا فیہ من روحنا . (ترجمہ: اور مریم بیٹی عمران کی جس نے بچا رکھا شرم گاہ اپنی کو۔ پس پھونکی ہم نے
بیچ اس کے روح اپنی)(التحریم:۱۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل ایمانوں آیت پڑھ کے سوچو نال دانائی
کہڑے لفظوں پیش گوئی مرزے دی دسّی الہی
ایسے گلوں مرزائیوں نوں بھانج بھڈالیں(۱) آئی
عبد الحق تے فتح دین نے سخت شکست اٹھائی
لالہ صاحب نرنجنداس جو فیصلہ بول سنایا
سب محمدیاں نے فضلوں رب دا شکر بجایا
اس ویلے اس عاجز نے شعر ایہ بول سنائے
جو تنقید اصولی اصلی ول چھل کل اڈائے
واہ سبحان اللہ کیا عمدہ فیصلہ ہو گیا بھائی
اینویں مرزے مریم والی چولی گل وچہ پائی
اے پر اس چولی تھیں اس نوں نفع نہ پونچیا کائی
اصل جیہی کدی نقل نہ اترے لکھ کرے چترائی
عورت بھیس وٹاوے مرداں لعنت رب تھیں پاوے
عورتاں والا بھیس نہ مردو پہنوں نبی بتاوے
عاجز گوہر دینا بے شک غالب حق اخیری
باطل چمکے ملمّے وانگوں ہووے آپ امیری (اسیری؟)
وچ بازار صرافاں والے سونا مل پواوے
کھوٹا مال قبول نہ ہووے دور کرایا جاوے
ہے ثابت قرآن حدیثوں زندہ مریم جایا
اینویں مرزے مریم بن کے عیسوی بھیس وٹایا
کیوں رب عیسی دی جاگہ کوئی عیسی ہور بناوے
تے حضرت مریم دی خوش خبری کلمے فرق لیاوے

(۱) ایک گاؤں ورک کے متصل کلانور کے علاقہ میں ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان تعلّیات مرزا متضمن بر توہین عیسیٰ بن مریم وتردید آں

و جیھاً فی الد نیا و ا لآ خرۃ حکم قرآن سنایا
دوہاں جہاں دے وچہ عیسیٰ اللہ نے وڈیایا
تے مرزا آکھے حضرت عیسیٰ کنجر یاں ول جا وے
سنگ انہاں دے ہتھوں سر وچہ عطر پھلیل ملاوے
جعلنی مبارکاً این ما کنت حکم قرآنی
ہر جاگہ عیسیٰ نوں برکت بخش ہوئی رحمانی
اہل ایمانو! دیکھو مرزے کیتی کیڈ دلیری
ابن مریم نوں برا کہے خود رکھ دا شان اچیری
دیکھو مرزا عیسیٰ تائیں کیڈ بہتان لگاوے
تے اس دا بنے مثیل دوبارہ عیب شرم نو ں لاوے
نالے کہے نبی نو سفنے رب معراج کرایا
میں بھی اس کشف دے تائیں کئی واری آزمایا

مرزا صاحب لکھتے ہیں؛ آنحضرت ﷺ کا معراج ایک اعلیٰ درجہ کا کشف تھا جس میں مجھے تجربہ ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص۲۰)

جے معراج رسول اللہ دا ہیسی کشف پیارے
جو مرزے نوں تجربہ سی خود کشفوں حال پکارے
پھر کیوں پاک محمد دا معراج خدا وڈیاندا
سیر ہیسی جسمانی مرزا اینویں بھلا جاندا
تے کیوں نہ وچ قرآن خدا نے کشف معراج بتایا
آیت ذکر معراج نبی دا کھو لیا صاف ادایا

سبحان الّذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرا م الی المسجد ا لا قصی الّذی با ر کنا حو لہ لنر یہ من آ یا تنا (ترجمہ ۔ پاک ہے وہ اللہ جو لے گیا بندے اپنے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اردگرد ہم نے برکت رکھی ہے تا کہ اسے اپنی نشانیاں دکھائیں) (الاسراء:۱)

اس آیت معراج والی وچہ کشف دا ذکر نہ آیا
اللہ اپنے بندے تائیں جسموں سیر کرایا
روح دا لفظ بھی اس دے اندر پایا جاندا ناہیں
غلط تجربہ مرزے والا ثابت ہویا اتھائیں
نالے امتی نبی برابرے کدی نہ ہر گز آوے
وانگ معراج نبی دے مرزا تجربہ کیویں رکھاوے
رات دنے ہر وقت ولی جے لکھاں زہد کماوے
پھر بھی نبی برابر ہر گز رتبہ مول نہ پاوے

و لم یفضل ولیّ قط دھراً ۔ رسو لاً او نبیاً فی انتحا ل

ترجمہ: ولی کبھی بھی کسی رسول یا نبی سے افضل نہیں ہوسکتا

تے مرزا خود پاک نبی دا امتی ہے اقراری
تجربہ کویں برابر ہوئے نال معراج سواری

مرزا قادیانی کہتا ہے: غلام احمدم ہرجا کہ ہستم ۔ میں نبی کا غلام ہوں

ہور جواب جو نبی یقینوں نال ایمانے جاوے
تے امتی ہو کر آخر موتوں ڈر ایمانوں آوے
یعنی امتی خاتمہ موتوں خطرہ بہتا کھاوے
شا ئد مرن ویلے ایمانوں خالی ہی مر جاوے
نبی رسول معصوم ربانے ہوندے پاک پیارے
کو چ کر یند ے د نیاں اتوں نال تقدس بھا رے
پس اے مرزا ئیو! مر زے دا ایما ن ثبوت دکھاؤ
سی امتی اقراری موتوں خطرہ بہت بھراؤ
ساری عمر عبادت کریئے دم آخر اعتباری
پتہ نہیں مرزے کس حالت کیتی کوچ تیاری

لانّ النبی معصو م مأ مون العا قبة و الو لیّ یجب ان یکو ن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خائفاً عن الخا تمة (شرح ملا علی قاری شہادۃ القرآن ص۸۳)۔(اس واسطے کہ نبی معصوم ہوتا ہے اور خاتمہ سے امن میں ہے اور ولی کے لئے ضروری ہے کہ خاتمہ سے ڈرتا رہے۔ فقہ اکبر ص ۱۲۵)

تجربیوں خود مرزے تاہیوں کشف معراج بتایا
نبی برابر علم یقینوں حصہ مول نہ پایا
جسمانی معراج نبی تھیں جو انکار لیاوے
بدعی ہے گمراہ بلا شک پیر صاحب فرماوے

و نؤمن بان النبی ﷺ رأی ربه عز و جل لیلة ا لا سری بین ر أسه لا بفوا ده و لا فی المنا م فمن ردّه فهو ضا ل مبتد ع

حضرت عبدالقادر فرماتے ہیں ہم ایمان رکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج میں خدا کو دل اور نیند میں نہیں دیکھا۔ جو یہ عقیدہ نہیں رکھتا وہ بدعتی اور گمراہ ہے۔ غنیۃ الطالبین

جسمانی معراج نبی دا عقلوں دور بتاوے
تے خود نواں شگو فہ دسّے زوراں نال مناوے
آکھے اک دن حجرے میرے پاک خداوند آیا
عرضی میری اوتے دستخط نشان لگایا
سرخ سیاہی قلم خدا نے جو چھٹکی اک واری
کڑتے داغ پئے سب دیکھے عبد اللہ پٹواری
پھر مرزا آکھے سفنے اندر مینوں نظریں آیا
جیوں میں آپے اللہ بن گیا زمین آسمان بنایا

رأیتنی فی المنا م عین الله و تیقنت اننی هو فخلقت السماوات و ا لا ض و قلت انا زینا السماء الد نیا بمصا بیح ۔

آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۶۵۔ مرزا جی کہتے ہیں میں نے نیند میں اپنے آپ کو ہو بہو اللہ دیکھا اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی اللہ ہوں پھر میں زمین آسمان بنائے اور پھر میں نے کہا کہ ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کے ساتھ سجایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل ایمانو! غور کرو ایہ کشف جو مرزے والے
کویں قرآن حدیث موافق کرو ایمان سمجھا لے
کسے صحابی ولی بزرگوں کشف نہ ایسے آئے
کون جو کفر اہدے وچہ ہن بھی شک تردد پائے
تولو وچہ میزان رسولی ایہ مرزے دیاں گلاں
ہو مخلوق بنے پھر خالق چھڈ انسانی ملاں

قال اللہ تعالی ھل من خالق غیر اللہ یرزقکم من السماء و الارض لا الہ الّا ھو فانی تؤفکون ترجمہ: کیا اللہ کے سوا کوئی دوسرا بھی خالق ہے جو تم کو زمین آسمان سے روزی دیتا ہے؟ اس کے سوا کوئی نہیں۔(فاطر:۳)

پھر مرزا کہے الہام کیتا ایہ مینوں اللہ سائیں
توں میتھیں میں تیں تھیں مرزیا غور کرو اس تھائیں
انت منی بمنزلة ولدی پھر الہام سناوے
میریاں پتاں وانگوں مرزیاں توں اللہ فرماوے
اسمع ولدی سن پترا رب کہندا مرزے تائیں
اہل ایمانو! غور کرو الحاد فساد بنائیں
وچ قرآن خداوند عالم نفی اولادوں کردا
تحریفاں تاویلاں دی گنجائش مول نہ دھردا

قال اللہ تعالی: و ما ینبغی للرحمن ان یتخذ و لداً ان کل من فی السماوات و الارض الا آتی الرحمن عبداً (سورہ مریم:۹۲) تے نہیں لائق واسطے رحمان اللہ دے جو بناوے اولاد۔نہیں پر کوئی جو وچہ آسمان اتے زمین دے ہے مگر آنے والا ہے اللہ نوں بندہ ہو کے

تے لائق نہیں اللہ نوں جو اوہ پتر دھیاں بناوے
جو ہر شئے وچہ آسمان زمین دے بندہ اس سداوے
نبی ولی کسے آکھیا ناہیں میں ہاں پت خدا دا
اتے مرزا سب تھیں ہویا ودہ ترقی وچہ آمادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو بکر تھیں افضل ہاں میں پھر مرزا بتلا وے
بلکہ بعض پیغمبراں تھیں وہ رتبہ میرا جاوے

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر صدیق بلکہ بعض انبیاء سے بھی افضل ہوں اشتہار معیارالاخیار۔ص ۱۱

فخر نبیاں سرور عالم وچہ حدیث بتاوے
یونس نالوں افضل مینوں نہ آکھو فرماوے
تے مرزا خود امتی ہو کے افضل بننا چاہوے
آپے کر انصاف سیانیاں بات کدھر نوں جاوے
فخر تکبر عزت عظمت خاصہ رب نوں بھاوے
نال برابر آون والا اپنی دھون بھناوے

حدیث قدسی: قال اللہ تعالی : الکبریاء ردائی و العظمۃ ازاری فمن نازعنی واحد منھم قذفتہ فی النار۔ رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ۔ ترجمہ۔ فرمایا اللہ تعالی نے کہ بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا تہ بند ہے پس جو جھگڑے مجھ سے ان دونوں میں ایک بھی ڈالوں گا اسے آگ میں)

بھی مرزا کہے امام حسینوں میری وڈہ بزرگی
قدر امام نہ جاتا اس نے کھا کے انڈا مرغی

مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں میں امام حسین سے افضل ہوں۔ دافع البلاء

نبی کیہا حسنین جواناں جنتیاں سرداری
افضل کویں سکے بن کر مرزا کر کے جرأت بھاری
دین پچھے حسنین جواناں جام شہادت پیتا
تے مرزے نے شوم پنے تھیں کعبے حج نہ کیتا
نبی کیہا جس طاقت ہو ندیاں حج نہ مول ادایا
اوہ مرے یہودی یانصرانی دین ایمان گنوایا
دہلی تے لاہور لدھیانہ سی مرزے نے گاہیا
مکے جاندیاں نوں کس ڈینوں مرزے نوں ڈر آیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیعہ سنی خارجی ہر اک کعبے حج سدھاوے
کہڑی گلوں مرزا قادیں بن حجوں مر جا وے
جے مرزا چا ہندا موٹر پالکی حاضر سی کر سکدا
چھڈو یارو کوڑ بہانے جے ایمان چمک دا
وچہ گورداسپورے دے ڈر کے ڈپٹی کول لکھایا
شائع نہ الہام کریساں کراں پرہیز سوایا
دشمن کارن موت الہام سناساں ہر گز ناہیں
دیکھو حق مجدد بھائیو تابعداری سائیں
گو ہر دینا بندے رب دے نہ خلقت تھیں ڈر دے
کھوٹے لوگ چھپا حق بن دے اس دنیا دے بر دے
و لا یخا فو ن لو مة لا ئم رب تعریف انہا ندی کر دا
اوہ نہیں ملامت والیاں کولوں ڈرن گواہی بھر دا
اے حافظ بس ایس بیانوں موڑیں قلم پیاری
مرزے دی کامیابی والی کھول حقیقت ساری
حق حقیقت دسّن باہجوں مطلب ساڈا ناہیں
بھاویں برا مناوے کوئی بولے فحش ہوائیں

در بیان ناکامی مرزا بروئے شرط آں

وتر دید مسیحیت کہ ہرگز مرزا مسیح موعود نہ بود

مرزے نے خود اپنے ہتھیں ایہ اقرار لکھایا
میں جھوٹا جے سب دنیا نے نہ اسلام بجایا

مرزا صاحب لکھتے ہیں: مسیح موعود جس کے نام سے میں آیا ہوں اس کے زمانے میں تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جاویں گی اور ایک ہی مذہب اسلام ہو جاوے گا۔ (چشمہ معرفت۔ ص۸۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس معلم ہویا مرزے نوں ناکامی اس وچہ ہوئی
آج تک غیر مذاہب تھیں کوئی قوم نہ مسلم ہوئی
عیسی بیٹا مریم دا جد دنیا دیوچہ آوے
توڑ صلیب عدل پھیلاوے کینہ دور ہو جاوے

عن ابی ھر یرۃ قا ل قا ل رسو ل اللہ ﷺ و الذی نفسی بیدہ لیو شکن ان ینزل فیکم ابن مر یم حکما عد لا فیکسر الصلیب و یقتل الخنز یر (الحد یث)

و عنہ و لتذ ھبن الشحنا ء و التبا غض و التحا سد ۔ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے قسم ہے اللہ تعالی کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ وقت قریب آتا ہے کہ عیسی بن مریم تم میں ضرور ضرور اتریں گے فیصلہ کرنے والے ہو منصف ہو کر۔ پس صلیب کو توڑ دینگے اور خنزیروں کو قتل کرائیں گے (آگے تک) اور مسیح موعود کے زمانے میں لوگوں کے بغض وحسد سب دور ہو جائیں گے

ابو ہریرہ کہے نبی ایہ کرکے قسم بتاوے
جھبدے عیسی بیٹا مریم وچہ تساڈے آوے
منصف ہو سی عادل نالے سولی توڑ سٹاوے
تے خنزیراں قتل کراوے جزیہ کار ہٹاوے
دولت ودھے قبول نہ کرسن سجدہ سب نوں بھاوے
سورہ مائدہ والی آیت پڑھے کوئی جے چاہوے

و ان من اھل الکتا ب ا لا لیو منن بہ قبل مو تہ و یو م القیا مۃ یکو ن علیھم شھیداً اور نہیں ہوگا کوئی یہود ونصاری مگر ضرور ضرور ایمان لے آوے گا حضرت عیسی پر پہلے موت اس کی کے (ایسا ہی ترجمہ حکیم نورالدین قادیانی نے اپنی کتاب فصل الخطاب میں لکھا ہے) (النساء:۱۵۹)

لوکاں دے دل وچّوں سارا حسد بغض اڈ جاوے
دوجی وچہ روایت ابو ہریرہ آکھ سناوے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصل نقل وچہ فرق بہتیرا جانے کل لوکائی
اوڑک ناکامی تھیں مرزا قبرے ہو گیا راہی
وچہ لاہور گیا مر ہیضیوں قادیں آن دبایا
بہشتی مقبرے مرزے والے مرزائیاں دفنایا
پیغمبر نوں جس جا گہ تے آوے موت پیارے
اوسے تھاں دفنایا جاندا آکھیا نبی پیارے

و عن عا ئشة قا لت لما قبِض رسو ل الله ﷺ ا ختلفوا فی دفنه فقا ل ابو بكر سمعت من رسو ل الله ﷺ قا ل ما قبض الله نبياً ا لّا فی المو ضع الذی يحبّ ان يد فن فيه ۔ اد فنوه فی مو ضع فراشه ۔ رواه التر مذی ۔

و فی روا ية فأخروافرا شه و ا حفروا له تحت فرا شه (ما ثبت بالسنة. ص ۵۶) مائی عائشہ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو دفن کرنے میں اختلاف ہوا (مکہ اور بقیع وغیرہ میں) ۔پس اس وقت ابوبکر نے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے میں نے سنا ہے کہ خدا نبی کو اس جگہ فوت کیا کرتا ہے جس جگہ دفن کرانا منظور ہو ۔ پس دفن کر دیا نبی ﷺ کو فرش کی جگہ میں)

پس معلم ہویا مرزے والا جھوٹ نبوت دعوی
بچ جا وَ اہل ایمانو! اس تھیں پڑھ کلمہ دی مایا
کتھے لکھیا عیسی آ کے حکم جدید لیاوے
ڈہاب کنارے کد آ کے اوہ جنت بوہا کھلاوے
بہشتی مقبرہ کدوں بنا سی عیسی مریم والا
دس دیہو مرزائیو سانوں نص حدیث حوالا
عیسی مریم والا آ کے کدوں منار اسارے
خاک اندر کد مال گواوے کر اسرافوں کارے
کئی ہزار روپئہ مرزے اس پر خرچ کرایا
انّ المبذ رين كا نوا ا خوا ن الشيا طين پورا لقب اس پا یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر نفقہ دا اجر ملے پر جو وچہ خاک لٹایا
اصحاباں نوں پاک نبی نے تاہیوں روک ہٹایا

اذا لم یبا ر ك للعبد فی ما له جعله فی الماء و الطین

جب مال میں انسان کے لئے برکت نہیں ہوتی مٹی اور پانی کے ساتھ جاتا ہے

اپر منارے شرقی مسجد وچہ دمشقے بھائی
عیسی مریم والا اترے خبر رسول سنائی
مسیح قادیانی ہتھیں اپنی نیہہ منار رکھائی
آپے کر انصاف سیانیاں کیڈا فرق ایہائی
کیوں نہ پہن مجازی جامہ ہور مراد بتائی
جویں حدیثاں دوجیاں دیوچہ چال دسن مرزائی
کتھے لکھیا پت مریم دا حضرت عیسی بھائی
ہندواں لئی کرشن بنے گا کرو ثبوت گواہی
جے قرآن حدیثوں سانوں ثابت کر دکھلاؤ
لے انعام روپئہ پنج سو ڈنکا فتح وجاؤ
حضرت عیسی پت مریم دا جد دنیا تے آوے
فوت ہووے جد وچہ مدینے قبر روضے وچہ پاوے

حدیث : بروایت عبداللہ بن عمر۔ ثم یموت فید فن معی فی قبری فاقو م انا و عیسی ابن مر یم فی قبر وا حد بین ابی بکر و عمر ۔مشکوۃ ۔فرمایا نبی کریم ﷺ نے پھر عیسی فوت ہوں گے اور مقبرہ میں میرے ساتھ ابوبکر وعمر کے درمیان دفن کئے جائیں گے

پس ثابت ہویا مرزا نہیں مسیح موعود الہی
کیوں جو وچہ مدینے اس نے روضے قبر نہ پائی
نہیں نصیب زیارت ہوئی ہر گز مرزے تائیں
روضے پاک محمد والی بھی بیت اللہ سائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث :ابو ہریرہ سے روایت ہےفرمایا و الذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الرو حاء حا جا او معتمراً او لیثنینھما صحیح مسلم ص ۴۰۸ ترجمہ: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم مسیح ابن مریم حج یا عمرہ یا ہر دو کی غرض سے مقام فج روحاء میں ضرور ضرور احرام باندھے گا۔

وچہ حدیث نبی سرور نے کر کے قسم بتایا
بنھ احرام کرے حج عیسی فج روحاؤں آیا
پس معلم ہویا حضرت عیسی کر سی حج پیارے
تے مرزا وچہ حر مین نہ پونچا کم رہے وچکارے
جے کر پت مریم دا عیسی فوت ہوجاندا بھائی
بن دی قبر مدینے دے وچہ کول رسول الٰہی
معلم ہو گیا حضرت عیسی فوت نہیں اجے ہویا
کیوں جو پک نشان نبی دا پورا اجے نہ ہویا
جد مر سی تد وچہ مدینے روضے مدفن پاسی
مسئلہ یاد رکھو ایہ بھائیو کون جو آن بھلا سی
ابن کثیر تے حجج کرا مہ بھی مشکاتوں بھا ئی
ایہ روایت ظاہر ہو وے عمدہ نال صفائی

انّ وفات عیسی تکو ن بالمد ینۃ فیصلی علیہ ھنا لك و ید فن بالحجرۃ النبویۃ ترجمہ: بے شک عیسی کی وفات مدینہ میں ہوگی۔پس اسی جگہ آپ کا جنازہ پڑھا جائے گا اور حجرہ نبویہ میں دفن ہوں گے۔

عیسی فو ت مدینے ہو سی اوتھے ہی ہو گ جنازہ
حجرے دے وچہ دفن ہو سی ایہ سرور دا آوازہ
اینہاں روایتاں عیسی والیاں ظاہر نال بیانے
مرزے والے توڑ سٹے سب جھوٹے پیٹے تانے
ہور روایت کنز عمالوں ابن عساکروں آئی
جو اک دن پاک نبی دے تائیں آکھیا عائشہ مائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رب دیا مقبول رسولا خواہش میری آ ہی
فوت ہو واں جد پچھے تیرے دفن ہو واں اس جائی
یعنی جے فرماؤ کول توہاڈے قبر بناواں
تد سرور فرمایا کیوں کر تینوں اذن سناواں
کول میرے صدیق عمر تے عیسی قبر بناوے
باہجہ تناں قبراں دے چوتھی قبر نہ ہور سماوے
واہ قربان رسولا تیں تھیں تن من گھول گھماواں
قبر نشان ابن مریم تک دتوئی دس سچاواں
پیش گوئی سرور عالم دی اوڑک ہو سی پوری
اینویں مرزا عیسی والی پہنی بیٹھا بھوری
خبر رسول اللہ دے اندر جے کوئی شک لیاوے
قسم خدا دی نور ایمانوں ہو خالی مر جاوے
مرزا آکھے وچہ کشمیرے پت مریم دفنایا
دے دے کوڑ تسلیاں اپنیاں چیلیاں نوں متیایا

مرزا لکھتے ہیں ان عیسی ھا جر الی ملك کشمیر بعد ما نجاہ اللہ من الصلیب بعد نجات صلیب عیسی کشمیر ولایت چلا گیا اور مر کر وہیں دفن ہوا خطبہ الہامیہ

سرور کہے مدینے عیسی مر دفنایا جاوے
مرزا کہے مویا کشمیرے کون یقین لیاوے
مرن نصیب مدینے اندر نہ مرزے دا آیا
اس کارن تاویل الحادوں مرزے کم چلایا
ہن مرزا ئی آکھن عالم برزخ دے وچہ بھائی
مرزا دفن مدینے ہویا اے پر سند نکائی
کہن اصل وچہ قبر دے معنی ہے عالم روحانی
محمود مرزے دے پتر مینوں ایہو کیہا زبانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمر تے ابو بکر دیاں قبراں ظاہر نظریں آیاں
حضرت عیسی دی واری تساں کیوں من گھڑتیاں لایاں
کیوں عیسی دے نال تساں نے ایڈیاں ضداں پایاں
منڈا منڈا ڈال دتا گھر ول گلاں آیاں
حال مطابق مرزایاں دے یاد حکایت آئی
بھایاں دی آگاہی کارن چاہاں لکھ وکھائی

حکایت مطابق حال مرزائیوں کہ از قبر مسیح انکار مے کنند

فتوی کسے ملانے کولوں لوکاں پچھیا بھائی
بھل کے حقہ چوہڑے والا پیتیاں کی بریائی
ملاں جی فرمایا گڈو بل منڈیاں وچہ ساری
تاں جھب ہوک معاف تسانوں ایہ سب غلطی بھاری
کسے کیہا فرزند تساڈا بھی وچہ شامل آیا
منڈا منڈا ڈال دیہو تد ملاں جی فرمایا
ایسے طرح عیسی دی قبروں مکر دے مرزائی
توڑ دیوے ایہ مسئلہ سارے مرزے والی پھاہی
پیش گوئی عیسی دی کارن جو سرور فرمائی
حرف بحرف روایت پڑھ کے فیصلہ کر لو بھائی

عن عبد الله بن عمر قا ل قا ل رسو ل الله ﷺ ینزل عیسی بن مر یم الی الارض فیتزوج و یولدله ویمکث خمساً وار بعین سنة ثم یمو ت فید فن معی فی قبری فاقوم انا و عیسی ابن مریم فی قبر وا حد بین ابی بکر و عمر رواه ابن الجو زی فی کتا ب الوفاء ۔مشکوۃ۔ترجمہ: عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیسی بن مریم زمین پر اتریں گے پھر نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی اور (زمین پر) ۴۵ سال رہیں گے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور میرے مقبرے میں ابوبکر اور عمر کے درمیان میرے پہلو میں دفن ہوں گے پھر قیامت کو میں اور عیسیٰ ایک ہی قبرستان سے اٹھیں گے (دو شعر ذیل یعنی پنجابی ترجمہ حافظ محمد از احوال الآخرت۔ص ۳۲ ملاحظہ فرمائیں)

حضرت عیسیٰ دنیا اتے سال رہے پنجتالی
خلقت اندر رونق برکت بہت رہے خوش حالی
عورت کر سی بیٹے ہوسن موت کریسی پھیرا
نبی صاحب دے روضے اندر قبر کریسی ڈیرا
پیش گوئی ایہ نبی صاحب دی عیسیٰ کارن آ ہی
اے پر مرزے حق اپنے وچہ عیسیٰ لاون چاہی

در بیان نکاح مرزا و عمر آں بحیثیت مسیح

احمد بیگ دی لڑکی جا سی میرے نال ویاہی
سی مرزے الہام سنایا سنو حقیقت بھائی

مرزا نے لکھا ہے: اس پیش گوئی (نکاح محمدی بیگم) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد له یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جسکی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی ہے۔

ایہ نکاح ضروری ہو سی نالے آکھ سنایا
سچا ایہ نشان مسیح دا سرور نے فرمایا

مرزا جی کا فیصلہ: حدیث میں اس نکاح کو مسیح موعود کی صداقت کی علامت خود حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔ (ضمیمہ انجام آتھم)

جے کر ایہ نکاح نہ ہویا مینوں جھوٹا جانوں
مندیاں نالوں مندا سمجھو دعوی کوڑ پچھانوں

نیز مرزا نے لکھا: اگر یہ نکاح نہ ہوا تو ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا ضمیمہ انجام آتھم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمدی بیگم احمد بیگ دی لڑکی اج تک بھائی
خاوند کول وسّے وچہ پٹی مرزے ول نہ آئی
رہیا نکاح ایہ مرزے والا جو نشان ٹھہرایا
آپ زبانی جھوٹا ہوگیا رب نے فضل کمایا
حال نکاح مرزا وچہ پورا چھپیا ہور رسالہ
امرتسروں منگاؤ دفتر اہل حدیث حوالہ
مولوی ثناء اللہ نے اس وچہ کیتیاں خوب تحقیقاں
دو آنے کل قیمت اس دی دساں یار رفیقاں
تے دعویوں چھبی ورہیاں مرزے عمر تمامی پائی
برس نہیں پنتالی پورے عمر مسیح جو آئی
مرزا چک لاہوروں دبیا قادیاں وچہ لیا کے
نہیں مدینے قبر بنی تس نکلے جھوٹ چھڑا کے
اے مرزے نے آکھ مسیح موعود سناون والو
شرم کرو کجھ حکم رسولی نوں جھٹلاون والو
رات دنے مرزے دیاں تعریفاں نوں گاون والو
توبہ کرو اگیرے موتوں رب ول جاون والو
وانگ رسولاں مرزے تائیں آکھ بتاون والو
خوف کرو کجھ کلمے دے وچہ فرق لیاون والو
چھڈو کوڑ تاویلاں سبھے مرزا خود اقراری
ظاہر ہوگ مسیح جیونکر خبر رسول پکاری

مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانے میں کوئی ایسا مسیح آجاوے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں (ازالہ اوہام۔ص۸۲)

یعنی ظاہر نشان حدیثاں والا ہور مسیح جے آوے
ہو سکدا انکار نہ مینوں خود مرزا بتلاوے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب زمین اسلامی جس دے بھرسی وچہ زمانے
عدل آرام خوشی ہر جائیں بغض نہ رہسن تھانے
پس معلم ہویا مریم جایا مرسی وچہ مدینے
سچی ہوگ حدیث نبی دی ظاہر نال قرینے
ایسے کرکے مرزے کتے مقدس جگہ نہ پائی
اوڑک آپ بہشتی مقبرہ دی بنیاد اٹھائی
کل مریداں حکم دتا اتھ دفن جے ہونا چاہو
میرے حکم مطابق گھر تھیں دسواں حصہ پاؤ
مرزا صاحب نے خود منگیا مونہوں بول کرایا
دنیا کیڈ پیاری اس نوں قبرستان وکایا
اے حافظ ہن ثابت ہو گیا سوہنی نال صفائی
مرزا آپ زبانی جھوٹا صفت مسیح نکائی
ہور دلیل خلافت والی پیش کرن مرزائی
ایس امت وچہ ہون خلیفے جیونکر مرزا سائی
پہلیاں امتاں وانگ محمدی سلسلہ ہویا جاری
سورہ نور اٹھارویں پارے جیوں دسیا رب باری
اے پر ایس خلافت والا نہ مفہوم پچھاتا
چولہ پہن مجازی رنگوں خواب معاملہ جاتا
اے حافظ لکھ آیت غلطی دس مرزائیاں والی
کویں خلیفہ مرزا ہووے پکڑ نبوت ڈالی

در بیان خلافت وازالہ غلط فہمی کہ بتقلید مرزا مرزائیاں می فہمند

قال تعالی: وعد الله الذين آمنوا منكم و عملوا الصالحات ليستخلفنهم فى الارض كما استخلف الذين من قبلهم و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیمکنن لھم دینھم الذی ار تضی لھم و لیبد لنھم من بعد خوفھم امنا یعبدو ننی لا یشر کو ن بی شیئا ترجمہ: وعدہ دتا ہے اللہ نے انہاں نوں جو ایمان لائے تے عمل کیتے نیک جو البتہ خلیفہ کرے گا انہاں نوں وچہ زمین دے جس طرح خلیفہ کیتا انہاں نوں جو اگے انہاں تھیں ہوئے تے البتہ محکم کرے گا واسطے انہاں دے دین انہاں داں جو پسند کیتا تے البتہ بدلا دے گا انہاں نوں پچھے خوف انہاں دے امن۔ بندگی کرن گے میری نا شریک کرن گے نال میرے کسے چیز نوں تے جو کوئی ناشکری کرے پچھے اس تھیں پس ایہ لوگ وہی ہیں بدکار گنہگار (سورہ نور:۵۵)

تفسیر: نظم حافظ محمد مرحوم از تفسیر محمدی۔ صفحہ ۳۴۶ منزل چوتھی

رب وعدہ کیتا مومناں نوں جنہاں نیک اعمال کمائے
جو وچہ زمین خلیفہ کر کے اونہاں شاہ بنائے
جویں خلیفہ کیتا اللہ اگلیاں لوکاں تائیں
تے قوت دے سی دین تنہاں نوں جس پر اس رضائیں
تے بدل کرے تنہاں خوفوں پچھے امن بیخوفی لیاوے
کرن عبادت میری ہور شریک نہ اونہاں بھاوے
ایہ وعدہ رب دتا اصحاباں نیکاں اہل ایماناں
جو کر سی اونہاں خلیفے اوپر ملکاں عالیشاناں
جویں اگلیاں اسرائیلیاں نوں رب شاہی دتی آہی
عمالقہ مار گوائے اونہاں ملی خلافت شاہی
اینویں اصحاباں نوں اللہ شاہ خلیفے کیتا
دشمن انہاں ہلاک کیتے رب ملک انہانوں دتا
ایہ آیت صاف دلیل جو حق خلافت ابو بکر دی
بھی عمر علی عثمان دی سچ خلافت ہر دی
حضرت وچہ مکے دکھ پائے سن اصحاباں یاراں
امر صبر دا کرے تنہاں رب نال ایذا کفاراں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رات دناں ہر وقت کفاراں ہندا خوف مدامی
پھر ہجرت امر مدینے دیول چھوڑے وطن گرامی
بھی با اسناد سفینہ کنوں جو پیغمبر فرمایا
تریہ(۳۰) سال خلافت بعد میرے پھر ہوس شاہ بتایا
دو سال خلافت ابو بکر دہ سال فاروق عمر دے
سال یاراں عثمان خلافت پھر چھ سال حیدر دے
وچہ حدیث نبی فرمایا سنت میری تائیں
ہور سنت خلفاواں پھڑ کے ٹرو خدا دی راہیں

فعلیکم بسنتی و سنة الخلفاء الرا شدین المهدیین تمسکوا بها و عضوا علیها بالنوا جذ (مشکوۃ) (لازم پکڑو اپنے اوپر سنت میری اور سنت خلفا راشدین راہ پائے ہووں کی پکڑو اس کو اور سخت تر پکڑو ساتھ دانتوں کے)

پس معلم ہویا خلافت شاہی نال اتباع رسولی
وعدہ اللہ پاک سنایا ہے ایہ بات اصولی
جیوں صدیق فاروق عثما ن علی ہور ہو ئے خلیفے
خوفوں بعد امن کل پھیلیا سوچو عجب لطیفے
اے پر انہاں نبوت دعوی ہر گز کیتا ناہیں
کر تبلیغ رسالت پونچے مشرق مغرب تائیں
ہر طرفے اسلا م پوچایا لائے ڈن بے دیناں
کرکے حداں قائم شرعی دسیا دین نگینہ
مرزا کہے طفیل نبی دے ملی نبوت مینوں
ظلی ہور بروزی رنگوں حصہ ملیا دینوں

مرزا صاحب لکھتے ہیں: نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی رہی، یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ میں ظلی طور پر محمد ہوں (اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۱ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غرض اس حصہ کثیر وحی اور امور غیب میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گذر چکے ہیں ان کو یہ کثیر حصہ اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں مخصوص کیا گیا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

چواں خلیفیاں تھیں کسے نہیں نبوت دعوی کیتا
کہڑی گلوں حق نبوت مرزا پاوے میتا
ایہ کھڑکی سیرت صدیقی کیوں کسے نظر نہ آئی
ابو بکر تے عمر نبی دے نہیں سن دلوں فدائی
تن من دھن انہاں پاک نبی تھیں صدقے کیتا سارا
پڑھو قرآنوں صفت تنہاندی رب سلاہن ہارا
ابو بکر دیاں باتاں اللہ چیتے پھیر کرایاں
غار اندر جد نال نبی دے سختیاں بہت اٹھائیاں

اذ یقو ل لصاحبہ لا تحزن انّ اللہ معنا۔ جب پیغمبر اپنے یار (غار یعنی ابو بکر) کو فرماتے تھے کہ غم گین نہ ہو بے شک اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہے (سورہ توبہ)

عمر علی عثمان صحابیاں پڑھو تعریف قرآنوں
فنا فی الرسول ہوئے اوہ پورے ودہ کے ایس جہانوں
پھر کیوں نہیں نبوت دعوی ہر گز کسے اٹھایا
دس دیہو مرزائیو جتھے ظل بروز لکایا
اصحاباں تھیں بہت کرامتاں ظاہر رب کرایاں
اے پر کوئی رسول نہ بنیاں دے طفیلی سایاں
موسی نال ہارون خلیفہ جے کر نبی سدھایا
دیہو نظیر قانون محمدیوں کی تساں رولا پایا
پاک نبی نے حیدر تائیں وانگ ہارون بتایا
حیدر علی نبوت دعوی دسو کدوں اٹھایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عن سعد بن ابی وقا ص قا ل قا ل رسو ل الله ﷺ لعلی ألا تر ضی ان تکون منی بمنز لة هارو ن من موسی ا لّا انه لا نبی بعدی (بخاری:۴۴۱۶) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے واسطے علی کے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے مگر فرق یہی ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔

ایہ نظیر محمدی ہے قانون عجیب بتائی
میں تھیں وانگ ہارون علی پر نہیں نبوت پائی
مالک بیٹا انس روایت سرور کنوں لیاوے
ختم رسالت میں تھیں پچھے خود حضرت فرماوے

عن انس بن ما لك قا ل قا ل رسو ل الله ﷺ ان الرسا لة و النبوة قد انقطعت فلا رسو ل بعدی مسند امام احمد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک رسالت اور نبوت ختم ہو چکی ہے پس میرے بعد کوئی نبی یا رسول نہ ہوگا

ہور روایت مسلم والی وچ مشکاتے آئی
وحی ختم آسمانوں ہو گئی پڑھو حدیثوں بھائی

ان الو حی قد انقطع من السماء (الحدیث) بیشک وحی آسمان سے منقطع ہوگئی

شرعی دین مسائل سبھے خبر سنت قرآنوں
وحی جدید قطع آسمانوں خبر نبی سلطانوں
ظل بروز طفیلی چادروں نہ کوئی نبی کہایا
خبر نہیں مرزے نوں کتھوں ہے سرکلر آیا
امر خلافت ہور امامت جے مرزے نوں آیا
دین نبی دے سب دنیا تے کیوں نہ غلبہ پایا
کتھے مرزے دین نبی دیاں حداں آن جمایاں
کد زانی سنگسار کرائے دے کے حکم سپاہیاں

قا ل تعا لی: الزا نیة و الزا نی فا جلدوا کل وا حد منهما مأة جلدةو لا تأخذ کم بهما رأفة فی دین الله (زانی عورت اور زانی مرد ہر ایک کو سو سو درے مارو اور خدائی قانون جاری کرنے میں ان پر ترس نہ کرنا) (سورہ نور:۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو بکر تے عمر سبھے تعمیلاں کر دکھلائیاں
نہیں نبوت دعوی کیتا سوچو نال دانایاں
جھوٹیاں تے بدکاراں لوکاں نوں کدمرزے بلوایا
درّے مار کنہوں مرزے نے توبہ ول جھکایا
کنجریاں بازاراں دے وچہ کر دیاں نے بدکاری
ظلم فساد عناد خرابی ہے ہر جاگہ جاری
سودی ہور بیاجڑیاں ڈن مرزے کدوں لگائی
ڈاکو چور اچکے راہزن کد توبہ در آئے
کد مرزے نے چوراں دے ہتھ کٹ تعزیراں لایاں
و السارق و السا رقة کد ہین تعمیلا ں چا یا ں
بےنماز بےروزیاں نوں تعزیراں کس نے لائیاں
وچ ہنوداں سکھ یہوداں بانگاں کس پڑھوایاں
آریاں تے عیسائیاں نوں کس مسجد وچ لیاندا
دس دیہو مرزائیو! مرزا کویں خلافت پاندا
ظلم فساد کدوں مرزے نے نال عدل بدلایا
دین نبی دے کارن مرزے کہڑا حکم چڑھایا
کدوں خلافت مرزے والی کر سی دین صفائی
اینویں ٹوپی بن مریم دی مرزا منگدا بھائی
غنیاں نوں تلوار دکھا کس دام زکوۃ ادائے
کہڑی گلوں مرزا مہدی عیسی گنیا جاوے
نری خلافت والی کلغی مرزے نوں تساں لائی
کارن دین نبی دے مرزے کی تکلیف اٹھائی
انگریزاں تے پادریاں نوں آکھ دجال سدھایا
بمبا دیکھ گڈی دا اوس نوں خر دجال بنایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل ایماناں دے وچہ مرزے فتنہ وڈا جگایا
صلح سلوک کریندا جے مریم دا ہوندا جایا
اہل اسلام علماواں تھیں اک شیر پنجاب ایہائی
مولانا ثناء اللہ تسنوں برکت کرے الٰہی
مرزے دیاں الہاماں والا تھلہ پھولیا سارا
گپاں کوڑیاں ثابت کر کے قادیان پونچیا یارا
اے پر مرزے گھر اپنے تھیں باہر قدم نہ پایا
اوڑک شیر اسلام ربانا مڑ امرت سر آیا
جس دم مرزا صاحب وچ جواباں عاجزی آئی
شیر اسلام ربانے دے حق اندر ایہ دعا چھپوائی
آخری فیصلہ اس دعا دا رکھیا نام پیارے
اندر نظم لیاواں فضلوں مومن کرن نتارے

در بیان فیصلہ حقانی بزبان مرزا صاحب قادیانی
کہ از درگاہ ربانی خواست وظہور آں
ومضمونش ایں خود تحریر نمود از کلک خود نوشت

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم۔نحمدہ و نصلّی علی رسولہ الکریم۔
یستنبئونک احقّ ھو۔ قل ای و ربّی انّہ لحقّ۔
بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدی مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تا کہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما ليس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کیذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔

اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين۔ آمين. بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاه الله و ايد .

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵، اپریل ۱۹۰۷ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس دعائیہ اشتہار سے دس روز بعد مرزا صاحب نے یہ الفاظ شائع کئے تھے

ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیا درکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا اجیب دعوۃ الدا ع صوفیا کے نز دیک بڑی کرامت استجا بت دعا ہی ہے باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔ (اخبار بدر قادیان ۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء)

ترجمہ دعا مرزا در نظم پنجابی از حافظ گوہر دین

مولوی ثناء اللہ صاحب دی خدمت وچہ گرامی
بعد سلام ہدایت والیاں برکت تنہاں مدامی
اہل حدیث اخبار اندر نت مینوں برا الاؤ
کاذب تے دجال تے فاسق مینوں آکھ سناؤ
دنیا نوں تساں میری ولّوں ردّ کیا دور ہٹایا
ہاں مسیح ربانا ودھ کے میں پر ظلم کمایا
انہاں گلاں تھیں میں اج تک کیتا صبر بہتیرا
اوڑک کد تک صبروں اینویں کر دا رہاں جیہڑا
میں مامور خدا دا ہاں نہ اس وچہ شبہ ایہائی
تے تسیں لوک ہٹاؤ میں تھیں دس میری برپائی
سخت لفظ نت مینوں بولو تے اتہام نیارے
دکھی گئی ہو جان مری جو دکھ اٹھائے بھارے
جے میں دجال تے کاذب جیوں مینوں نت بولو
مرساں وچہ حیات تساڈی شکوں منہ نہ کھولو
کاذب تے دجال وڈیری عمر نہ مولے پاون
چھیکڑ اپنے دشمناں سامنے ذلت تھیں مر جاون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیکر ہاں میں سچا تے ہور خبر وحی تھیں پاواں
تے ہاں مسیح موعود فضل تھیں مرسو تسیں تداہاں
جلدی بریایاں دے بدلے مرسو جھوٹ سزاؤں
مرض طاعون یا ہیضہ بد تر آ وے غضب الاہوں
میری وچہ زند گانی جے کر موت نہ رب تھیں پاؤ
سمجھ لیو میں کاذب وڈا اصلوں گل مکاؤ
بن الہام خدا تھیں فیصلہ منگیا کر فریاداں
ہے امید ہووے منظوری توڑ کے کل فساداں
بصیر قدیر علیم خبیرا واقف قلبی آہوں
جے ہاں مفسد نظر تیری و چہ ماریں موت سزا وَں
رات دنے ہر ویلے جے میں جھوٹیاں پھا ہیاں لایاں
وچہ حیات ثناء اللہ دے میں پر بھیج تباہیاں
مولوی ثناء اللہ سن یاراں خوش کر بار خدایا
موت مری تھیں جے ہاں جھوٹا عرض سنا ون آیا
آمین کر منظور دعا ایہ رحمت نال الٰہی
فیصلہ دس د نیا نوں سچا کرکے جھوٹ تباہی
اے پر مولوی ثناء اللہ جے حق اتے نہیں سایاں
ناحق ظلموں میرے اتے تہمتاں کوڑ ہلایاں
تاں پھر کر فریاد پکاراں وچہ جناب دعائیں
میری زند گی دے و چہ اس نوں ذلت نال مٹائیں
مہلک مرضوں موت گھلیں تس ہیضہ ہور طاعونوں
باہر ہووے انسانی ہتھوں بن دارو افسونوں
سامنے میرے دشمنیوں جے توبہ آن پکارے
کر پھر ونگا وال نہ اس دا نچ جاوے اشکارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آمین یا رب العالمین کر منظور دعائیں
ہو کے دکھی آیا در تیرے حد جس دی کجھ ناہیں
دہاڑ وی ڈاکواں نالوں مینوں جاتا ودہ فسادی
جنہاں بھیڑیاں تھیں وچہ دنیا ہووے بہت خرابی
لا تقف ما لیس لك به علم تے نہ انہاں عمل کمایا
آکھن نت مندیرا مینوں ہٹکیاں باز نہ آیا
ساری دنیا نالوں مینوں جاتا بہت مندیرا
دور دور وچ دوجیاں ملکاں کیتا نشر بہتیرا
مفتری ٹھگ دکا نداری تے مفسد جا نیاں مینوں
سب خلقت وچہ برا منایا عرض سناواں تینوں
مندیاں کولوں مندا جاتا مشہر کیتا سارے
طالب حق گئے رک میتھیں سن اسدے ایہ کا رے
جے طالب حق میرے کولوں ہوندے نہیں کنا رے
تد میں صبر کر یندا اں میں ول جھکدے لوکیں سا رے
مولوی ثناء اللہ ایہ چاہے مٹے سلسلہ میرا
دل تھیں پک ارادہ اس دا آن گھتے نت گھیرا
ایک عما رت ڈہاون چاہے جو توں آپ بنائی
تینو ں خبراں سبھے سایاں چیوں اوہدی کاروائی
رحمت اتے تقدس دا لڑ تیرا پکڑ خدایا
اپنا اتے ثناء اللہ دا فیصلہ لیون آیا
وچہ حیا ت سچے دی جھو ٹا مار غضب تھیں سایاں
فیصلہ دیکھ لو ے سب دنیاں سمجھ کذب بریایاں
آفت سخت کسے و چ یا تو دیویں گھت خدایا
آخر فیصلہ سچے مالک تیرے ہتھ پھڑایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخر مولوی صاحب جو کجھ چاہن لکھ دیہن تھلے
فیصلہ وس خدا دے ہن کوئی وس نہ مولے چلے
ر بنا افتح بیننا و بین قو منا بالحق و انت خیر الفا تحین

جویں شعیب نبی نے کارن قوم دے فیصلہ چاہیا
ایہو پڑھی دعا پھر رب نے اپنا غضب ورہایا
کافر قوم گھڑی وچ ساری کڑک اسمانوں موئی
باجھ شعیب تے مومن لوکاں بچیا مول نکوئی
ایسے طرح مرزا صاحب نے اوہو لفظ الائے
جواللہ صاحب فریق جھوٹے نوں غضبوں مار مکائے
دستخط کر مرزا صاحب ایہ دعا مکائی
سن انّی سو ست تے پندراں ہے اپریل گوا ہی
دس دن پچھوں مرزا صاحب وچ اخبار چھپایا
ایس دعا نوں اللہ اپنی وچ منظوری لیایا
اجیب دعوۃ الداع الہامی لفظ سنائے
جو ہون قبول دعائیں میریاں شک تمام مٹائے
ہوئی قبول دعا پھر فیصلہ سن لو اہل ایمانو
زندہ شیر اسلام ربانا مرزا گیا جہانوں
پس ثابت ہو یا مرزا سی د جال تے کا ذب بھا را
جیوں خود سی اقراری ہویا وچ دعا آ شکارا
چھیکڑ دا ایہ فیصلہ قطعی ہو گیا فضل الاہوں
چھوڑ تنا زع کلمہ پڑھ کے ہٹ جاؤ ایس را ہوں
قاسم علی جو د ہلوی تن سو دا دے گیا ڈن پیا رے
جد اس ایس دعا دے اندر کیتا شک دوبارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے افسوس نادان اجے تک کیوں کر سمجھن ناہیں
جا کر دے جو بیعت قادیان بھجے جان کوراہیں
اے نادانوں حق جماعت کیوں تسیں چھوڑو پاسہ
کیونکر ہوگ نجات جنہاں دا نال دجالاں کاسہ

یا ایھا الذین آ منوا اتقوا اللہ و کو نوا مع الصا دقین (توبہ:۱۱۹)
(اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ)

متقی لوگ نہ بریاندے سنگ اپنا ساتھ بناون
توڑ محبت مفسد لوکاں سچا ساتھ بناون
المرء مع من احب حکم رسول سنایا
حشر دیہاڑے ساتھ ہو سی جس نال پیار کمایا
دنیا کارن دیکھو جے کے پھسیوں پھاہی
آخر روز حشر کی کر سیں آکھیا جدوں الٰہی

و امتا زوا الیو م ایھا المجر مو ن۔ الم أعھد الیکم یا بنی آ د م الّا تعبدوا الشیطا ن انہ لکم عدو مبین۔ و ان اعبدونی ھذا صراط مستقیم ۔روزِ محشر کو باری تعالیٰ فرمائے گا ۔اے گنہگاروں آج الگ ہو جاؤ۔ اے انسانو! کیا تم کو پیغام نہیں پہنچا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا صریح دشمن ہے اور محض میری عبادت کرنا یہی سیدھا راستہ ہے (یٰس:۵۹۔۶۱)

اے مرزا ئیو! مرزے دی کوئی سچی بات نتارو
اپنے آپ تعریفاں کر کے پھڑاں نہ گھر وچ مارو
اے حافظ ہن ثابت ہو گیا عمدہ نال صفائی
مسیحیت تے مہدیت کجھ مرزے سچ نہ آئی
حیات مسیح دا مسئلہ لکھ کے ختم کتابوں کر توں
سچ تے جھوٹ نتارا ہو گیا شکر اللہ دا پڑھ توں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

در بیان حیات عیسی بن مریم بر آسمان ونزول آں

واما مت مہدی کہ از اولاد فاطمہ پیدا شود

پہلی حدیث ؛ عن ابی ھر یرۃ قا ل قا ل رسو ل اللہ ﷺ و الذی نفسی بیدہ لیو شکن ان ینزل فیکم ابن مر یم حکما عد لا فیکسر الصلیب و یقتل الخنز یر و یضع الجز یۃ و یفیض الما ل حتی لا یقبلہ ا حد حتی تکو ن السجدۃ وا حدۃ خیر من الد نیا و ما فیھا ثم یقو ل ابو ھر یرۃ فا قرؤا ان شئتم و ان من اھل الکتا ب ا لّا لیومنن بہ قبل مو تہ (ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتہ قریب ہے کہ ضرور اترے گا تم میں مسیح ابن مریم حاکم عادل ہو کر پس صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو مروا ڈالے گا اور جزیہ لینا موقوف کر دے گا اور مال اس قدر وافر ہو گا کہ اسے کوئی لینا نہ چاہے گا اس وقت (خلوص نیت کا) ایک سجدہ دنیا اور مافیھا سے بہتر ہو گا پھر فرمایا ابو ہریرہ نے جو چاہے یہ آیت پڑھے کہ اور نہیں ہے کوئی اہل کتاب سے مگر ایمان لاوے گا اس پر پہلے موت اس کی کے)

دوسری حدیث ؛ عن ابی ھر یرۃ قا ل قا ل رسو ل اللہ ﷺ کیف انتم اذا نزل ابن مر یم من السما ء فیکم و اما مکم منکم روی البیھقی فی کتا ب ا لاسما ء و الصفا ت بسندہ

(ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تمہاری حالت کیسی ہو گی جب عیسی ابن مریم آسمان سے تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہو گا)

تیسری حدیث : فعند ذ لك ینزل ا خی عیسی ابن مر یم من السما ء ۔(فرمایا پس اس وقت آسمان سے اترے گا میرا بھائی عیسی بن مریم)

پس ثابت ہویا قرآن حدیثوں زندہ مریم جایا
ہور حدیث نزول عیسی دی بن مسعود لیایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رات معرا ج عیسی بن مریم ملیا حضرت تائیں
نبی نے خبر قیامت پچھی عیسی کیہا تداہیں
نکلے جدوں د جا ل تاں اتراں قتل کراں استائیں
نال میرے اک وعدہ کیتا پاک خداوند سائیں
پس معلم ہویا قرب قیامت مریم جایا آوے
سرور پاک شہادت بھر دا کون جو شک لیاوے
ابن ماجہ ایہ کرے روایت مسند احمد نالے
واہ سبحان اللہ کیا دسے مسئلے نبی کمالے
کل امام مفسراں اس پر ہے اتفاق لیاندا
مرزے باجھ وفات عیسی دی نہ کوئی آکھ سناندا
حضرت ابو حنیفہ جو مشہور امام ایہائی
وچہ فقہ اکبر دے لکھیا عیسی زندہ بھائی

و نزو ل عیسی علیہ السلا م من السماء کما قال اللہ تعا لی و انہ (ای عیسی) لعلم للسا عۃ (ای علا مۃ القیا مۃ) و قا ل اللہ تعا لی و ان من اھل الکتا ب ا لا لیو منن بہ قبل مو تہ (ای قبل مو ت عیسی بعد نزو لہ عند قیا م السا عۃ فیصیر الملل وا حد ۃ و ھی ملۃ ا لاسلا م الحنیفۃ .(ص۱۳۴)۔(ترجمہ: اور نازل ہونا عیسی کا آسمان سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی اور تحقیق وہ (یعنی عیسی) البتہ نشان قیامت کا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے اور نہیں ہے کوئی اہل کتاب سے مگر ضرور ضرور ایمان لاویں گے ساتھ اس کے پہلے موت اس کی کے یعنی پہلے عیسی کی موت کے بعد نزول اس کے کے قرب قیامت کے پس سب لوگ ایک ہی ملت اسلام پر عمل پیرا ہو جائیں گے)

قرآن حدیث اجماع امت تھیں ثابت صاف ایہائی
عیسی بن مریم آسمانوں آخر اترے بھائی
سلف خلف سب اہل سنت دا ایہو صاف عقیدہ
جو کوئی کرے خلاف سو اوہ گمراہاں وچہ گنیداں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث لا تجتمع امتی علی الضلا لة ۔ اتبعوا السوا د ا لا عظم فا ن من شذ شذ فی النار و ان لا تجتمعوا علی ضلا لة . رواہ ابو دا ؤد ۔ (ترجمہ: میری امت نہیں جمع ہوگی او پر گمراہی کے تابعداری کرو بڑے گروہ کی ۔ پس تحقیق جو جدا ہوگا وہ دوزخ میں الگ ڈالا جائے گا اور یہ کہ نہ اتفاق کرنا تم نے گمراہی پر)

ایہ پیش گوئی فرمائی سرور پاک رسول الہی
جمع نہ کر سی میری امت رب اتے گمراہی

ازالہ شبہ

عیسی دے آون تھیں ختم نبوت نقص نہ آوے
اے پر نواں پیغمبر دعوی کذب نبی فرماوے
سب تفسیراں نال صراحت دیندیاں صاف گواہی
جو عیسی پہلا پیغمبر ہے شبہ گیا اٹھ بھائی

و لا یقد ح فیه نزو ل عیسی بعده لا ن معنی کو نه خا تم النبیین لا نبی بعده و عیسی ممن نبیء قبله و حین ینز ل انما ینز ل عا ملا علی شر یعة محمد ﷺ ۔ (آنحضرت ﷺ کے بعد عیسی کے نزول سے کوئی اعتراض وارد نہیں ہوسکتا کیونکہ عیسی آپ سے پہلے نبی بنے تھے اور جب نازل ہوں گے تو شریعت محمد یہ پر عامل ہوکر قبلہ کی طرف نماز پڑھیں گے ۔ پس اس سے آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہونے کے اعتقاد میں کوئی نقص نہیں آتا)

پس ثابت ہویا حضرت عیسی اترے گا آسمانوں
تے مہدی فا طمہ دی اولادوں سید ذات پچھانوں

در بیان حضرت امام مہدی کہ از عترت رسول خواہد شد و تر دید مرزا

حدیث: لو لم یبق من الد هر ا لا یو م لبعث الله ر جلاً من اهل بیی یملأها عد لا کما ملئت جو راً (اگر چہ نہ باقی رہے زمان سے ایک دن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البتہ بھیجے گا اللہ ایک آدمی کو میرے اہل بیت میں سے جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے پر ہوگی)

دوسری حدیث : عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله ﷺ یقول المهدی من عترتی من ولد فاطمة (ابوداؤد)۔(فرمایا رسول اللہ ﷺ کہ مہدی میری آل، فاطمہ کی اولاد سے ہوگا)

مہدی کرے امامت عیسیٰ مگر نماز گذارے
مسلم کرے روایت ایہا فرق نماز نہ بھارے
لا مهدی الا عیسی مرزا پیش کریندا بھائی
اس دی ایہ تفسیر حدیثوں اپر دیکھ ایہائی
مہدی تے ہور عیسیٰ مرزا ایویں بن بن بہندا
سخت خلاف حدیثوں کتیاں دین ایمان کی رہندا
مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد والی آیت
آکھے حق میرے دے اندر دتی رب ہدایت
پس استدلال ایہ مرزے والا کون یقین لیاوے
جو منے سو پاک نبی دیاں منکراں دے وچ جاوے
بن مریم دی خوش خبری ایہ نبی دے حق وچہ آئی
کل مفسر ایہو کہندے وچہ حدیث گواہی

حدیث : سأخبرکم باوّل امری انا دعوة ابراهیم و بشارة عیسی (مشکوۃ)۔(پس میں تمہیں اپنے ابتدائے امر کی خبر دیتا ہوں میں حضرت ابراہیم کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ کی بشارت ہوں)

در بیانِ اعتراضِ معترضاں کہ گویند عیسیٰ از کجا خورد و نوش وغیرہ حاصل میکند؟ و جوابِ آں

مرزائی آکھن جے کر عیسیٰ رب آسمان چڑھایا
دسّو کی کھاندا کی پیندا کتھے فرش وچھایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بول براز کرے کتھ بہ کے لیڑا کتھوں ہنڈوا وے
نال کمال بے ا دبی ہر اک ایہ اعتراض اٹھاوے
آکھ جواب جو نو ماہ بچہ ککھ مائی دی جیوے
کہڑی جگہ براز کرے تے کی کھاوے کی پیوے
حکمت قادر مطلق عالی نہ وچہ سمجھ سماوے
گم جاوے وچہ وہن لمیری جو کوئی غوطہ لاوے
بن باپوں رب عیسی تائیں پیدا کر دکھلایا
دسّو کھاں پھر کیوں تساں استے نہ اعتراض اٹھایا
تن سو سال اصحاب کہف نے نیندر وچہ لنگھایا
کیوں تساں نہ اس مسئلے اتے کوئی نقض لگایا
جے کر اتنی مدت سونا ہے قدرت رحمانی
ایہ بھی ہے اک قدرت چڑھنا عیسی دا آسمانی
تن سو ورہا اصحاب کہف نے کی کھادا کی پیتا
بول براز نماز روزے دا پتہ دیہو سب بیتا
تے پہنن نوں کی انہاں نے بدن دوالے پایا
آخر تن سو سال انہاندا کیونکر گذر سدھایا
تن سو سالاں پچھو جس انہاں نیندوں سرت سنبھالی
کہن لگے ہک روز ستے یا گھٹ دنوں فی الحالی
پھر بھک لگی تنہاں ہک جنے نوں شہر دے ول گھلایا
اس دیکھیا ہور زمانہ بدلیا قدرت رنگ وٹایا

قالوا لبثنا یو ماً او بعض یو م قالوا ر بکم اعلم بما لبثتم

جب نیند سے (تین سو سال کے بعد اٹھے) کہا ٹھہرے ہم اس میں ایک دن یا بعض دن۔ کہا رب تمہارا بہتر جانتا ہے کہ کتنا ٹھہرے۔ (سورہ کہف:۱۹)

پیٹ مچھی وچ قیدی رکھیا یونس نوں رب سائیں
کی کھاندا کی پیندا رہیا دسو جلد اسائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن مریم دی نال فرشتیاں خصلت ملدی آئی
جے کھڑیا رب آسماناں تے کیتی کی بریائی
و جعلنی مبارکا این ما کنت رب فر مایا
ہر جاگہ عیسی نوں شامل برکت حکم سنایا
تے برکت معنی لغت قرآنوں خیر کثیر ایہائی
دسّو کھاں آسماناں تے کیو ں خیر نہ اس نوں آئی
لفتحنا علیھم بر کا ت من السماء و الا رض رب فرمایا
برکت ہے آسمانی وچہ زمین نزول بھی آیا
خیر کثیروں صوم صلوۃ تے کھانا وچے آیا
او مرزائیو! کویں تسانوں صدق یقین نہ آیا
بن مریم دے نال بھیالی کی مرزے دی آئی
دسو پھول قرآنوں سانوں کہڑی آیت آئی
بس حافظ ہن فضل الاہوں ردّ ہوئے مرزائی
تے عیسی ہور امامت مہدی ثابت کر دکھلائی
منگ دعا کجھ کر فریاداں وچ جناب الٰہی
دوں جہاناندی رب بخشے عزت تے وڈیائی

دعا بدرگاہ مجیب الدعوات وقاضی الحاجات

ر حم اللہ عبدا قا ل آ مینا
اے ارحم کل رحیماں اللہ مالک شاہنشاہا
اے خالق معبود حقیقی لا شریک الاہا
نال توفیق احسان ترے میں عجزوں کراں دعائیں
اپنے بندیاں دی سنگ فضلوں شامل کر لیجائیں
دہ توفیق جو دین ترے دی خدمت نت اداواں
آخر موت شہا دت دے و چہ پاس ترے آ جا وا ں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیت اللہ بھی روضہ اقدس دیکھن نوں دل ترسے
آس مری کر پوری سایاں رحم تیرا نت برسے

اللھم اجعلنی شھیداً فی سبیلك و اجعل مو تی فی بلد رسو لك

دین دنی دیاں آساں سبھّے تیرے ہتھ پھڑایاں
غیراں ول جھکا نہ فضلو ں رو رو کرا ں دوہایاں
دین دنی دے دشمناں نوں خود کر مغلو ب خدایا
میں بے جان نماناں عاجز علم تینوں سب آیا
گمراہاں دیاں ٹولیاں کولوں دے کے ہتھ بچائیں
دین دنی دیاں دکھ غماں نوں وانگوں دھوڑ اڈائیں
حرمت سید ذات گرامی سرور شاہ ابراراں
آل اصحاب شہید تماماں ولیاں بزرگواراں
گوہر دین سنے سب خوشیاں بھائیاں فضل کمائیں
کر مقبول رسالہ میتھیں مشہر کر ہر جائیں
برکت آل اصحاب شہیدا ں ولیاں بزرگواراں
کھیتی خشک مری کر تازہ بارش کر اک واراں
خویش اقارب یار برادر نیکو کار بنائیں
قبر حشر دیاں سختیاں سائیاں کر آسان اسائیں
کلمہ پاک محمد اتے جاندی وار لے جائیں
نشہ توحید حقیقت والا جام شراب پلائیں
محمد امین تے علی محمد عبداللہ فضل الٰہی
بھائی کرم الدین توں سبھناں کریں رہائی

اللھم صل علی سید نا محمد النبی ا لا می و آ لہ و ا صحا بہ وبار ك و سلم علیھم اجمعین

راقم: بندہ خادم الفقراء والعلماء۔حافظ گوہرالدین (واعظ) عفا اللہ عنہ
ازموضع ورک ڈاک خانہ کلانور ضلع گورداسپور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹۳۸ء سے

مجھ پر قاتلانہ حملہ اور قادیان میں شماتت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قرآن شریف نے اسلام کے اشد دشمنوں کی ایک علامت یہ بیان کی ہے

ان تمسسکم حسنة تسؤهم و ان تصبکم سیئة یّفرحوا بها

(اگر تمہیں بھلائی پہنچے تو ان کو بری لگتی ہے، اگر تکلیف پہنچے تو خوش ہوتے ہیں) (آل عمران: ۱۲۰)

میرے احباب دریافت کرتے تھے کہ قاتلانہ حملے پر قادیان سے کیا آواز اٹھی ہے، کیونکہ ان کو گمان تھا کہ مسرت کی آواز اٹھی ہوگی۔ لیکن میں سمجھتا تھا کہ ایسا نہ ہوگا کیونکہ مذہب و دین کے علاوہ انسانیت بھی ایک جامع امر ہے۔

مگر میرے احباب کا خیال درست نکلا۔ قادیانیوں نے ثابت کر دیا کہ جو پہچان قرآن مجید میں آئی ہے، وہ بالکل صحیح ہے۔ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۴۔ دسمبر ۱۹۳۷ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں مضمون نگار نے اس حملے پر خوشی کا اظہار کیا ہے، اور اس کو میرے ایک پرانے مضمون سے وابستہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں نے ایک دفعہ قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) کی کسی بات کے جواب میں یہ لکھا تھا کہ

> اگر آپ اپنی عزت اور میری ذلت کی آزمائش چاہتے ہیں، تو پشاور سے کلکتہ تک میرے ساتھ سفر کریں، پھر دیکھیں کہ پھول کس پر برستے ہیں، اور پتھر کس پر۔

قادیانی مضمون نگار نے لکھا ہے کہ تم نے دیکھ لیا کہ تمہارے گھر میں تم پر پتھر پڑے یعنی حملہ ہوا ہے۔

حالانکہ یہ واقعہ پہلے ہو چکا ہے۔ نامہ نگار کو معلوم نہ ہو، تو خلیفہ (مرزا محمود احمد)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اڈیٹر الفضل کو تو معلوم ہوگا۔ یہ واقعہ اس روز کا ہے جس روز سیالکوٹ میں خلیفہ پر اتنے پتھر پڑے تھے کہ وہ ٹرنک بھر کر لائے تھے۔

(مجھ پر) قاتلانہ حملہ پتھروں سے نہیں تھا، پتھروں کا حملہ سیالکوٹ میں (مرزا محمود احمد پر) تھا۔ اب تو سمجھے ہو۔ مزید تسلی چاہتے ہو تو میری تجویز کے مطابق اپنے خلیفہ کو کلکتہ اور بمبئی تک سفر کراؤ۔ مگر اس سفر کا پروگرام ایک ہفتہ پہلے شائع کر دینا ہوگا۔ پھر دیکھنا کہ ترمیھم بحجارۃ کس پر صادق آتا ہے۔

ہمت ہے تو آؤ اور دیکھ لو کہ واللّٰہ یعصمك من الناس کیسے جلوے دکھاتا ہے۔ خدا کی شان ہے کہ جن کا خلیفہ (مرزا محمود احمد) مارے خوف کے متعدد مسلح محافظوں کے سایہ میں نماز جمعہ ادا کرے، اور ان محافظین کو جماعت سے محروم رکھے، اس کے پیروکار ایک ایسے شخص سے مقابلہ کریں جس نے باوجود حملہ قاتلانہ کے برداشت کرنے کے، اپنی حفاظت کے لئے تلوار بھی ہاتھ میں نہیں لی، جو لے سکتا تھا۔ اور وہ مثل سابق اکیلا چلتا پھرتا ہے۔ جب اسے حفاظت کے لئے کہا جاتا ہے تو جواب دیتا ہے جس نے مجھے پہلے بچایا، اب بھی وہی محافظ ہے

دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ جنوری ۱۹۳۸ء مطابق ۴ ذی قعد ۱۳۵۶ھ جلد ۳۵ نمبر ۱۰ ص ۴)

تبصرہ بر تذکرہ۔۱

(احمدیوں کی اپنے قرآن یعنی الہامات مرزا میں تحریف وخیانت)

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اعلان کر رکھا ہے:

خدا کی قسم میں (اپنے) الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر ... الخ۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۲۱۱)

اندریں صورت الہامات مرزا کو صحیفہ مقدس کی صورت میں جمع کرنا احمدیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اہم ترین فرائض میں داخل تھا۔ چنانچہ ۱۹۱۳ء میں بنام البشری ایک کتاب شائع کی گئی۔ چونکہ اس کتاب کا مرتب عرصہ سے لاہوری جماعت میں داخل ہو چکا ہے، نیز کتاب مذکور نامکمل و ادھوری بھی تھی، اس لئے قادیانی جماعت نے اپنے قرآن کو علیحدہ کتاب میں مرتب کرنے کا تہیہ کیا اور بکمال محنت ناظر صاحب دعوت وتبلیغ نے باعانت چند علماء اس خدمت کو انجام دیتے ہوئے تذکرہ کے نام پر قریباً ۷۰۰ صفحات کی ایک کتاب شائع کی۔

جب سے کتاب مذکور طبع ہوئی ہم اس کی تلاش میں بے تاب رہے۔ ایک دفعہ قادیان بھی گئے مگر وہاں سے جواب ملا کہ اڈیشن اول ختم ہو چکا ہے۔ اس کے بعد ہم برابر تلاش میں رہے بآخر بحکم من طلب و جد ایک احمدی دوست سے دستیاب ہوگئی۔ اس کتاب میں مرتبین نے نہ صرف مرزا صاحب قادیانی کے الہامات کو ان کی تالیفات، ڈائریوں، مکتوبات، احادیث مرویہ سے یکجا کیا ہے، بلکہ تصنیف را مصنف نیکوکند بیان، کے ماتحت مرزا صاحب قادیانی کی تشریحات کو بھی شامل کیا ہے۔ اس پر مزید کہ مرتبین نے اگر کسی الہام یا عبارت میں کوئی علمی و ادبی غلطی بھی دیکھی ہے، تو اسے بعینہ چھاپ دیا ہے، ہاں حواشی میں نوٹ کر دیا ہے کہ، سہو کاتب ہے، وغیرہ۔

بظاہر مدونین کتاب مذکور نے اپنی دیانت داری کا سکہ جمانے کی پوری کوشش کی ہے اور سطحی طور پر وہ کامیاب بھی نظر آتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جس طرح مرزا غلام احمد صاحب اپنی مسیحیت و نبوت کو فروغ دینے کے لئے کذب، مغالطہ، تاویل، تحریف، غرض اس قسم کے جملہ اوصاف سے کام لیا کرتے تھے، جامعین تذکرہ نے بھی اس خصوص میں اپنے پیش رو کے نقش قدم پر چلنے کی پوری کوشش کی ہے۔ چنانچہ جہاں جہاں انہیں معلوم ہوا ہے کہ فلاں فلاں عبارت و الہام ہماری خود ساختہ نبوت کے طلسم کو باطل کرنے میں اسم اعظم کا حکم رکھتا ہے، اس سے دور رہے جس طرح ان کے، حضرت مسیح موعود نبی اللہ و رسول اللہ، طاعونی میت سے دور رہتے تھے حالانکہ الہام اتار رکھا تھا کہ مجھے ہرگز طاعون نہیں ہوسکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جامعین تذکرہ کی خیانت کی چند امثلہ

سب سے پہلے ہم محمدی بیگم کی پیش گوئی کو لیتے ہیں۔اس پیش گوئی کے متعلق تذکرہ میں بہت سے الہام نقل کر کے حواشی میں خوب جی بھر کر جھوٹی تاویلیں کی ہیں (جن پر بحث کرنا ہمارے موضوع سے خارج ہے) مگر خاص خاص الہام واقوال مشرح جو اس پیش گوئی کے روح رواں ہیں ان کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔ مثلاً مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی تھی کہ مسمات محمدی بیگم باکرہ ہونے کی حالت میں، یا بیوہ ہو کر میرے نکاح میں ضرور آئے گی۔ اگر دوسر جگہ بیاہی گئی تو خاوند اس کا اڑھائی سال میں اور والد تین سال میں مر جائے گا، وغیرہ (ازالہ اوہام وآئینہ کمالات اسلام)

لیکن جب اس خاتون محترم کا دوسری جگہ بیاہ ہو گیا اور اس کا مکرم شوہر (مرزا سلطان محمد) مرزا غلام احمد صاحب کی بتائی ہوئی میعاد میں موت تو کیا، معمولی امراض زکام وغیرہ سے بھی محفوظ ومصئون رہا، تو مرزا صاحب قادیانی نے بکمال شان نبوت فرمایا کہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ ایسی میعادیں ٹل جایا کرتی ہیں وغیرہ۔ بآخر بصد جوش وخروش یہ اعلان کیا کہ

> نفس پیش گوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا، یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح نہیں ٹل سکتی۔ کیونکہ اس کے لئے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لا تبدیل لکلمات اللہ یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی۔ پس اگر ٹل جائے تو خدا کا کلام باطل ہوتا ہے...
>
> فرمایا میں اس عورت کو اس کے نکاح کے بعد واپس لاؤں گا اور تجھے دوں گا اور میری تقدیر کبھی نہیں بدلے گی اور میرے آگے کوئی بات ان ہونی نہیں اور میں سب روکوں کو اٹھا دوں گا جو اس حکم کے نفاذ سے مانع ہوں۔
>
> (قادیانی اشتہار ۶۔اکتوبر ۱۸۹۴ء)

۲۔ یاد رکھو اس پیش گوئی کی دوسری جزء پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو یہ انسان کا افتراء نہیں...

یہ خدا کا وعدہ ہے۔ وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔ وہی رب ذوالجلال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جسکے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا...

براہین احمدیہ میں بھی اس وقت سے سترہ برس پہلے اس پیش گوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے جو اس وقت میرے پر کھولا گیا اور وہ یہ الہام ہے جو براہین کے صفحہ ۴۹۶ میں مذکور ہے

یآ دم اسکن انت وزو جك الجنة یامر یم اسکن انت و زو جك الجنة یا احمد اسکن انت و زو جك الجنة

اس جگہ تین جگہ زو ج کا لفظ آیا اور تین نام اس عاجز کے رکھے گئے ہیں۔ پہلا نام آدم ہے...اس وقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا۔ پھر دوسری زوجہ کے وقت مریم نام رکھا۔ اور تیسری زوجہ جس کی انتظار ہے اس کے ساتھ احمد لفظ شامل کیا گیا اور یہ....اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت حمد اور تعریف ہوگی یہ ایک چھپی ہوئی پیش گوئی ہے جس کا سرّ (بھید) اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۵۴)

یہ الہامات وعبارات مرزا مظہر ہیں کہ محمدی بیگم کا نکاح ایسی تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح بھی نہیں ٹل سکتی حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب حسرت ناکامیابی دل میں ہی لے کر وفات پا گئے۔ چونکہ ان الہامات اقوال کی رو سے مرزا صاحب وہی ثابت ہوتے ہیں جو خود مرزا صاحب کی عبارت منقولہ بالا نمبر۲ کی ابتدائی سطر میں رقم ہے اور ان تحریرات کا جواب بھی احمدی اصحاب سے بن نہیں پڑتا، اس لئے مرتبین تذکرہ نے بکمال دانائی مذکورہ بالا ہر دو تحریرات کو کتاب میں درج ہی نہیں کیا۔

مولانا عبدالحق صاحب غزنوی مرحوم کے ایک اشتہار میں ایک دفعہ بقول مرزا قادیانی یہ غلطی ہوگئی کہ:

سورج گرہن کی تاریخ بجائے تیرہ رمضان کے چودہ اور چاند گرہن بجائے اٹھائیس کے انتیس رمضان، لکھی گئی، تو مرزا غلام احمد صاحب، ہاں مجدد زمان، مسیح دوراں، مدعی نبوت ورسالت نے، جن کا دعوی تھا کہ بموجب الہام فاضت الرحمة علی شفتیك (میرے لبوں پر رحمت کے چشمے جاری ہیں) یوں درافشانی کی:

تمہارا گند ثابت ہوگیا۔ تم نے حق کو چھپانے کے لئے جھوٹ کا گونہ کھایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے بد ذات خبیث دشمن اللہ رسول کے، تو نے یہ یہودیانہ تحریف کی۔ تیرا جھوٹ اے نابکار پکڑا گیا۔ بد ذات جھوٹا بے ایمان (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰)

احمدی دوستو! ہم تمہیں تمہارے مقدس نبی کی اس خوش کلامی پر اس وقت شرمندہ کرنے کی کوشش نہیں کرتے، مگر خدارا اتنا تو بتلاؤ کہ کیا ہم بھی مجاز ہیں کہ اس قسم کے الفاظ تمہاری مذکورہ بالا خیانت کے، جو مولوی عبدالحق غزنوی کے سہو سے کئی گنا بڑھ کر ہے، استعمال کریں؟

مگر یاد رکھو تم اجازت بھی دے دو ہم ہرگز ایسا نہیں کریں گے کیونکہ ہم اس مقدس رسول فداہ ابی وامی ﷺ کے متبع ہیں جن کے دشمنوں نے بھی گواہی دی کہ

لیس بفظ و لا غلیظ و لا سخّاب فی الاسواق۔ (الحدیث)

اللھم صل علی محمد سید الانبیاء و المرسلین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

مختصر یہ کہ ہم تمہاری اس کاروائی پر تمہاری قابل تعریف تنظیم لائق ستائش ایثار وقربانی، سرتوڑ اور ان تھک تبلیغ احمدیت کو ملحوظ رکھ کر کہتے ہیں کہ

بے وفا کون سی خوبی ہے نہیں جو تجھ میں
وصف اتنے ہیں جہاں ایک وفا اور سہی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ جنوری ۱۹۳۸ء مطابق ۴ ذی قعد ۱۳۵۶ھ جلد ۳۵ نمبر ۱۰ ص ۴۔۶)

قادیانی اور مصری نزاع اور اسکے فیصلے کی صورت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین آگاہ ہوں گے کہ قادیان میں ایک شخص شیخ عبدالرحمٰن نومسلم المعروف مصری ہے۔ جو عربی انگریزی پڑھا ہوا قابل معلم اور احمدیہ جماعت میں ذی وجاہت ہستی ہے۔

اس نے اپنی احمدیت کے باوجود خلافت موجودہ کے برخلاف آواز اٹھائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کا لب لباب بالفاظ اخبار پیغام صلح یہ ظاہر کیا کہ خلیفہ قادیانی اخلاقی کمزوری کی وجہ سے خلافت کے لائق نہیں، اس لئے جماعت کو چاہیے کہ اسے معزول کر دے۔

ادھر خلیفہ (مرزا محمود احمد) نے جلدی سے مصری اور اس کے اعوان و انصار کو جماعت سے خارج کر دیا جس کو انہوں نے منظور کر کے اپنے خیال کو نہ چھوڑا بلکہ فیصلے کے لئے تقاضا پر تقاضا کرتے رہے۔ چنانچہ اخیر دسمبر کو سالانہ جلسہ مرزائیہ میں مصری صاحب نے کئی ایک اشتہار دیئے جن سب کا لب لباب یہ ہے کہ ہم احمدی ہیں ہم کو احمدیت میں ذرہ شک وشبہ نہیں ہم صرف خلافت محمودیہ کے مخالف ہیں خلیفہ صاحب ہمارے طرق اربعہ میں سے کسی طریق سے فیصلہ کر لیں

۱۔ایک کمیشن مقرر ہو جو فریقین کا بیان اور ثبوت لے کر فیصلہ کرے

۲۔دوسرا ان الزامات کی بریت میں خلیفہ ہمارے ساتھ مباہلہ کرے

۳۔خلیفہ بجائے خود اپنی بریت کی حلف مؤکدا ٹھائے

۴۔ہمیں حلف مؤکد دے اور خدائی فیصلہ کا انتظار کرے

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہم خوب جانتے ہیں کہ یہی طرق اربعہ ہیں جو مرزا صاحب قادیانی متوفی اور ان کے بعد ان کے اتباع مخالفین کے سامنے پیش کرتے چلے آئے ہیں اس کی کوئی وجہ نہیں کہ آج وہ خود ان کو بالکلیہ مسترد کر دیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جنوری ۱۹۳۸ء ص ۴)

یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج

پنڈت آتمانند لائل پوری لکھتے ہیں:

جب ہم مرزائی کہتے ہیں تو ہمارے احمدی دوست ناراض ہو کر اصرار کرتے ہیں کہ انہیں احمدی کہا جائے۔ اور کہا کرتے ہیں کہ وہ حضرت احمد صلعم کے پیرو ہیں نہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے۔ اور یہ بھی دعوی کرتے ہیں کہ کہ احمدیت ہی حضرت محمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلعم کا مذہب اور حقیقی اسلام ہے۔ یہ لوگ آریہ سماج کو اس لئے مشرک بتلاتے ہیں کہ آریہ سماجی لوگ خدا کے ساتھ مادہ وارواح کو بھی قدیم مانتے ہیں۔

آج ہم دکھلانا چاہتے ہیں کہ احمدیت حقیقی اسلام نہیں بلکہ شریمتی آریہ سماج کی سگی ماں جائی بہن ہے، اور ویدک ہندو دھرم کا ایک فرقہ۔

چند روز ہوئے کہ اخبار پیغام صلح میں ہماری نظر ایک مضمون پر پڑی جس میں پہلی شرط بیعت احمدیت کا خلاصہ یہ تھا کہ بیعت کنندہ اقرار کرے کہ قبر میں جانے تک وہ شرک سے باز رہے گا۔، قرآن شریف میں بھی لکھا ہے کہ خدا ہر ایک قسم کے گناہ کو بخش سکتا ہے لیکن شرک اور مشرک کو نہیں بخشے گا۔، یہاں یہ بھی خیال رہے کہ مسیح موعود کا شرک سے مجتنب اور مومن ہونا نہایت ضروری ہے۔ یعنی مشرک شخص جو خدا کی وحدانیت اور ہستی میں کسی غیر از خدا کو شریک مانتا ہو ہرگز ہرگز مسیح نہیں ہوسکتا۔

یہاں یہ بھی سمجھ لینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ احمدیت کیا ہے ؟

مرزا غلام احمد قادیانی کے ایمان عقائد اور اقوال کے مجموعہ کا نام احمدیت ہے۔ ہمارا اعتراض احمدیت پر ہے نہ کہ اس کے بانی پر۔

لیکن چونکہ اس کے بانی کے اقوال وعقاید پیش کئے بغیر احمدیت کو بیان نہیں کیا جا سکتا لہذا ہمیں صرف احمدی عقاید ومسلمات دکھلانے کے لئے ہی مرزا غلام احمد قادیانی کے عقاید پیش کرنا ناگزیر معلوم دیتا ہے۔ لیکن ہماری منشاء یہ ہرگز نہیں کہ ہم احمدیت کے بانی پر حملہ کریں۔ بلکہ غلام احمدیت یا مرزائیت کا مشرک دکھلانا ہی فقط ہمیں مقصود ہے۔ اور ہمارے اس فلسفیانہ مضمون کے مخاطب قادیانی احمدی عموماً اور لاہوری احمدی خصوصاً ہیں کیونکہ قادیانیوں میں سے ہمیں کوئی ایک بھی شخص ایسا نہیں دکھلائی دیتا جو ہمارے مضمون اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں کو سمجھنے کی بھی قابلیت رکھتا ہو۔

خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کو تو ضعف دماغ کی وجہ سے دورے آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ البتہ لاہوری احمدیوں میں پنڈت عبدالحق صاحب ودیارتھی فاضل سنسکرت اور ان کے بعد مولوی محمد علی ایم اے امیر جماعت لاہوری اور ڈاکٹر بشارت احمد، مولوی عمر الدین صاحب شملوی وغیرہ چند ہستیاں ضرور معلوم ہیں جو اگرچہ جواب تو نہیں دے سکیں گی البتہ ہمارے فلسفیانہ مضمون کو سمجھ ضرور سکیں گی۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے لاہوری جماعت احمدیہ سے ہی ہمارا روئے سخن ہے۔ قادیانیوں کو ممانعت نہیں کہ وہ بھی سمجھنے اور جواب دینے کی طبع آزمائی شوق سے کریں۔

ہمارا دعوی ہے کہ ہر دو صنف کے احمدی اور حضرت مسیح قادیانی مومن نہیں تھے۔ اگر کوئی احمدی ہمارے سامنے مندرجہ ذیل اعتراضات کو رفع فرما کر مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور مجدد چھوڑ صرف ایک سیدھا سادا مومن یعنی مسلمان بھی ثابت کر دکھائیں تو ہم اقرار صالح کرتے ہیں کہ ہم بلا کسی شرط کے ، احمدی ، بن جائیں گے اور مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود مان لیں گے۔

ہے کوئی احمدی عالم جو ہماری غیر مشروط بات کا جواب دے کر ہمیں مرزائی بنانے نے کا دم بھرنے کے لئے تیار ہو؟

ہمارے دعوی کے دلائل سنو:

۱۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶ پر مرزا صاحب قادیانی کا الہام یوں درج ہے کہ

انت منی بمنز لة تو حیدی و تفریدی .

(یعنی اے مرزا تو مجھ سے میری توحید اور تفرید کی مثل ہے)

اعتراض ۔ جب خدا کی وحدانیت اور فردیت کی جگہ مرزا صاحب بھی ہو گئے تو وحدانیت اور فردیت کس طرح باقی رہ گئی۔ کیونکہ وحدانیت اور فردیت کا مطلب یہ ہے کہ لیس کمثله شئی یعنی خدا کی مثل کسی بات میں کوئی نہیں۔

۲۔ مکاشفات صفحہ ۹ نیز آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ و کتاب البریۃ صفحہ ۷۹ پر مرزا صاحب قادیانی کا ایک مکاشفہ یوں درج ہے:

میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔

۳۔ اپنے یا حضرت محمد صلعم کے متعلق توضیح مرام صفحہ ۲۳ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں:

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

مرزا صاحب کا اپنے تئیں یا آنحضرت ﷺ کو خدا ماننا بدترین شرک ہے

۴۔ مرزائی لوگ آریہ سماجیوں کے ساتھ مادہ و ارواح کی قدامت کے خلاف محض اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے مناظرے کیا کرتے ہیں تاکہ مسلمانوں کو اپنے مسلمان ہونے کا دھوکہ دے سکیں ۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مرزائی لوگ خود مادہ و ارواح کی قدامت کے قائل ہیں ۔ پنڈت عبدالحق صاحب ودیارتھی یا مولوی محمد علی صاحب ایم اے سوچیں کہ اگر مادہ و ارواح کی قدامت کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کی مندرجہ ذیل تحریریں آریہ سماجی پیش کر دیں تو احمدیوں کے پاس سوائے تسلیم کے اور کیا جواب ہے؟

ہم مرزا صاحب قادیانی کے اس معرکۃ الآراء، اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب، پر لیکچر صفحہ ۳۰ کا کچھ نمونہ ناظرین کی نذر کرتے ہیں جس کی مقبولیت کی پیش گوئی مرزا صاحب نے پہلے سے کی ہوئی کہی جاتی ہے ۔ یہ پیش گوئی نہیں تھی بلکہ صدر صاحب نے مرزا صاحب قادیانی کے اس لیکچر کو مقبول ترین کہنے کا وعدہ پیشتر سے ہی دے رکھا تھا۔ ورنہ لیکچر کی خوبی سنئے ۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:

> ہمیں معلوم نہیں کہ دنیا پر اس طرح سے کتنے دور گزر چکے ہیں اور کتنے آدم اپنے اپنے وقت پر آ چکے ہیں چونکہ خدا قدیم سے خالق ہے اس لئے ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے لیکن اپنے شخص کے اعتبار سے قدیم نہیں ہے ۔ افسوس کہ حضرات عیسائیاں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ صرف چھ ہزار برس ہوئے کہ جب خدا نے دنیا کو پیدا کیا اور زمین و آسمان بنائے اور اس سے پہلے خدا ہمیشہ سے معطل اور بے کار تھا اور ازلی طور پر معطل چلا آتا تھا۔ یہ ایسا عقیدہ ہے کہ کوئی صاحب عقل اس کو قبول نہیں کرے گا مگر ہمارا عقیدہ جو قرآن شریف نے ہمیں سکھلایا ہے یہ ہے کہ خدا ہمیشہ سے خالق ہے ۔ اگر چاہے تو کروڑوں مرتبہ زمین و آسمان کو فنا کر کے پھر ایسے ہی بنا دے اور اس نے ہمیں خبر دی ہے کہ وہ آدم جو پہلی امتوں کے بعد آیا جو ہم سب کا باپ تھا اس کے دنیا میں آنے کے وقت سے یہ سلسلہ انسانی شروع ہوا ہے اور اس سلسلہ کا پورا دور سات ہزار برس تک ہے ۔ (بلفظہ)

مرزا صاحب قادیانی کی اس طویل تحریر کا خلاصہ صرف اس قدر ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ خدا قدیم سے خالق ہے۔
۲۔ اسلئے کائنات اپنی نوع سے قدیم اور ذات سے حادث ہے۔
۳۔ اگر دنیا کی نوع (پرواہ روپ سے انا دی) کے لحاظ سے ازلی نہ مانا جاوے تو خدا پر ازلیت سے معطل اور بے کار رہنے کا الزام عائد ہوگا۔ جس الزام کو مرزا صاحب جیسا کوئی عقل مند قبول نہیں کرے گا
۴۔ یہ عقاید مرزائیہ قرآ شریف سکھلاتا ہے کہ خدا ہمیشہ یعنی ازل سے خالق ہے اسلئے کروڑوں مرتبہ بلکہ ازل سے ہی زمین وآسمان کو نیستی سے ہستی میں پیدا اور ہستی سے نیستی میں فنا کرتا چلا آرہا ہے۔

مرزا صاحب اور جماعت احمدیہ کے یہ عقاید اگرچہ ہمارے دعوی کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں لیکن عام فہم بنانے کے لئے ایک درمیانی کڑی یا عقیدہ کو سمجھ لینا ناظرین کے لئے مفید ہوگا اور وہ یہ کہ مرزا صاحب الوصیت صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ :

> اس (خدا) کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی

نیز کشتی نوح صفحہ ۱۰ پر رقم طراز ہیں کہ:

> ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا سے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے،

اگر کسی بھائی کی سمجھ میں یہ معمولی فلسفہ بھی نہ آسکے تو میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیانی کی مندرجہ ذیل تشریح ملاحظہ فرماویں آپ، مسیح موعود کے کارنامے، نامی کتاب میں لکھتے ہیں کہ :

> حضرت مسیح موعود (مرزا) نے فرمایا یہ دونوں باتیں غلط ہیں یہ ماننا بھی کہ کسی وقت خدا کی صفات میں تعطل تھا جو خدا تعالی کی صفت قیوم کے خلاف ہے، اسی طرح یہ کہنا بھی کہ جب سے خدا تعالی ہے دنیا چلی آتی ہے خدا کی صفات کے خلاف ہے۔ (ص ۲۷)
>
> حضرت مسیح موعود نے اس بحث کا یوں فیصلہ فرمایا ہے کہ نہ خدا تعالی صفت خالقیت کبھی معطل ہوئی اور نہ دنیا خدا کے ساتھ چلی آرہی ہے اور صداقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں امور کے درمیان ہے اور اس کی تشریح آپ نے یہ فرمائی ہے کہ مخلوق کو قدامت نوعی حاصل ہے گو قدامت ذاتی کسی شئے کو حاصل نہیں۔ کوئی ذرہ کوئی روح کوئی چیز ماسوائے اللہ ایسی نہیں کہ جسے قدامت ذاتی حاصل ہو لیکن یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ سے اپنی صفت خلق کو ظاہر کرتا چلا آیا ہے۔ (مسیح موعود کے کارنامے۔ص ۳۸۔۳۹)

مرزا صاحب قادیانی کے خدا نے اپنے فرشتہ پنڈت مٹھن لال (عرف لیکھ رام) کی معرفت جو قرآن شریف مرزا صاحب کو سکھلایا اسکا خلاصہ یہ ہے کہ:

خدا ازل سے ابد تک بلا تعطل خلقت پیدا کرتا رہے گا اور کرتا چلا آیا ہے کبھی ایک لمحہ کے کروڑویں حصہ تک بھی اس کی صفت خالقیت کبھی معطل نہیں ہوئی اس لئے مخلوق کو قدامت نوعی حاصل ہے

جس طرح عیسائی تثلیث کا یہ مسئلہ باطل ہے کہ تین اور ایک، اور ایک اور تین برابر ہے ایک کے اور جسے انگریزی زبان میں

Three into one & One into three is equal to one

اس طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ ناممکن اور قطعی باطل مرزائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا ازل سے ایک لمحہ بھر رکنے کے بغیر کائنات کو پیدا کرتا چلا آیا ہے اور ابد تک ایسا ہی کرتا رہے گا۔ یہ بالکل پنڈت لیکھ رام کی دعائے مباہلہ اور شاگردی کا نتیجہ ہے اور بعینہ آریہ سماجی عقیدہ ہے جو اپنی نادانی سے ایسے سوالات کیا کرتے ہیں کہ جب مادہ و ارواح نہ تھے تو خدا مالک و خالق کس کا تھا؟

اور جب کوئی موحد یہ جواب دیتا ہے کہ خدا کی ایسی صفات محض نسبتی ہیں۔ جب مادہ و ارواح نہیں تھے تب وہ مالک و خالق نہیں کہلاتا تھا اور نہ ہی اسے مالک و خالق کہنے والا کوئی ذی روح تھا۔ البتہ اس میں مالک و خالق ہونے کی قدرت موجود تھی تو ہمارے آریہ سماجی بھائی جھٹ اعتراض کر دیا کرتے ہیں کہ اگر اس کو مادہ و ارواح کی پیدائش سے قبل مانا جاوے تو خدا کی صفات ازلی و ابدی نہیں رہتیں اور خدا پر ازلی طور پر معطل چلے آنے کا الزام عائد ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پنڈت لیکھ رام جی سے سیکھ کر بعینہ یہی اعتراض مرزا صاحب عیسائیوں پر کرتے ہیں۔ حالانکہ آریہ سماجی بھی خدا کو زمین و آسمان کی چکی چلانے سے چار ارب بتیس کروڑ سال کی مہلت ہر کلپ میں دیتے رہتے ہیں۔ مگر شاگرد ایسے ہیں کہ ایک سیکنڈ کی بھی مہلت نہیں دیتے۔ اس سے ایک بات معلوم ہوتی ہے اور وہ یہ کہ اگرچہ مرزا صاحب ضد اور تعصب سے پنڈت لیکھ رام جی کے ساتھ برسرِ پیکار رہے مگر دل سے پنڈت جی کے دلائل اور آریہ سماجی عقائد کے شائق قائل ہو چکے تھے۔

مرزائیوں کا یہ عقیدہ مشرکانہ ہے:

احمدیوں کا یہ عقیدہ کہ خدا ازل سے بلاتعطل خالق چلا آرہا ہے اور ابد تک ایسا ہی چلا جائے گا، یعنی اس کی صفت خالقیت میں کبھی لمحہ پھر بھی تعطل نہیں آئے گا یا یوں کہیے کہ خدا ازل سے ابد تک کبھی ایک لمحہ بھی خلقت پیدا کرنا بند نہیں کرتا۔ نہایت مشرکانہ وملحدانہ ہے بوجوہات ذیل:

۱۔ اگر کسی وقت کائنات کی موجودگی نہ مانی جاوے یا اس سے پہلی خلقت میں کائنات یا مادہ وارواح کی نیستی سے ہستی میں پیدائش مانی جاوے تو خدا پر معطل اور ازل سے بے کار رہنے کا بقول مرزا صاحب الزام عائد ہوتا ہے جو مرزا صاحب جیسا عقل مند شخص قبول نہیں کرسکتا۔ لہذا کائنات ازلی وابدی اور خدا کی شریک اور ساتھی ہوئی جو صریح شرک ہے۔

۲۔ ازلی وابدی کائنات کا خالق کوئی نہیں مانا جاسکتا ورنہ کسی وقت کائنات کی موجودگی یا پیدائش نہ ماننے سے خالق کی صفت خالقیت میں تعطل اور بے کاری کا ماننا لازم آئے گا جو مرزا صاحب کے نزدیک ناممکن ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ ازلی وابدی کائنات کا کوئی خالق خدا نہیں ہے۔ اور یہ کائنات ازل سے ابد تک ایسی ہی خودرو چلی آرہی ہے اور چلی جائیگی اس کا کوئی خالق خدا نہیں۔

۳۔ اگر مرزائی خالق کو خدا کہتے ہیں تو چونکہ خالق کا مخلوق سے پیشتر ہونا لازمی ہے ورنہ خالق ومخلوق دونوں کا بیک وقت اور ہم عمر یا ہم عصر ہونا خالق اور مخلوق کی نفی ثابت کرتا ہے یعنی اگر خالق اپنی مخلوق سے قبل نہ مانا جاوے اور مخلوق کو کسی وقت مقررہ سے پیدا شدہ نہ مانا جاوے تو وہ ازلی ہوگی اور اسے مخلوق کہا ہی نہیں جاسکے گا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر کائنات کو پیدا شدہ یعنی مخلوق مانا جاوے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ کسی وقت کائنات پیدا شدہ نہیں بھی تھی اور خدا کی صفت خالقیت میں تعطل ماننا لازمی ہوگا۔ جو مرزا صاحب کے نزدیک ناممکن ہے۔

۴۔ ہمارا پرزور دعوی ہے کہ جب تک مادہ وارواح کو آریہ سماجیوں کی مثل ازلی وابدی نہ مانا جاوے تب تک دنیا نوع کے لحاظ سے ہرگز ہرگز قدیم نہیں مانی جاسکتی، کیونکہ اگر مادہ وارواح ازلی وابدی نہیں بلکہ پیدا شدہ اور مخلوق ہیں، تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس وقت تک مادہ وارواح کی پیدائش نہیں ہوئی تھی تب تک کائنات کہاں تھی؟ کہیں بھی نہیں۔ اور جب کائنات نہیں تھی تب خدا کے اظہار خالقیت میں تعطل آ گیا۔ اور مادہ وارواح کی پیدائش اولیں ماننے سے خدا پر ازل سے بے کار رہنے کا الزام بھی عائد ہوگیا۔ لہذا مادہ وارواح احمدیوں کے عقیدہ بالا کی رو سے ازلی وابدی ثابت ہوئے۔

۵۔ ہم مرزا صاحب کے عقیدہ کو ایک ایسے فلسفیانہ رنگ میں پیش کرتے ہیں جس کو ہمارا دعوی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی تو کیا مرزا صاحب کے فرشتے پنڈت مٹھن لال، لالہ خیراتی، رام اور مہاشہ ٹیچی جی بلکہ مرزا صاحب کو الہام بھیجنے والا رب قادیان بھی نہ جانتا ہوگا اور وہ یوں کہ جس وقت مرزا صاحب کا خدا کائنات کو ایک جگہ ہستی سے نیستی میں مٹا دیتا ہے تو عین اسی وقت اور اسی لمحہ کسی دوسری جگہ کائنات کو نیستی سے ہستی میں پیدا کر دیتا ہے۔ آریہ سماجی خدا کی طرح پرانے کھنڈرات کا ملبہ اٹھا کر نہیں لے جاتا۔ یوں ازل سے ابد تک کرتا رہے گا۔ یوں ماننے سے خدا بھی خالق اور کائنات بھی مخلوق اور کائنات کا ازل سے ابد تک نوعیت کے لحاظ سے قدیم یعنی پرواہ روپ سے ازلی وابدی ہونا اور خدا کا ہر مخلوق کائنات سے قبل بھی ہونا اور مخلوق کا خالق سے بعد ہونا اور کہیں نہ کہیں ہر وقت خدا کے ساتھ مخلوق کائنات کا موجود بھی رہنا۔ اور خدا کی صفت خالقیت کا کبھی بھی معطل نہ ہونا، اور مادہ وارواح کا بھی ازلی وابدی نہ ہونا بلکہ مخلوق اور پیدا شدہ ہونا اور سچائی (دراصل بطالت) کا دونوں امور کے مابین ہونا سبھی باتیں صحیح ثابت کی جاسکتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کوئی آریہ سماجی یا مسلمان فلاسفر جو ہماری بیان کردہ مذکورہ بالا مرزا صاحب کی قادیانی فلاسفی کی تردید کر سکے؟

۶۔ اگر یوں بھی مانا جائے تو بھی ازل سے ابد تک کوئی نہ کوئی کائنات کہیں نہ کہیں ہمیشہ اور ہر وقت خدا کے ساتھ شریک اور موجود رہے گی اور خدا کبھی بھی وحدہ لاشریک اکیلا نہیں رہے گا، جس سے شرک لازم آئے گا۔

۷۔ اگر مادہ وارواح کو ازلی وابدی نہ مانا جائے تو مادہ وارواح کی پیدائش اولیں ضرور ماننی پڑے گی، اور اس سے پیشتر خدا ازل سے بے کار ثابت ہوگا اور جب مادہ وارواح کی نفی یا نیستی مانی جائے گی تو اس وقت کسی بھی کائنات کی کہیں بھی کوئی ہستی ثابت نہ کی جا سکے گی۔

امام اسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب جواب دیں:

آریہ سماج میں تو کوئی فلاسفر ورشا نند جی سرسوتی اور مہا مہوپادھیائے شری پنڈت آریہ منی جی مہاراج کے بعد ایسا دکھلائی نہیں پڑتا جو اس فلسفیانہ بطالت کا رد کر سکے پنڈت راجا رام صاحب شاستری ہی ایک باقی تھے جو فلسفیانہ مذاق رکھتے تھے مگر وہ آریہ سماجی نہیں رہے۔ اس لئے امام اسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان ہی شاید اس کا جواب دے سکیں کہ اگر کوئی احمدی (مرزائی) یہ کہہ دے کہ خدا بلا وقفہ یا تعطل ازل سے ہی مادہ وارواح اور کائنات کی ہستی سے نیستی میں فنا اور نیستی سے ہستی میں پیدائش پر وہ روپ سے (بہ تسلسل پیوستہ) کرتا چلا آرہا ہے اور ابد تک کرتا چلا جائے گا، یوں گو کوئی نہ کوئی کائنات کہیں نہ کہیں پر خدا کے ساتھ ہمیشہ موجود رہے گی لیکن جس طرح مولانا امام اسلام ارواح و مادہ کو ابدی اور ابدالآباد ہمیشہ خدا کے ساتھ رہنے والے مان کر بھی صرف قدیم یعنی ازلی نہ ماننے سے مشرک نہیں، اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر احمدی اور مرزا صاحب روح و مادہ کو مخلوق اور فانی اور ہر کائنات کو حادث اور فانی مان کر مومن کہلانے کے مستحق ہیں، مشرک نہیں۔ تو مولانا صاحب موصوف بتلا دیں کہ وہ اس کا کیا جواب دیں گے؟

کیونکہ احمدی اگرچہ کسی نہ کسی کائنات کا خدا کے ساتھ ہر وقت موجود رہنا مانتے ہیں لیکن کسی بھی کائنات کو ازلی وابدی نہیں مانتے۔ حضرت امام اسلام یہ بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتلادیں کہ آیا مرزا صاحب کے قول کے مطابق قرآن شریف یہی عقیدہ سکھلاتا ہے ؟ اگر امام اسلام اس مشرکانہ مرزائیہ عقیدہ کی تردید نہ کر سکے (مولانا ثناءاللہ نے لکھا ہے اس کا جواب ہمارے رسالہ اصول آریہ میں ملے گا۔ مطالعہ کی تکلیف فرمائیں) تو ہم تردید کر دکھائیں گے اور یہی ہمارے دعوی مسیحیت کا ثبوت سمجھا جائے گا کیونکہ

والی راولی مے شناسد امام اسلام را المسیح

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جنوری ۱۹۳۸ء ص ۴۔ ۷)

قصر خلافت میں اضطراب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

پچھلے دنوں قادیان میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے جن چند مرزائیوں کو اپنی جماعت سے خارج کیا تھا ان میں سے ایک شخص فخر الدین ملتانی بھی تھا۔ اسے ایک نوجوان مرزائی مسمی عزیز احمد نے سر بازار قتل کر دیا، جس کو عدالت سیشن جج سے پھانسی کی سزا ہوئی۔ اس کی اپیل پنجاب ہائی کورٹ میں کی گئی۔ جس کے فیصلے میں ہائی کورٹ کے ججوں نے عزیز احمد کی سزائے موت بحال رکھی اور اس قتل کا امکانی تعلق خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی تقریروں سے بتایا۔

اس ریمارک پر بعض غیر مسلم اخباروں میں یہ فقرہ دیکھنے میں آیا کہ اگر یہ بات ہے تو کیا خلیفہ قادیان پر ترغیب قتل کا مقدمہ چلایا جائیگا۔

(اخبار پرتاپ ۸ جنوری ۱۹۳۸ء)

اس پر قصر قادیان میں بڑا اضطراب محسوس کیا گیا۔ چنانچہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے خطبہ جمعہ کا انتظار بھی نہیں کیا، بلکہ ایک مضمون خود ہی لکھ کر الفضل میں شائع کرایا جس کا اقتباس درج ذیل ہے:

پانچ جنوری کو میاں عزیز احمد کی اپیل کا فیصلہ جو ہائی کورٹ کے دو فاضل ججوں نے سنایا ہے اس میں بعض ایسے فقرات بھی ہیں جن سے بعض مخالف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخبارات نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ گویا عدالت عالیہ کے نزدیک میاں فخر الدین کے قتل کی تحریک خلیفہ جماعت احمدیہ کی تقریروں سے ہوئی ہے چنانچہ اس مخالف پروپیگنڈہ کی وجہ سے جماعت کے دوستوں کو بہت تکلیف ہوئی ہے اور باوجود اس کے کہ الفضل نے اس فیصلہ کے بارہ میں کوئی مضمون نہیں لکھا اور اس کی وجہ سے اکثر احباب جماعت جو سوائے الفضل کے اور کوئی اخبار نہیں پڑھتے اس فیصلہ سے بے خبر ہیں جن جن دوستوں کی نگاہ سے دوسرے اخبارات گذرے ہیں وہ رنج وغم سے بے تاب ہو رہے ہیں اور ان کے خطوط جو مجھے آ رہے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض تو مارے غم کے دیوانے ہو رہے ہیں جن لوگوں کے خطوط موصول ہوئے ہیں ان میں سے اکثر کے خطوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خبر کے پڑھنے کے بعد وہ کھانا نہیں کھا سکے اور رات کو نیند بھی ان کو نہیں آئی اور بعض نے تو نہایت درد سے لکھا ہے کہ خدایا یہ کیا غضب ہے کہ جس شخص نے ہمیں نرمی اور محبت اور رأفت کی تعلیم دی اور جس نے ہمیں سختی اور ظلم اور فساد سے روکا اور جس ہماری طبیعتوں کی وحشت کو دور کر کے پیار اور محبت کا سبق دیا اور دشمنوں سے بھی حسن سلوک کی ہمیں ہدایت کی اور ہمارے شدید ترین غصہ کی حالت میں ہمارے جذبات کو سختی سے قابو میں رکھا اسی کی نسبت آج کہا جا رہا ہے کہ اس نے لوگوں کو قتل و غارت کی تعلیم دی اور فساد پر آمادہ کیا بعض کے خطوط تو ایسے دردناک ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے ان کے دل خون ہو گئے ہیں اور ان کے لئے عرصہ حیات تنگ آ گیا ہے۔

پس باوجود اس کے کہ عدالت عالیہ کے فیصلہ کے متعلق کچھ لکھنا ایک نازک سوال ہے اور قانون کا کوئی ماہر ہی اس مشکل راستہ کو بخیریت طے کر سکتا ہے میں مجبور ہو گیا ہوں کہ اس بارہ میں اپنے خیالات کو ظاہر کروں

و ما توفیقی الا باللہ

سب سے پہلے تو میں یہ کہتا ہوں کہ اے بھائیو! میں تمہاری ہمدردی کا شکر گزار ہوں کہ تم نے میرے زخمی دل پر پھایا رکھنے کی کوشش کی اور میرے غم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں شریک ہوئے اور میرے بوجھ کے اٹھانے کے لئے اپنے کندھے پیش کر دیئے۔ خدا کی تم پر رحمتیں ہوں وہ تمہارے دل کے زخموں کو مندمل کرے اور تمہارے دکھوں کا بوجھ ہلکا کرے کہ تم نے اس کے ایک کمزور بندے پر رحم کیا اور اس کے غم نے تمہارے دلوں کو پریشان کر دیا بے شک آج پشاور سے کر راس کماری تک ہزاروں گھر رنج والم کا شکار ہو رہے ہیں ہزار ہزار عوتیں مرد بچے کرب و بلا میں مبتلا ہیں اور خون کے آنسو ان کی آنکھوں سے رواں ہیں۔ لیکن ان کے احساسات ان احساسات کی گہرائی کو کہاں پہنچ سکتے ہیں جو ان ایام میں میرے دل میں پیدا ہوتے رہے ہیں اور پیدا ہو رہے ہیں۔ شائد تم میں سے بعض اپنا غصہ اس طرح نکال لیتے ہوں گے کہ وہ اس فیصلہ کی ذمہ داری ججوں پر ڈال دیتے ہوں گے اور کہتے ہوں گے کہ ججوں نے غلطی کی، انہوں نے ہمارے امام کو نہیں سمجھا۔ اور بعض اس طرح غصہ نکال لیتے ہوں گے کہ ججوں نے تو محض اس امر کا اظہار کیا ہے کہ مذہبی لیڈروں کو اپنے خیالات کو احتیاط سے ادا کرنا چاہیے تاکہ دوسرے لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہو کر کوئی خلاف قانون حرکت نہ کر بیٹھیں۔ لیکن اخبار والوں اور دشمن مولویوں نے شرارت کی ہے کہ ان کے فقروں کو اور معنی دے دیئے ہیں اور یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ امام جماعت احمدیہ نے قتل و غارت کی تلقین کا ارتکاب کیا ہے (ججان ہائی کورٹ نے دبی زبان سے قانونی اصطلاح میں جس مفہوم کو قضیہ ممکنہ کی صورت میں ادا کیا مخالفوں نے اسے قضیہ مطلقہ عامہ بتایا۔ کچھ زیادہ فرق نہیں۔ مدیر اہل حدیث امرتسر) پس اے بھائیوں اگر تم فی الواقعہ اس غم میں میرے ساتھ شریک ہونا چاہتے ہو تو بجائے دوسروں پر غصے ہونے کے اپنے نفسوں پر غصے ہو اور اپنے دلوں کو پاک کرو اور چاہیے کہ تم میں سے جو روزوں کی طاقت رکھتے ہیں وہ کچھ روزے رکھ کر دعائیں کریں اور جو نوافل کی طاقت رکھتے ہیں وہ کچھ نوافل پڑھ کر دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ خود ہی اپنے سلسلہ کا حافظ و ناصر ہو اور اس کی عزت قائم کرے اور لوگوں کے دل سے بدظنیاں دور کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اخبار الفضل قادیان ۱۱ جنوری ۱۹۳۸ء ص ۱۔۲)

قادیان اور قادیانی جماعت کے اضطراب میں ہمیں بھی ان سے ہم دردی ہے۔ مگر ناظرین حیرت سے سنیں گے کہ یہ اس امیر المومنین خلیفۃ المسیح قادیان کے اضطراب کا مظاہرہ ہے جس کے دلیرانہ الفاظ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا قادیانی اخبار الفضل میں یوں شائع ہوئے تھے کہ

انگریز، جرمن، فرانسیسی سب مل جائیں تو بھی اسی طرح مسلے جائیں گے جس طرح مچھر مسلا جاتا ہے اور ساری قومیں احمدیت کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی

(الفضل قادیان ۱۰ جنوری ۱۹۳۲ء)

جس بزرگ کا یہ دعوی ہو کہ انگریز جرمن فرانس وغیرہ یورپ کی سب حکومتیں مل کر بھی احمدیت کے سامنے آئیں تو مچھر کی طرح مسل دی جائیں گی اس بزرگ کا یہ حال ہو کہ ہائی کورٹ کے فیصلے میں امکانی تعلق کے الفاظ سے اتنا گھبرائے کہ اپنی جماعت کو روزے رکھ کر دعائیں کرنے کی تلقین فرمائے تو آپ اس میں تعارض اور تضاد نہ خیال کریں کیونکہ یہ ایک شاعرانہ تخیل ہے جس کا نمونہ استاد غالب نے پہلے ہی سے دکھایا ہوا ہے چنانچہ فرمایا ہے

میں نے روکا رات غالب کو وگرنہ دیکھتے
اس کے اشک چشم سے گردوں کف سیلاب تھا

اسی طرح خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کے شاعرانہ تخیل میں یورپ کی تمام سلطنتوں کو مسل دینے کی طاقت کا اظہار کیا تو کیا اعتراض! ان سے پہلے بھی ان جیسے حوصلہ مند اشخاص ایسا کر چکے ہیں جن کے حق میں کہا گیا ہے

ہزاروں دل مسل کر پاؤں کے تلووں سے یوں بولے
لو پہچانو تمہارا ان دلوں میں کون سا دل ہے

ناظرین کرام! سلسلہ قادیانی سلسلہ رسالت سے مشابہ ہونے کا مدعی ہے مگر ہم سلسلہ رسالت میں ایسی تعلیاں نہیں سنتے جیسی قادیان میں سنی جاتی ہیں جن کا نتیجہ وہی معلوم ہوتا ہے جو بحکم حدیث من تکبر و ضعه الله ایسے تکبروں کا ہوا کرتا ہے جس کو کسی اہل شاعر نے ان الفاظ میں بتایا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حباب بحر کو دیکھو کہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء مطابق ۱۸ ذی قعد ۱۳۵۶ھ جلد ۳۵ نمبر ۱۲ ص ۴۔۵)

کیا یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج

پنڈت آتمانند صاحب، لائل پور شہر سے لکھتے ہیں:

مسئلہ تناسخ:

آریہ سماج اور احمدیت میں دوسرا مشترکہ لیکن متنازعہ مسئلہ تناسخ ہے۔ ہمارا دعوی ہے کہ اس مسئلہ میں احمدی آریہ سماج کے اور قادیانی نبی یا لاہوری مجدد پنڈت لیکھ رام سے متفق تھے۔ چنانچہ گذشتہ قسط میں ہم ثابت کر آئے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کائنات کو نوع سے قدیم مان کر ارواح و مادہ کی قدامت کے قائل بن چکے تھے جیسا کہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ فاتح قادیان بھی تصدیق فرماتے ہیں اور لاہوری احمدیہ جماعت کے مولوی محمد علی ایم اے، اخبار پیغام صلح ... میں لکھتے ہیں:

> میں نے جناب میاں (محمود احمد) صاحب کو اس طرف توجہ دلائی اور عرض کی کہ حضرت ایک تو آریہ اس بات سے (حدوث روح و مادہ میں سلسلہ مخلوق کا ازلی ہونا) اپنی صداقت کی لاف مارنے لگ گئے ہیں دوسرا مولوی ثناء اللہ طعنے دے رہا ہے کہ احمدی آریوں کی چوٹ سے اسلام کو چھوڑ کر آریوں کے عقاید مان گئے ہیں جیسا کہ میر محمد اسحاق کی کتاب گواہ ہے۔،

مولوی محمد علی صاحب ایم اے جواب دیں:

مولوی محمد علی، خلیفہ میاں محمود احمد صاحب کو توجہ دلاتے ہیں لیکن ہم مولوی محمد علی صاحب کو توجہ دلاتے اور پوچھتے ہیں کہ آپ کے مجدد مسیح موعود و مہدی معہود اور خدا جانے کیا کیا کچھ تھے وہ جیسا کہ اس مضمون میں دکھلایا جا چکا ہے اپنی تصنیف اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب پر لیکچر صفحہ ۳۰ پر لکھتے ہیں کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چونکہ خدا قدیم سے خالق ہے اس لئے ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے۔،

پس جب مسیح موعود صاحب خود بھی سلسلہ مخلوق کو ازلی مان کر جو مادہ و ارواح کو ازلی تسلیم کئے بغیر کبھی ممکن ہی نہیں ہوسکتا آریوں کے عقائد مان چکے تھے پھر اگر آپ کے خیال میں قدامت مادہ وارواح وسلسلہ مخلوق کو ماننے والے آریہ سماجی مشرک ہیں تو آپ ہی جواب دیجئے کہ آپ کے مرشد، ہادی، مسیح موعود، مہدی معہود، مجدد، مرزا غلام احمد صاحب کیوں کر موحد ثابت کئے جاسکتے ہیں؟

اگر مولوی محمد علی صاحب ہٹ دھرمی نہیں ہیں تو اپنی پیغام صلح والی تحریر کے مطابق مرزا غلام احمد صاحب کو بھی پنڈت لیکھ رام جی کی طرح مشرک تسلیم کریں ورنہ ہمارے اس الزام کو دور کر کے دکھائیں۔

اب معمولی سمجھ کا آدمی بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اگر مادہ وارواح کو ازلی و ابدی مانا جاوے تو مسئلہ تناسخ سے ہرگز ہرگز انکار نہیں کیا جاسکتا چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب لکھتے ہیں۔(دیکھئے اسلامی اصول کی فلاسفی۔ص ۸۷)

سو یہ بات بالکل باطل ہے کہ ہم ایسا خیال کریں کہ کسی وقت ہماری مجرد روح جسکے ساتھ جسم نہیں ہے کسی خوش حالی کو پاسکتی ہے

سو ان تمام دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ روح کے افعال کاملہ صادر ہونے کے لئے اسلامی اصول کی رو سے جسم کی رفاقت روح کے ساتھ دائمی ہے گو موت کے بعد یہ فانی جسم روح سے الگ ہو جاتا ہے مگر عالم برزخ میں مستعار طور پر ہر ایک روح کو کسی قدر اپنے اعمال کا مزہ چکھنے کے لئے جسم ملتا ہے۔(دیکھئے اسلامی اصول کی فلاسفی۔ ص ۸۸)

یعنی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کسی حالت میں کسی وقت بھی مجرد روح کو بلا جسم نہیں تسلیم کرتے جس کی تشریح میں میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیانی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے صفحہ ۲۴۹ پر لکھتے ہیں:

جس کے یہ معنی ہیں کہ زمانہ قدر میں انسان کی نئی زندگی کے مناسب حال جسم اور روح تیار ہو گئے ہیں۔،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب کے ان عقاید سے مسئلہ تناسخ ثابت ہے لیکن ہم مرزا غلام احمد صاحب کی ایک ایسی تحریر ذیل میں درج کرتے ہیں جس میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے چنانچہ نزول المسیح صفحہ ۲۷ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

میں ایک ایسی جگہ بیٹھا ہوں جہاں چاروں طرف بن ہیں جن میں بیل، گدھے، گھوڑے، کتے، سور، بھیڑیئے، اونٹ وغیرہ ہر ایک قسم کے موجود ہیں۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا (یعنی الہام کیا گیا) کہ یہ سب انسان ہیں جو بدعملیوں سے ان صورتوں میں ہیں۔،

اگر مرزائی یہ کہیں کہ یہ ایک رؤیا یعنی خواب کا معاملہ ہے، تو اول تو رؤیا الہام کی ہی ایک قسم ہے۔ دوئم سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دل میں کس نے الہام کیا؟ خدا نے یا کسی اور نے؟

مرزائی یہی کہیں گے کہ خدا نے۔

پس جب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ملہم خدا نے تناسخ کی تصدیق کر دی تو مرزائیوں کو اس مسئلہ کی صداقت میں کیا انکار ہو سکتا ہے۔

۳۔ وید کلام الٰہی ہیں

احمدی (مرزائی) اس مسئلہ میں بھی آریہ سماجیوں سے اور مرزا غلام احمد صاحب، پنڈت لیکھرام سے متفق تھے۔ وہی مرزا صاحب جو ساری عمر ویدوں کے خلاف بحث مباحثے کرتے رہے، مرتے وقت پیغام صلح نامی کتاب میں ویدوں کو کلام الٰہی مان کر تصدیق وید کا عقیدہ ظاہر کر گئے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

میں وید کو اس بات سے منزہ سمجھتا ہوں کہ اس نے کبھی اپنے کسی صفحہ پر ایسی تعلیم شائع کی ہو کہ جو نہ صرف خلاف عقل ہو بلکہ پرمیشور کی پاک ذات پر بخل اور پکشپات کا داغ لگاتی ہو۔ (کتاب پیغام صلح۔ص ۷)

اسی بنا پر ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں.. ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افتراء نہیں ہے۔ (کتاب پیغام صلح۔ص ۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور پھر جب کہ ہم باوجود ان تمام مشکلات کے خدا سے ڈر کر (موت کے وقت ہر ایک کو خدا کا ڈر لگتا ہے اور سچ سچ کہنے پر مجبور ہوتا ہے) وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور جو کچھ اس کی تعلیم میں غلطیاں ہیں، وہ وید کے بھاشکاروں کی غلطیاں سمجھتے ہیں۔ (یعنی ویدوں کی نہیں)۔ (کتاب پیغام صلح۔ص۱۲)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے اس عقیدہ میں بھی سوامی دیانند کے ہم خیال تھے اور سوامی جی کے ترجمہ وتفسیر کو صحیح مانتے تھے۔ چنانچہ مسلمانوں کو ہدایت کرتے ہوئے پیغام صلح میں لکھتے ہیں کہ:

اگر یہ مشکل پیش آجائے کہ ہندوؤں کے ساتھ کس طرح صلح کی جاوے تو منجملہ متعدد تفاسیر کے ایک وہ ترجمہ اور تفسیر وید موجود ہے جو سوامی دیانند نے لکھی ہے (مفہوم)

مولوی محمد علی صاحب بھی ریویو آف ریلی جنز جلد ۸ نمبر ۴ پر لکھتے ہیں کہ:

آپ (مرزا غلام احمد) ویدوں کی بڑی تکریم کیا کرتے تھے اور ان کی اس قدر عزت آپ کے دل میں تھی کہ ان کو خدا کا کلام سمجھتے تھے۔،

معشوق من بمذہب ہر کس برابر است
با ما شراب خورد و با زاہد نماز کرد

آریہ سماجیو!

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہو گی
یہ اوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

پچاس روپئہ انعام۔ جو کوئی احمدی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ملہم یا مومن ثابت کردے، اسے پچاس روپئہ انعام۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء مطابق ۱۸ ذی قعد ۱۳۵۶ھ جلد ۳۵ نمبر ۱۲ ص ۶۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان کے ایک مصنف کو سزائے قید و جرمانہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیان میں ایک صاحب ماسٹر عبدالرحمٰن نومسلم ہیں جنہوں نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ،بابا نانک کا دین و دھرم، ہے۔ چونکہ مصنف مذکوراس سے پہلے سکھ قوم میں تھا، اس لئے اس نے اپنی تحقیق کے ماتحت بابا نانک کو مسلمان لکھ دیا۔

ہم ان کی تحقیق پر تنقید نہیں کرتے ،صرف اتنا کہتے ہیں کہ انہوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ دراصل مرزا غلام احمد صاحب کی تصنیفات پر مبنی ہے۔

عرصہ ہوا مرزا صاحب قادیانی نے بصورت رسالہ ست بچن یہی آواز اٹھائی تھی۔ مرزا غلام احمد صاحب سے جو کچھ بن پڑا انہوں نے اپنے اس دعوی پر اس رسالے میں دلائل دیئے جن کو آپ گورو نانک جی کے مسلمان ہونے کے ثبوت میں کافی سمجھتے تھے۔ اس وقت حکومت کی طرف سے ان کو کوئی باز پرس نہیں ہوئی اور نہ وہ کتاب ضبط ہوئی۔ اب جو رسالہ دین و دھرم شائع ہوا، تو مصنف مذکور کو چھ ماہ قید سخت اور سو روپئہ جرمانہ ہوا۔

یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ گورنمنٹ نے مصنف مذکور پر مقدمہ کیوں چلایا ایک تو یہ کہ اس مضمون کے اصل موجد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تھے جن سے کوئی تعرض نہیں کیا گیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ مصنف مذکور نے بابا نانک جی ہتک نہیں کی، بلکہ اپنے عندیہ میں ان کی بڑی عزت کی ہے کیونکہ اس کے نزدیک اسلام ایک معزز مذہب ہے۔

اس کی تائید میں ہم ایک اقتباس آریہ مسافر لاہور سے نقل کر کے گورنمنٹ کے سامنے رکھتے ہیں جو یہ ہے

> حضرت محمد (ﷺ) صاحب نے آریہ برہم چاریوں کی طرح چوبیس سال کی عمر میں شادی کی ...حضرت صاحب کا جیون (سوانح عمری) آریہ برہنوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مانند نہایت سادہ اور فقیرانہ تھا۔ (آریہ مسافر ۱۶ جنوری ۱۹۳۸ء ص ۸)

کیا گورنمنٹ ایسا لکھنے والے پر بھی مقدمہ چلائے گی؟ جہاں تک ہمارا خیال ہے نہیں۔ تو پھر اس میں اور اس میں کیا فرق ہے۔ اس لئے ہم اس سزا کو کسی صحیح قانون پر مبنی نہیں سمجھتے۔

امید ہے کہ محکمہ اپیل اس پر غور کر کے ہمیں راہ راست دکھائے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء مطابق ۱۸ ذی قعد ۱۳۵۶ھ جلد ۳۵ نمبر ۱۲ ص ۱۵)

نبی قادیان اور رب قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

پنجابی زبان میں ایک مثل مشہور ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

جے آ مونہہ تے ئی چپیڑ۔ یعنی جیسا منہ ویسا طمانچہ۔

ہمارے ناظرین نبی قادیان کو تو جانتے ہیں، البتہ رب قادیان سے واقف نہ ہوں گے۔ یہ شخص ایک سناتن دھرمی ہندو لیکچرر ہے۔ اپنی تقریروں میں مرزا صاحب قادیانی کا ذکر بہت کیا کرتا ہے۔ ان کے تبلیغی لٹریچر سے بھی واقف ہے۔ اس نے اپنا نام رب قادیان رکھا ہے جس کی وجہ وہ یہ بتلایا کرتا ہے کہ نبی کو بھیجنے والا رب ہوتا ہے جیسا نبی ویسا رب۔ یعنی نبی اگر سچا ہے تو اس کا رب بھی سچا ہے اگر نبی جھوٹا ہے تو اس کا رب بھی جھوٹا ہے۔ اس شخص نے کہیں اپنے لیکچر میں مرزا صاحب قادیانی کے حق میں بعض الفاظ ایسے کہے جن کی بنا پر گورنمنٹ کی طرف سے اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ اس نے اپنی تقریر میں کہا کہ مرزا غلام احمد صاحب ہندو تھے، عورت تھے، اور خدا کی بیوی تھے۔

فرد جرم لگ جانے کے بعد اس نے صفائی کے گواہوں میں مجھ (ثناء اللہ) کو منشی عبداللہ معمار، پنڈت آتمانند، مولوی احمد علی لاہوری اور مرزا غلام احمد صاحب متوفی کے پسر ثانی مرزا بشیر احمد وغیرہ کو گواہ لکھوا دیا۔ چنانچہ ہم ۳ جنوری کو گورداسپور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بعدالت اے ڈی ایم پیش ہوئے۔

معمولی سوالات کے بعد وکیل صفائی نے حوالجات پوچھنے شروع کئے تو سرکاری وکیل نے کہا کہ اتنی طوالت کی حاجت نہیں ہم مرزا غلام احمد صاحب کی کتابوں کو مانتے ہیں اور جو کچھ ان میں لکھا ہے اسے بھی تسلیم کرتے ہیں۔ چونکہ گواہان صفائی میں مرزا صاحب متوفی کے پسر دوم مرزا بشیر احمد بھی موجود ہیں اس لئے ان سے کتب مرزا کی تصدیق کرالی جائے۔ عدالت نے اس بات کو منظور کر لیا چنانچہ مرزا صاحب مذکور نے کتب مرزا کی تصدیق کر دی۔

شہادات گزر جانے کے بعد فیصلے کی خبر ابھی تک نہیں سنی گئی

مقدمہ ہذا اپنی نوعیت میں بے مثل ہے دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے

نوٹ: یہ کہنا بے جا نہیں کہ آریہ مسافر لاہور نے ہمارے بیانات جو شائع کئے ہیں وہ بحیثیت مجموعی صحیح نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء مطابق ۱۸ ذی قعد ۱۳۵۶ھ جلد ۳۵ نمبر ۱۲ ص ۱۵)

خلیفہ قادیان اور خلیفہ مصر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مسلمانوں میں مسئلہ خلافت بہت اہمیت رکھتا ہے۔ خلیفہ کے معنی نائب کیہیں۔ کس کا نائب؟ یہ مطلب اصل لفظ سے ظاہر ہوسکتا ہے جو مرکب اضافی ہے یعنی خلیفۃ الرسول۔ کثرت استعمال سے رسول حذف ہوگیا۔ جیسے مدینۃ الرسول میں رسول کا لفظ حذف کر کے صرف مدینہ بولا جاتا ہے۔ اس سے مراد بھی وہی ہے جو مدینۃ الرسول سے ہے۔ اسی لئے اسلامی عقائد میں رسالت کے بعد خلافت کا درجہ ہے۔ اب سوال قابل غور یہ ہے کہ خلیفہ کن معنی میں نائب رسول ہے جب کہ علمائے اسلام کے حق میں حدیث میں صاف طور پر ورثۃ الانبیاء آیا ہے، تاہم وہ خلیفۃ الرسول نہیں کہلا سکتے۔ پھر خلیفہ میں کیا خصوصیت ہے کہ وہ خلیفۃ الرسول کہلانے کا مستحق ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے۔ وہ خصوصیت شرعی احکام کی تنفیذ ہے۔

یعنی جس طرح رسول اللہ ﷺ حدود شرعیہ مجرموں پر جاری کرتے تھے، اسی طرح ان حدود کو جاری کرنے والا خلیفۃ الرسول کہلاتا ہے۔

اس مسئلے کی تحقیق حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ نے اپنی کتاب ازالۃ الخفاء میں مفصل لکھی ہے۔ یہ ہے خلیفہ کے معنی اور اس کی جامع مانع تعریف۔ اسی بنا پر خلیفہ اول (صدیق) کی نسبت روایت ہے کہ خلیفہ ہوتے ہی انہوں نے اپنے پیروؤں سے پوچھا کہ اگر میں منصب خلافت میں غلطی کروں تو تم کیا کرو گے۔، ایک صحابی نے اٹھ کر کہا کہ ہم آپ کو اس تلوار سے سیدھا کر دیں گے۔ خلیفہ ممدوح نے اس کے جواب کی تحسین فرمائی۔

آج اخباروں میں یہ خبر آئی ہے کہ مصر کے جامعہ ازہر نے شاہ فاروق کو خلیفۃ المسلمین تسلیم کرلیا۔ ہم اس خبر کی بابت ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے البتہ مذہبی نقطہ نگاہ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر شاہ فاروق نے فاروق اول (خلیفہ ثانی) کی طرح احکام کی تنفیذ کی تو چشم ما روشن دل ما شاد

اگر ایسا نہ کیا تو ہم سمجھیں گے کہ یہ خلیفہ بھی مثل خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے ہے جن کی شان یہ ہے کہ

نام تو امیر المومنین خلیفۃ المسیح ہے، مگر ہائی کورٹ کے ایک ہی فیصلے سے جو محض امکانی حیثیت رکھتا ہے خلافت کی نبض بند ہوگئی جس کی تفصیل اسی پرچے میں دوسری جگہ مذکور ہے۔

ہاں ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے کہ خلیفہ قادیان بھی خلیفہ ہیں مگر کس کے؟ وہ اپنا مضاف الیہ خود بتاتے ہیں یعنی خلیفۃ المسیح اور مسیح سے مراد ان کی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔

چونکہ خلیفہ کے معنی ہم بتا آئے ہیں کہ وہ منیب کی نیابت میں کام کیا کرتا ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بحیثیت مسیح کیا کرتے تھے کسی سے مخفی نہیں کہ انگریزی حکومت کی خدمت گذاری کرتے تھے۔

بقول خود مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے انگریزی حکومت کی خدمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گذاری میں اتنی کتابیں تصنیف کیں جن سے پچاس الماریاں بھر جائیں۔ اسی لئے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے بھی بقول خود جنگ عظیم کے زمانہ میں ہزاروں روپیہ اور سینکڑوں آدمی حکومت کو دے کر اپنی خلافت المسیح کا ثبوت دیا جس کی داد ہم بھی دیتے ہیں۔ انہی معنی میں کہا گیا ہے

وزیرے چنیں شہریارے چنان
جہاں چوں نہ گیرد قرارے چناں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء مطابق ۱۸ ذی قعد ۱۳۵۶ھ جلد ۳۵ نمبر ۱۲ ص ۱۵۔۱۶)

تبصرہ بر تذکرہ۔۲

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزائیوں نے مرزا غلام احمد صاحب کے جملہ الہامات کو ایک ضخیم کتاب تذکرہ نامی میں جمع کیا ہے چونکہ انہوں نے جگہ جگہ خیانت سے کام لیا ہے اسلئے ان کی اصلاح کیلئے اس سلسلہ مضامین کا اجراء ہوا۔

نوٹ: مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی امام الصلوۃ مرزا قادیانی کے متعلق اکثر الہامات میں جامعین تذکرہ نے خیانت کا ارتکاب کیا ہے جس کا مفصل ذکر کرنے سے پیشتر میں نے مناسب سمجھا ہے کہ مولوی صاحب مذکور کا مختصر سا تعارف کرادوں۔ اس ضمن میں حضرت استاذی المکرّم مولانا فاتح قادیان اور جناب مرزا صاحب متوفی کی ایک چھوٹی سے جھڑپ، ثنائی فتح، قادیانی مسیح کی ذلیل کن پسپائی کا نظارہ عجیب دلچسپی پیدا کرے گا ان شاء اللہ۔ قارئین کرام بغور ملاحظہ فرمائیں۔

قادیانی قصر نبوت کا نقشہ جن ماہرین فن معماران نبوت کے دماغوں نے ایجاد کیا اور اس میں دن بدن نئی نئی گلکاری اور آرائش و زیبائش کا اضافہ کیا ان میں ایک مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بھی تھے۔ یہ صاحب اگرچہ جسمانی حالت کے لحاظ سے بقول مرزا صاحب قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک ٹانگ میں کچھ کمزوری، اور ایک آنکھ کی بصارت میں خلل،
رکھتے تھے، مگر اچھے ذی علم، خاصے لفاظ ولسان تھے۔ بلکہ جادو بیان کہا جائے تو بہت ہی درست ہے۔ سیالکوٹ ہی نہیں بیسیوں مقامات کے سادہ لوح انسان انہی کی دھواں دھار تقاریر وتحاریر جاذب قلب اور کاوش روح مکتوبات سے مسحور ہوکر احمدیت کے جنت نما مجمر میں جھلس بھلس کر فنا ہو گئے۔ اناللہ

یہ صاحب اپنی شوخ گوئی اور تیز رقمی کی وجہ سے عندالمرزا واصحابہ قابل صد تکریم تھے۔ اخص الخواص حواری ہونے کے علاوہ مرزا غلام احمد صاحب کے امام الصلوۃ بھی تھے۔ ان کے خیالات واعتقادات ابتداء سے ہی جب کہ وہ قادیانی نبوت کی زینت محل نہ تھے غیر قابل تعریف تھے۔ وہ خود راقم ہیں کہ

میں قرآن پڑھتا اخلاقی وعظیں کرتا۔ لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈراتا۔ نواہی سے بچنے کی تاکیدیں کرتا۔ مگر میرا نفس ہمیشہ مجھے ملامتیں کرتا کہ لم تقولون مالا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون۔،
میں دوسروں کو رلاتا خود نہ روتا۔ اوروں کو ناکردنی اور ناگفتنی امور سے ہٹاتا، پر خود نہ ہٹتا۔ (مکتوب مولوی عبدالکریم بنام نصراللہ خان)

اس بیان سے مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی ایمانی حالت عیاں بلکہ عریاں نظر آ رہی ہے قادیان آنے سے پیشتر مالی حالت یہ تھی دس پندرہ روپئہ ماہوار پر مدرس تھے (الحکم قادیان اکتوبر ۱۸۹۹ء ص۲)

مولوی نورالدین سے حسن عقیدت تھی۔ ان کے کہنے سننے سے مرزائیت کو اختیار کیا۔ پھر تو بکمال آؤ بھگت بارگاہ رسالت میں مشیران خاص کے زمرہ میں شمار کئے گئے، یک رنگ دوست، کا خطاب ملا۔ آخر خدائی پکڑ وارد ہوئی اور ذیابیطس میں مبتلا ہوئے۔ کامل ایک سال تک تکلیف اٹھا کر کارِ بنگل پھر ذات الجنب بآخر ۱۰۶ درجہ کے بخار سے اس دارالعمل سے گزر کر دارالجزاء میں داخل کئے گئے۔ آہ

زندگانی ما نیز جاودانی نیست

ان مولوی عبدالکریم صاحب کی صحت کے متعلق قادیانی مسیح نے بکثرت پیش گوئیاں کر رکھی تھیں (مفصل دیکھو محمدیہ پاکٹ بک۔ صفحہ ۴۲ تا ۴۸) چونکہ مرزا غلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد صاحب قادیانی حسب عادت شریفہ صحت اور موت دونوں قسم کے الہامات کا ذخیرہ رکھا کرتے تھے تاکہ جائے اعتذار و مقام فرار رہے، اس لئے اس جگہ بھی وہی طریق اختیار کیا۔ ایک طرف مولوی مذکور کے تندرست ہو جانے کے الہام اور دوسری طرف موت فوت کے گول مول احلام ساتھ ساتھ سناتے رہے کہ داشتہ آید بکار۔

چنانچہ بعد وفات مولوی عبدالکریم جب حضرت مولانا محمد ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان نے مرزا جی کی ان پیش گوئیوں کے غلط نکلنے کی طرف توجہ دلائی تو مرزا صاحب قادیانی نے بکمال اخلاق مسیحانہ یہ عذر بیان کیا ہے:

> مولوی ثناء اللہ صاحب کی عادت ہے کہ ابوجہلی مادہ کے جوش سے انکار کے لئے کچے حیلے پیش کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ اہل حدیث ۸ فروری ۱۹۰۷ء میں لکھ دیا کہ مولوی عبدالکریم کے صحت یاب ہونے کی نسبت الہام ہوا تھا مگر وہ فوت ہو گیا۔
>
> مولوی ثناء اللہ صاحب ہمیں بتاویں کہ اگر مولوی عبدالکریم کے صحت یاب ہونے کی نسبت الہام ہو چکا ہے تو پھر یہ الہامات جو اخبار بدر اور الحکم میں شائع ہو چکے ہیں کس کی نسبت تھے
>
> ۱۔ کفن میں لپیٹا گیا۔
>
> ۲۔ ۴۷ سال کی عمر انّا للّٰہ .
>
> ۳۔ اس نے اچھا ہونا ہی نہیں تھا۔
>
> ۴ . انّ المنا یا لا تطیش سھا مھا یعنی موتوں کے تیر ٹل نہیں سکتے ۔
>
> یہ سب الہام مولوی عبدالکریم کی نسبت تھے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۲۶)

ناظرین کرام! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اس عذر کا جواب بقول مرزا ملاحظہ کرنے سے پیشتر مرزا صاحب کے الفاظ ذیل پڑھیں۔

> قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیا اور سخت دل مجرموں کی سزا انکے ہاتھ سے دلواتا ہے۔ سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں۔ الخ، (حاشیہ ص ۷، ۸۔ استفتاء مصنفہ مرزا صاحب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس قانون قدرت کے ماتحت مرزا صاحب کے اقوال ذیل ملاحظہ ہوں:

سینتالیس سال کی عمر انّا للہ۔ اس سے دوسرے دن ۳ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ایک شخص کا خط آیا جس میں اپنی بدکاریوں پر افسوس کر کے لکھا ہے اب میری عمر سینتالیس سال انّا للّٰہ و انّا الیہ را جعو ن

(حضرت مرزا صاحب نے) فرمایا کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ خط باہر سے آنے والا ہوتا ہے اس کے مضمون کی پہلے ہی خبر دی جاتی ہے...

حضرت مولوی عبدالکریم کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے ۹ ستمبر کو فرمایا

مجھے بہت ہی فکر تھا کہ بعض الہامات متوحش تھے۔ آج میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ بعض وقت ترتیب کے لحاظ سے پہلے یا پیچھے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ان الہامات کی ترتیب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ ڈالی کہ ایسے الہامات جیسے کفن میں لپیٹا گیا انّ المنایا لاتطیش سھامھا اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ قضا و قدر تو ایسی ہی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے ردّ بلا کر دیا۔

(ملخصاً بلفظہ) (الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء ص ۲ و ۱۲)

اس تحریر سے ظاہر ہے کہ ۴۷ سال کی عمر والا الہام تو کسی اور شخص کے متعلق تھا جسے مرزا جی نے محض دروغ گوئی کرتے ہوئے تتمہ حقیقۃ الوحی میں مولوی عبدالکریم کے حق میں ظاہر کیا۔ اور دوسرے الہام یعنی، کفن میں لپیٹا گیا، اور موتوں کے تیر خطا نہیں جاتے، یہ بفضل الٰہی ردّ ہو گئے۔

رہ گیا ایک الہام جسے مرزا صاحب قادیانی نے تتمہ حقیقۃ الوحی کی عبارت میں تیسرے نمبر پر پیش کیا ہے:، اس نے اچھا ہونا ہی نہیں تھا، سو ان الفاظ کا کوئی الہام مرزا غلام احمد صاحب کا نہیں۔

البتہ مولوی عبدالکریم کی مرض وفات سے بحساب مصنف البشریٰ ۲ ماہ قبل اور بحساب جامعین تذکرہ چار ماہ پہلے یہ الہام سنایا تھا

خدا نے اس کو اچھا کرنا ہی نہیں تھا بے نیازی کے کام ہیں اعجاز المسیح

(البشریٰ۔ص ۹۹، تذکرہ۔ص ۵۰۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہی اس کی تشریح وتعیین بھی کی گئی ہے کہ:

ہماری جماعت کے چار آدمیوں میں سے ایک کے متعلق یہ الہام ہوا ... گویا تقدیر مبرم تھی مگر معجزہ مسیح ہے کہ خدا نے اسے اچھا کر دیا۔ (البشریٰ۔ص ۹۹)

برادران! غور فرمایئے مرزا جی نے جو چار الہام پیش کئے تھے ان میں دو تو غیروں کے متعلق ہیں، اور باقی دو خود مرزا صاحب قادیانی نے تفہیم الٰہی سے، ردّ بلا، کر دیئے اور مولوی عبدالکریم کی صحت کی بشارت دی۔

میں ان احمدی اصحاب سے جن کے دل میں کچھ بھی خدا کا خوف، عاقبت کا ڈر، حیات بعد الموت کا ایمان ہے، خدا کے نام پر درخواست کرتا ہوں کہ وہ از راہ انصاف بتائیں کہ جس صورت میں مرزا غلام احمد صاحب خود یا بالقاء الٰہی ....اس قسم کے الہامات کو مردود ومنسوخ قرار دے چکے تھے، پھر انہوں نے مولانا ثناء اللہ صاحب کے جواب میں ابوجہل مفتری کے الفاظ میں دوبارہ انہی مردودہ الہامات کو کیوں پیش کیا؟ کیا انصاف دیانت عدل ایمان مسیحیت نبوت اسی کا نام ہے۔ انصاف انصاف انصاف! احمدیو! تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے۔

ناظرین کرام! یہاں تک مرزا غلام احمد صاحب کی غلط بیانی کا تذکرہ ہوا۔ اب سنئے جامعین تذکرہ کی دیانت۔ ہمارا گمان تھا کہ مرزا صاحب کو تو اپنی مسیحیت کو محفوظ رکھنا تھا، اسلئے اگر انہوں نے اپنے منسوخ ومردود شدہ الہامات کو دوبارہ پیش کر کے غلطی پھیلانے کی کوشش کی، تو وہ ایک حد تک معذور ہیں۔ مثل مشہور ہے، مرتا کیا نہ کرتا، مگر جامعین الہامات مرزا کو کیا پڑی ہے کہ وہ اس قسم کی بددیانتی کریں۔

اگر بعض خاص اغراض کے ماتحت وہ مرزا قادیانی سے علیحدہ نہیں ہو سکتے تو بھی وہ اور کئی قسم کی تاویلات کر سکتے تھے۔ آخر پہلے بھی تو ان لوگوں نے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کو پس پشت ڈالتے ہوئے بلکہ بازیچہ اطفال ٹھہراتے ہوئے مسیح ابن مریم سے مراد غلام احمد بن چراغ بی بی اور دمشق سے مراد قادیان اور زرد کپڑوں سے مراد دو بیماریاں اور فرشتوں سے مراد دو آدمی وغیرہ وغیرہ صدہا تحریفات کو تسلیم کر لیا ہے، اسی طرح اس جگہ بھی کچھ اناپ شناپ لکھ دیتے۔ مگر شاباش ہے ان حواریان مسیح کے کہ انہوں نے اپنے پیشوا کے نقش قدم پر مر مٹنے میں ہی برخورداری دیکھی۔ چنانچہ تذکرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفحہ ۵۱۶۔۵۱۷ پر الہامات مرزا ردّ بلا موتوں کے تیر، کفن میں لپیٹا گیا وغیرہ درج ہیں حاشیہ میں لکھ دیا ہے کہ

مولوی عبدالکریم کی وفات کی اطلاع ہے۔

مگر کیا مجال کہ بھول کر بھی ان تحریروں میں سے کسی کا ذکر کیا ہو جن میں ان الہامات کو مردود و منسوخ قرار دیا ہے۔

کہتے ہیں کہ کبوتر، بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ گویا اس کے زعم میں ایسا کرنا بلی کی عدم موجودگی پر دال ہے۔ بعینہ احمدی صاحبان کا خیال ہوگا کہ ہم ان تحریرات کو درج ہی نہ کریں کیونکہ ایسا کرنے سے یہ تمام تحریرات معدوم ہو جائیں گی۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ بحکم لکل فرعون موسی تمہاری اس قسم کی مخفی کاروائیوں کا پردہ چاک کرنے کو نہ صرف اللہ کے فضل وکرم سے مولانا فاتح قادیان حافظ لٹریچر احمدیہ زندہ سلامت ہیں، بلکہ آپ کے بیسیوں نعلین بردار تمہارے طلسم ورع کو تہس نہس کرنے کیلئے ثنائی اسم اعظم کے حامل و وارث پیدا ہو چکے ہیں۔

(تصحیح : سابقہ پرچہ میں مضمون معماری کے اندر بعض غلطیاں واقع ہوگئی ہیں ان میں سے فاش غلطی جس سے مضمون بے ربط ہوگیا ہے صحیح کر لیں جو یہ ہے :

ص ۵ کالم ۱ سطر ۱۷ اور سطر ۱۸ کے درمیان الفاظ بڑھا لیں :

اسے درج کتاب کرنے سے اس طرح پرہیز کیا ہے۔ معمار)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جنوری ۱۹۳۸ء مطابق ۲۵ ذی قعد ۱۳۵۶ھ جلد ۳۵ نمبر ۱۳ ص ۴۔۶)

مرزا قادیانی اپنے مقصد میں فیل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں؟

اس مضمون پر ہم نے کئی دفعہ نوٹ لکھا اور ثبوت بہم پہنچایا مگر ہمارا یہ دعوی ایسا صحیح اور مبرھن ہے کہ آئے دن اس کی نئی نئی دلیلیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ لطف یہ ہے کہ وہ دلیلیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کا انکار کرنا کسی الدالخصام سے بھی ممکن نہیں ہوسکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج ہم ایک نئی دلیل پیش کرتے ہیں جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے قائم مقام خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے منہ سے نکلی ہے۔ اور جو ایسی سچی اور صحیح ہے جیسے دو ضرب دو، چار۔ بلکہ اس سے بھی واضح تر۔

قبل اس کے کہ اس دلیل کے الفاظ ہم ناظرین کے سامنے پیش کریں، ناظرین کو تکلیف دیتے ہیں کہ وہ نظر اٹھا کر مسلمانان عالم کو عموماً اور مسلمانان ہندوستان کو خصوصاً غور سے دیکھیں کہ مسلم قوم ہر حیثیت سے نیچے کو جا رہی ہے۔ ان کی دنیاوی اور دینی حیثیت کمزور ہو رہی ہے۔ دینی حیثیت پر نظر کرنے سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان آج کل اسی حالت میں ہیں جس حالت میں قبل اسلام عرب لوگ تھے۔ شرک کفر، بے دینی، دغابازی، حرام خوری، بدعہدی غرض سارے عیب شرعی ان میں موجود ہیں۔ چنانچہ خلیفہ قادیان اپنے خطبے میں کہتے ہیں:

> ہمارا فرض ہے کہ شریعت جو مٹ چکی ہے جو ہزاروں پردوں کے نیچے چھپ گئی ہے مسلمانوں کے نہ عوام اس پر عمل پیرا ہیں اور نہ علماء بلکہ ان کا علم بھی کسی کو نہیں۔ حضرت مسیح نے تو کہا تھا کہ فریسی جو کہتے ہیں وہ کرو، جو کرتے ہیں وہ نہ کرو۔ مگر اب تو یہ حالت ہے کہ ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ اس لئے کہ جو کہا جاتا ہے وہ بھی اسلام کے خلاف ہے اور جو کیا جاتا ہے وہ بھی خلاف ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہزاروں تو ہمات اور رسومات کے نیچے دبے ہوئے اسلامی آثار کو پھر نکالیں۔ انگریز لاکھوں من مٹی کو کھدواتے ہیں اور جب نیچے سے قدیم زمانہ کا ایک مٹی کا پیالہ بھی مل جاتا ہے تو بہت خوش ہوتے ہیں اور پھولے نہیں سماتے۔ مگر ہماری تو ساری جائدادیں ہی مٹی کے نیچے دفن ہیں۔ کیا ہمیں ان کے نکالنے کی کوئی فکر نہ کرنی چاہیے۔ شریعت کے ایسے مخفی خزانے زمین کے نیچے دفن ہیں کہ جن کی قیمت کا کوئی اندازہ ہی نہیں ہوسکتا انسانی زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جس کے لئے مفصل ہدایات موجود نہ ہوں۔ اور جو ایسی روشن نہ ہوں کہ جنہیں دیکھ کر تیز سے تیز نظر والے انسان کی آنکھیں بھی چندھیا نہ جائیں مگر سب خزانے رسوم اور جہالتوں اور نسیان کی مٹی کے نیچے دفن ہیں اور ایک بے قیمت چیز کی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑے ہیں اور انہیں نکالنے کی طرف ہماری توجہ بالکل نہیں اور اس کام سے بالکل بے فکر ہیں۔ (الفضل قادیان ۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء ص ۷)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: اس اقتباس میں جو کچھ خلیفہ صاحب نے کہا ہے بالکل صحیح ہے۔ ہر قسم کی خرابیاں قوم مسلم میں آ گئی ہیں اور ان کی سب بنیادی جڑ یہی ہے کہ انہوں نے خدا کو چھوڑ دیا ہے۔ خدا کا خوف اگر منہ پر آتا ہے تو صرف دوسروں کے لئے مگر اپنی ذات کے لئے نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آیت مرقومہ ذیل انہی کے حق میں ہے:

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ ثم ردنا ہ اسفل سافلین۔ (التین: ۳۔۴) خدا فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو اچھی خلقت میں پیدا کیا پھر ہم نے اس کی بداعمالی کی وجہ سے اس کو سب سے نیچے گرا دیا)

یہ حالت تو ہوئی مسلمانوں کی۔ اب مرزا صاحب قادیانی کی بعثت کی اصل غرض سنیئے جسے ہم انہی کے الفاظ میں بارہا درج کر چکے ہیں۔ فرماتے ہیں:

میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ وہ تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں اور وہ ایسے سچے مسلمان ہو جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالی چاہتا ہے اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آئے۔ دنیا اس کو بھول جائے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔

(مقولہ مرزا در الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۰)

یہ ایسا مقولہ صادقہ ہے جس کی تصدیق خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اس مضمون کے شروع میں کر دی ہے چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا) کی بعثت کی اصل غرض جو آپ کو الہام میں بتائی گئی یہی ہے کہ یحیی الدین و یقیم الشریعت یعنی وہ دین کو زندہ اور شریعت کو قائم کرے گا۔

او لاہوری اور قادیانی ممبرو! ارشاد خداوندی ان تقوموا للہ مثنی و فرادی کو ملحوظ رکھ کر سوچو اور شہداء بالقسط ہو کر شہادت دو کہ مرزا صاحب کی بعثت کی غرض جو خود ان کے اور ان کے خلیفہ کے قلم سے ظاہر ہوئی ہے پوری ہو گئی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔کیا مسلمانان دنیا متقی ہو گئے ہیں کیا دنیا سے مصنوعی خداؤں (مسیح اور کرشن) کے نام مٹ گئے ہیں؟ واللہ اگر یہ دونوں کام ہو گئے ہیں تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ اور اگر بقول خلیفہ محمود احمد صاحب شریعت اسلام مٹ کر ہزاروں پردوں کے نیچے چھپ گئی ہے تو ہمیں اجازت دیں کہ ہم مرزا صاحب کی خدمت میں یہ شعر نذر کریں

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ فروری ۱۹۳۸ء مطابق ۲ ذی الحج ۱۳۵۶ھ جلد ۳۵ نمبر ۱۴ ص ۵۔۶)

قادیانی اقوال مختلفہ کا نمونہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہمارے قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کا طریق عمل عام طور پر یہ ہے کہ جو بھی واقعہ دنیا میں ہو، اس کو اپنے پیشوا (مرزا غلام احمد قادیانی) کی صداقت میں پیش کر دیتے ہیں حالانکہ اکثر وہ واقعہ ان کی تکذیب کا ہوتا ہے۔ آج بطور نمونہ ہم ایک جدید واقعہ پیش کرتے ہیں۔

لندن سے خبر آئی ہے کہ وہاں کنٹربری اور یارک کے پادریوں کا جلسہ ہوا جس میں بعض پادریوں نے بائیبل کی حفاظت پر اعتراض کئے۔ پھر کیا تھا قادیانی اخبار الفضل نے اپنے مسیح موعود کی بہادری دکھانے کیلئے ایک صفحہ لکھ مارا۔ چنانچہ الفضل کا مختصر اقتباس یہ ہے:

> بائیبل کے مجموعہ کی حیثیت واصلیت پر تحقیقات جدیدہ کی روشنی میں بہت کچھ لکھا جا رہا ہے۔ تاریخی طور پر اس مجموعہ کا انسانی دسترس اور کتر بیونت سے منزہ ثابت کرنا ناممکن ہے۔ سچ یہی ہے کہ دنیا کی کوئی الہامی کتاب اس طرح کلیۃً محفوظ نہیں ہے جس طرح قرآن مجید ہر قسم کے تغیر وتبدل سے محفوظ ومصئون ہے۔ بائیبل کے غیر محفوظ اور غلطی سے غیر مبرا ہونے کا اب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو کلیسا کے بڑے بڑے پادریوں کو بھی اعتراف ہو رہا ہے چنانچہ حال ہی میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ (الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۳۸ء ص ۵)

ہم نے جو کہا کہ جس واقعہ کو مرزائی اپنی تصدیق میں پیش کریں دراصل وہ ان کی تکذیب کا ہوتا ہے ہمارے اس دعوی کا ثبوت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ بیان ہے:

یہ کہنا کہ وہ کتابیں (مجموعہ بائیبل) محرف و مبدل ہیں ان کا بیان قابل اعتبار نہیں ایسی بات وہی کہے گا جو خود قرآن سے بے خبر ہے (چشمہ معرفت ص ۷۵)

قادیانی دوستو! عیسائی لوگ حسب فتوی قادیانی مسیح تم لوگوں کو قرآن سے بے خبر بتائیں تو تم لوگ (ہماری مدد کے بغیر) کیوں کر جواب دے سکو گے۔ ہاں ہم تمہاری مدد کو حاضر ہو کر یہ سکھائیں گے کہ مسیحیوں کو کہہ دو کہ یہ قول مرزا صاحب کا الہامی نہیں جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا آخری فیصلہ بنام مولوی ثناء اللہ الہامی نہ تھا بلکہ محض خیالی اور نفسانی تھا

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۱۔۱۸ فروری ۱۹۳۸ء مطابق ۱۰۔۱۷ ذی الحج ۱۳۵۶ھ جلد ۳۵ نمبر ۱۵۔۱۶ ص ۴)

تبصرہ بر تذکرہ۔۳

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۱۹۰۵ء میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بمعہ اپنے مریدان خاص کے بخوف زلازل موعودہ خود قادیان کے ایک باغ میں رونق افروز تھے۔ اس وقت آپ نے الہام سنایا:

۱۹ جون ۱۹۰۵ء۔ خدا نے اس کو اچھا کرنا ہی نہیں تھا۔ بے نیازی کے کام ہیں۔ اعجاز المسیح

(تشریح) ہماری جماعت کے چار آدمیوں میں سے جو سخت بیمار ہوئے اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جگہ باغ میں ...ایک کے متعلق یہ الہام ہوا یعنی اس کی موت تقدیر مبرم کی طرح تھی...مگر یہ معجزہ مسیح ہے کہ اس کو خدا نے اچھا کر دیا۔ البشری ج ۲ ص ۹۹ (تذکرہ۔ص ۵۱۱)

منقولہ بالا سطور سے عیاں ہے کہ یہ الہام باغ کے اندر بیمار ہونے والے چار مردوں میں سے ایک کے بارے میں تھا۔

چونکہ مرزا غلام احمد صاحب کی عادت تھی کہ اس دانا عطار کی طرح جو ایک ہی بوتل سے ہر قسم کے شربت نکال دیا کرتا تھا، اپنے ایک ہی الہام کو حسب ضرورت مختلف مواقع پر چسپاں کر دیا کرتے تھے، یعنی ایک وقت اگر کسی الہام کو مریدوں کے متعلق بتایا تو دوسرے وقت ،میں اسی کو اپنی خاص ازواج اور تیسرے وقت میں اپنی ہمشیرہ اور چوتھے وقت خود اپنی ذات شریف سے مخصوص و متعین کر دیتے (تفصیل ملاحظہ ہو رسالہ: الہامی بوتل)

اس لئے یہاں بھی مرزا غلام احمد صاحب نے اس عادت خصوصی کے ماتحت کاروائی کی۔ یہ الہام جون ۱۹۰۵ء کا ہے۔ اس کے قریباً ایک سال بعد حقیقۃ الوحی نامی کتاب میں اپنے نشانات گنواتے ہوئے صفحہ ۱۶۹ پر مذکورہ بالا الہام میں معمولی سا لفظی تغیر کر کے آپ نے یوں معجزہ نمائی کی کہ

جب ہم موسم بہار میں ۱۹۰۵ء میں باغ میں تھے تو مجھے اپنی جماعت کے لوگوں میں سے..ایک کی نسبت یہ الہام ہوا تھا
خدا کا ارادہ ہی نہ تھا کہ اس کو اچھا کرے مگر فضل سے اپنے ارادہ کو بدل دیا۔
اس کے بعد سید مہدی حسین کی بیوی سخت بیمار ہوگئی آخر خدا کے فضل سے اسکو دوبارہ زندگی حاصل ہوئی۔ (ملخص حقیقۃ الوحی۔ص ۳۶۴)

اس بیان میں مذکورہ الہام کو مہدی حسن کی اہلیہ سے متعلق ٹھہرایا۔ اس سے قریباً چھ ماہ بعد اخبار اہل حدیث امرتسر ۸ فروری ۱۹۰۷ء کے جواب میں بمقابلہ حضرت مولانا فاتح قادیان امرتسری اسی الہام کو چند حروف کے الٹ پھیر سے تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۶ پر مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی بیماری سے وابستہ کیا۔ چنانچہ اس سے پہلی قسط میں وہ تحریر نقل ہو چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس قسم کی کاروائیوں سے مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی مسیحیت ونبوت کی پٹڑی جمانے میں اپنے بہترین حسن تدبر کا واضح ثبوت دیا ہے۔آہ

کوئی جانے تو کیا جانے وہ یکتا تھا ہزاروں میں

رہ گئی یہ بات کہ مرزا جی کے مذکورہ کاروائیاں اگر چہ ان کے مقلدین کے نزدیک معجزات سماویہ سے بھی بڑھ کر کیوں نہ ہوں تاہم دور بین نگاہوں میں تو یہ سراب صحرا سے کم نہیں۔ سو اس کا انسداد مرزا صاحب کے اخلاف نے یوں کیا کہ کتاب تذکرہ میں اس الہام کو تین الہام شمار کر کے مرزا صاحب کی عیب پوشی کی۔

اس سے مقصود ان کا یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو الہام متعدد دفعہ ہوا ہے، اسی لئے انہوں نے اسے متعدد مواقع پر چسپاں کیا ہے۔

اس کے جواب میں اللہ تعالی نے جو بقول مرزا صاحب قادیانی: مجرموں کی سزا ان کے ہاتھوں سے دلواتا ہے، یہ کاروائی کی کہ خود مرزا صاحب کے قلم سے دستخط کروا دیئے کہ یہ الہام پرانا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس الہام کو مولوی عبدالکریم سیالکوٹی سے متعلق ٹھہراتے ہوئے لکھا کہ:

> مولوی ثناء اللہ صاحب ہمیں بتا دیں کہ اگر مولوی عبدالکریم کے صحت یاب ہونے کی نسبت الہام ہو چکا تھا تو پھر یہ الہامات مندرجہ ذیل جو پرچہ اخبار بدر اور الحکم میں شائع ہو چکے ہیں کس کی نسبت تھے یعنی
>
> کفن میں لپیٹا گیا، اس نے اچھا ہونا ہی نہ تھا۔ وغیرہ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۶)

یہ سطور بآواز بلند معلن ہیں کہ الہام اس نے اچھا ہونا ہی نہ تھا، تازہ الہام نہیں ہے بلکہ پرانا ہے جو مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کی حیات میں اخبار بدر والحکم میں شائع ہو چکا ہے۔

پس مصنفین تذکرہ کا اسے جدید الہام قرار دینا سراسر اپنی الہامی کتاب میں خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کرنا ہے۔

ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ مرزائی اصحاب اخبار بدر اور الحکم (جن کا حوالہ مرزا جی نے دیا ہے) کے تمام فائل چھان ڈالیں، سوائے اسی ایک الہام کے جسے ہم اس مضمون کے شروع میں بحوالہ البشری صفحہ ۹۹ درج کر آئے ہیں اور کوئی الہام اس مضمون کا نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملے گا۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اپنے ایک ہی الہام کو مختلف مواقع پر لگانا اور مصنفین تذکرہ کا اس عیب کو چھپانے کے لئے اس الہام کو متعدد النزول ٹھہرانا سراسر غلط و باطل اور خیانت ہے۔ جس پر مرزا صاحب قادیانی کا فتوی ذیل بالکل درست آتا ہے:

> پس ظالم اس کو کہیں گے جو محرفوں کا کام کرے، عبارتوں کو بدلا دے، کم کی جگہ زیادہ، اور زیادہ کی جگہ کم کرے، جھوٹ کی راہ سے کلموں کو ایک معنی کو دوسرے معنوں کی طرف لے جائے، حالانکہ اس کے اس فعل کے لئے کوئی قرینہ نہ ہو، پھر اس بنا پر دھوکہ دینے والوں کی طرح لوگوں کو اپنے مفتریات کی طرف بلانا شروع کرے، اور دجالیت کے معنی بجز اس کے کچھ نہیں۔
>
> (ملخص نور الحق۔ص ۷۵)

احمدیو! اپنی چالوں پہ نظر ایمان کی خود ہی ڈالو۔
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

(اہل حدیث امرتسر ۱۱۔۱۸ فروری ۱۹۳۸ء مطابق ۱۰۔۱۷ ذی الحج ۱۳۵۶ھ جلد ۳۵ نمبر ۱۵۔۱۶ ص ۴۔۵)

ڈاکٹر صاحب سچے ہیں یا مرزا صاحب

جناب مولوی محمد علی صاحب جے پور سے لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ احقر نے مذکورہ بالا عنوان کے ماتحت ایک مضمون پیش کیا تھا جو ۲۷۔اگست کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں شائع ہوا۔اسی مضمون سے مرزا صاحب کے اقوال جو پیدائش مسیح کے بارے میں تھے اقتباس کر کے بصورت استفتاء مولوی محمد علی صاحب لاہوری امیر جماعت احمدیہ کی خدمت میں بھیج کر دریافت کیا تھا کہ آیا مرزا صاحب موصوف کے یہ کل اقوال کتاب اللہ سے ماخوذ ہیں یا کیا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امیر صاحب موصوف نے جواباً تحریر فرمایا:

حضرت مرزا صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ اپنے عقل وفہم کے مطابق لکھا ہے۔اور یہ کوئی اصولی مسئلہ نہیں۔قرآن شریف کے الفاظ کی تفسیر ہے۔ ایک شخص کے نزدیک ایک مفتی ہیں دوسرے کے نزدیک نہیں۔حضرت مرزا صاحب کے سامنے ہی مولانا نورالدین صاحب حضرت عیسی کے بن باپ پیدا ہونے کے قائل تھے۔اس لئے یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ جس پر ایمان کی بنا ہو اگر اس پر مفصل بحث پڑھ لینا چاہتے ہیں تو کتاب ولادت مسیح مصنفہ ڈاکٹر بشارت احمد منگوالیں۔

لاہوری امیر موصوف کا یہ تحریر فرمانا کہ یہ کوئی اصولی یا کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس پر ایمان کی بنا ہو، کس حد تک بجا و درست ہے حالانکہ مرزا صاحب خود اس مسئلہ کو معتقدات میں داخل سمجھتے تھے جیسے کہ چشمہ مسیحی صفحہ ۱۸ کی عبارت سے ظاہر ہے:

ہم قرآن شریف کی تعلیم کی رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا، تا خدا تعالی یہودیوں کو قیامت کا نشان دے۔

اب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب و مرزا غلام احمد صاحب کے اقوال ملاحظہ ہوں۔ڈاکٹر بشارت صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت مریم کی شادی شریعت موسوی کے مطابق یوسف نجار سے ہوئی جس سے حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے۔ برخلاف اس کے مرزا غلام احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مریم کا نکاح عین حالت حمل میں ہوا۔چنانچہ اس کی تائید میں کشتی نوح صفحہ ۱۶ پر تحریر فرماتے ہیں:

مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار پر بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیوں کر نکاح کیا گیا۔ بتول ہونے کے عہد کو کیوں توڑا گیا۔تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں (مرزا غلام احمد) کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں ۔اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔

۲۔توریت کی رو سے بالکل حرام اورنا جائز تھا کہ حمل کی حالت میں کسی عورت کا نکاح کیا جائے۔ پھر کیوں خلاف حکم توریت مریم کا نکاح عین حمل کی حالت میں یوسف سے کیا گیا حالانکہ یوسف اس نکاح سے ناراض تھا اوراس کی پہلی بیوی موجود تھی۔ (چشمہ مسیحی۔ص ۱۸)

علاوہ ازیں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب عورت کا بدون مرد کے قرب کے حاملہ ہونا خلاف قانون قدرسمجھتے ہیں،لیکن مرزا غلام احمد صاحب اس کے قائل ہیں۔

خدا ہی جانے اب دونوں حضرات میں کون سچا ہے۔لیکن بات بھی عجیبہے کہ مرزا صاحب اوان کے خلیفہ نورالدین جیسی دو بڑی ہستیاں ہم خیال ہیں تو پھر ڈاکٹر صاحب کوان کے خلاف اظہار خیال کرنے کی کیونکر جرأت ہوئی۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری فرماتے ہیں کہ

یہ لوگ مرزا صاحب کوحکم وعدل کہتے ہیں۔ جب کہا جائے کہ ان کوحکومت حاصل نہ تھی پھرحکم عدل کیسے ہوئے۔تو کہتے ہیں کہ ظاہری حکومت مرادنہیں بلکہ مسائل دینیہ میں وہ حکم عدل ہیں۔یعنی مسائل دینیہ میں جو کچھ وہ اظہار رائے کریں وہ واجب القبول ہے۔ لطف یہ ہے کہ ایک ہی ذات کے واقعات کی نسبت یہ لوگ دومختلف رائیں رکھتے ہیں۔ وفات مسیح کے عقیدے میں تو یہ لوگ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے قول کو واجب القبول جانتے ہیں مگر بے باپ ولادت مسیح کے مسئلے میں مرزا صاحب سے مخالف ہیں۔اس لئے ان کے حق میں یہ کہنا بجا ہے

افتؤ منون ببعض الکتا ب و تکفرو ن ببعض (البقرۃ:۸۵)

(ہفت روزہ اہلحدیث ۱۱۔۱۸ فروری ۱۹۳۸ء مطابق ۱۰۔۱۷ ذی الحج ۱۳۵۶ھ جلد ۳۵ نمبر ۱۵۔۱۶ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اپنے دعوی میں فیل

بشہادت خلیفہ قادیان

فی کلّ شیء لہ آیۃ ۔ تدلّ علی انّہ کاذب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

درج بالا عربی شعر کسی عارف خدا کا ہے۔ اصل شعر میں کاذب کی جگہ واحد ہے۔ مطلب شعر کا بزبان شاعر یہ ہے کہ

ہر چیز میں دلیل ہے اس بات پر کہ خدا واحد ہے۔

ہم نے جو اس شعر میں تصرف کر کے بجائے واحد کے کاذب رکھا ہے۔ اس کے مطابق ھو کی ضمیر کا مرجع بھی بدل جائے گا۔ یعنی معنی شعر کے یہ ہوں گے کہ

ہر شیء یعنی ہر واقعہ عظیمہ ثابت کرتا ہے کہ مرزا قادیانی اپنے دعوی میں سچے نہ تھے۔

ہم نے پہلے بھی اس عنوان کے ماتحت واقعات کی روشنی میں نوٹ لکھے ہیں آج بھی ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کا قول بارہا ناظرین ملاحظہ کر چکے ہیں کہ

میرے آنے کی غرض یہ ہے کہ مسلمانوں کو پورا متقی بناؤں۔

(اخبار الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

ہماری طرف سے یہ مطالبہ ہوتا رہا کہ مسلمان فسق و فجور بلکہ کفر و شرک میں بھی روز افزوں ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں۔ پھر مرزا صاحب نے آ کر کیا کیا؟

اس کا جواب یہ ملتا رہا کہ مسلمانوں سے مراد احمدی جماعت ہے کیونکہ غیر احمدی تو کافر ہیں ان کا متقی بننا کیا معنی رکھتا ہے۔

یہ جواب جیسا کچھ غلط ہے نمایاں ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس جواب کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تردید بھی خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے خود کر دی۔ ۲۸ جنوری کے خطبہ جمعہ میں اپنی جماعت کی عملی کمزوریاں خوب ظاہر کی ہیں جس سے اس جواب کی کافی تردید ہوتی ہے۔ خلیفہ صاحب فرماتے ہیں:

عمل کے میدان میں ابھی یہ بات ہمیں حاصل نہیں ہوسکی اور اس کی وجہ یہی ہے کہ عقاید میں ہمارا ہر شخص خواہ وہ مضبوط ہو یا کمزور، جاہل ہو یا عالم، چھوٹا ہو یا بڑا، بوڑھا ہو یا جوان یا بچہ، مرد ہو یا عورت، سب ایک (وہ بھی صرف یہ کہ مسیح فوت ہو چکا ہے دگر ہیچ۔ ثناء اللہ) ہی بات کہتے ہیں۔ مگر عملی باتوں میں آ کر دوسرے لوگ دیکھتے ہیں کہ سب ایک جیسے نہیں ہیں۔ لڑکیوں کو ورثہ میں حصہ دینے کا سوال آتا ہے، تو ہم میں سے بعض کہہ دیتے ہیں کہ

ہم لڑکیوں کو حصہ دے کر اپنی زمینیں خراب کر لیں۔

تو دوسرے شخص پر بھی یہی اثر ہوتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے قرآن کریم کی تعلیم ایسی ہے جس سے نقصان کا اندیشہ ہے۔ یا جب سچ بولنے کا موقع آتا ہے تو ایک احمدی کہہ دیتا ہے کہ

جی سارے اے ہی کہندے نے ہندے نے پر کدی سچ نال ہر ویلے گزارا ہندا اے۔،

یعنی منہ سے تو سچ بولنے کی تاکید ہر کوئی کر دیتا ہے مگر کیا ہمیشہ سچ بولنے سے دنیا میں گزارہ چل سکتا ہے۔

اسلئے سننے والا خیال کرتا ہے کہ جو کہتا ہے ضرور سچ بولنا چاہیے ممکن ہے وہی غلطی پر ہو، میں اس کے پیچھے لگ کر کیوں خواہ مخواہ اپنا نقصان کروں۔

شبہ سے ایمان اور یقین دوسرے کے دل میں پیدا نہیں ہوسکتا۔ یہ اسی وقت ہوتا ہے جب اپنے دل میں بھی ایمان اور یقین ہو اور جو شخص خود عمل نہیں کرتا اس کے معنی یہی ہیں کہ اس کے دل میں قرآن کریم پر ایمان نہیں۔

(الفضل ۵ فروری ۱۹۳۸ء ص ۵)

خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کی راست گوئی قابل داد ہے۔ واقعی بات یہ ہے کہ اخلاقی حیثیت میں مرزائی دوسرے مسلمانوں سے کسی امر میں فائق نہیں۔ اس لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان پر یہ مثل صادق آتی ہے: تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

قادیان میں لکھنے اور بولنے والو! کیا ہمارے اس دعوی کی تردید کر سکتے ہو کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے مقصد میں فیل ہو کر گئے اور ابھی تک فیل ہیں کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) بھی اس کے معترف ہیں

زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ فروری ۱۹۳۸ء مطابق ۲۴ ذی الحج ۱۳۵۶ھ جلد ۳۵ نمبر ۷ ص ۴۔۵)

مرزا قادیانی اور مولانا محمد حسین مرحوم بٹالوی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوی مسیحیت موعودہ کے بعد اول مخالف مولوی محمد حسین بٹالوی مرحوم تھے۔

مرزا صاحب قادیانی نے ان کی مخالفت کو نرم دکھانے کے لئے کہا تھا کہ مولوی محمد حسین آخر کار مجھ پر ایمان لے آئیں گے۔ مگر واقعہ یہ ہوا کہ مولانا مرحوم کے انتقال پر ان کے بڑے صاحبزادے شیخ عبد السلام نے آدمی بھیج کر مجھے بلوایا۔ میں پہنچا۔ جنازہ ابھی رکھا تھا۔ میں نے کہا مولانا مرحوم کی کوئی آخری تحریر ہو، تو دے دو۔ انہوں نے دو تین کتابت شدہ کاپیاں مجھے دیں جن کا مضمون مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تردید میں تھا۔

اس واقعہ کا ذکر میں نے اسی زمانہ میں اخبار اہل حدیث امرتسر میں کر دیا تھا کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ قادیان کے ماہران تعمیر آج کل یا کبھی آئندہ مولانا مرحوم کے متعلق مرزا صاحب کی پیش گوئی کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کریں گے۔ چنانچہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے ہمارے خیال کو صحیح ثابت کر دیا آپ کے الفاظ یہ ہیں:

مولوی محمد حسین صاحب کے رجوع کرنے کے متعلق جو لکھا ہے اس کے مطابق مولوی صاحب نے آخر عمر میں اپنے رویہ میں تبدیلی کر لی تھی۔ اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لڑکے بھی یہاں تعلیم کے لئے بھیج دیئے تھے۔ مجھے بھی بٹالے میں ملنے آئے تھے۔ اگر چہ ندامت کی وجہ سے اس کمرے میں سے صرف گذر گئے اور مجھ سے کلام نہیں کیا لیکن آئے اسی غرض کیلئے تھے۔ (الفضل ۱۹ فروری ۱۹۳۸ء ص ۴)

ہم قادیان کے مذہبی علماء اور قانون پیشہ وکلاء سے پوچھتے ہیں کہ از روئے قانون شہادت خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا یہ بیان صحیح ہوسکتا ہے کہ:

۱۔ مجھے ملنے آئے۔
۲۔ محض کمرے سے گذر گئے۔
۳۔ مجھ سے کلام نہیں کیا۔
۴۔ لیکن آئے مجھے ملنے کو تھے۔

کیا اچھے متضاد فقرے ہیں۔ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کسی مدعی کی طرف سے بطور شہادت عدالت میں پیش ہوں جسکا دعوی ہو کہ میں نے ایک سو روپیہ بتاریخ یکم فروری شیخ عبدالرحمٰن مصری کو دیا تھا گواہ خلیفہ صاحب ہوں۔ خلیفہ صاحب کی گواہی کے الفاظ یہ ہوں

۱۔ مدعی نے سو روپیہ کا نوٹ جیب سے نکالا تھا۔
۲۔ شیخ مصری اس کے دائیں ہاتھ کے قریب بیٹھا تھا۔
۳۔ مدعی نے ہاتھ بڑھا کر اپنے بیٹے کی طرف پھینک دیا۔
۴۔ اس پھینکنے سے غرض مصری کو نوٹ دینے کی تھی۔

قادیانی ممبرو! کیا ایسی شہادت سے مدعی کو ڈگری مل جائے گی یا دعوی خارج اور خرچہ بذمہ مدعی۔

سچ تو یہ ہے کہ مدعی اس شہادت پر خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو مخاطب کر کے سر اوندھا کئے کہے گا

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ مارچ ۱۹۳۸ء مطابق یکم محرم ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۱۸ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر بشارت اپنے مسیح کی تکذیب پر اتر آئے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لاہوری بڑے پکے مرزائی ہیں۔ اور ایسے ماہر تصنیفات ہیں کہ شائد ہی ان سے کوئی بڑھ کر ہو۔ آپ کا ایک مضمون اخبار پیغام صلح لاہور ۱۷ فروری ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا ہے جس میں آپ نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مختلف الہامی اسماء (مسیح مہدی کرشن وغیرہ) کی شرح کر کے ان کے حقائق و معارف بیان کئے ہیں۔ مسیح موعود لقب پانے کی وجوہات میں مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے۔ فرماتے ہیں:

> چوتھی وجہ مسیح کا خطاب پانے کی وہ مماثلت ہے جو آپ کی بعثت کو مسیح کی بعثت سے ہے۔ یعنی آپ کا آنحضرت ﷺ کے بعد چودھویں صدی پر ظہور جیسا کہ حضرت مسیح کا ظہور حضرت موسیٰ کے بعد چودھویں صدی پر ہوا۔
>
> (پیغام صلح لاہور ۱۷ فروری ۱۹۳۸ء ص ۵)

ہم نے جو سرخی میں لکھا ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد باوجود سخت مرزائی ہونے تکذیب مرزا پر اتر آئے، اسکا ثبوت دینا ہمارا فرض ہے۔ سنئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا قول نقل کرنے سے پہلے ہم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب موصوف کے قول پر ناظرین کو توجہ دلاتے ہیں جو یہ ہے کہ

> حضرت مسیح کا ظہور حضرت موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ہوا (تیرھویں صدی کے بعد پندرھویں صدی سے پہلے)

مرزا صاحب قادیانی جو خود لکھتے ہیں وہ قابل غور ہے۔ فرماتے ہیں؛

> مسیح اس وقت یہودیوں میں آیا تھا کہ جب تورات کا مغز و بطن یہودیوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا تھا اور وہ زمانہ حضرت مسیح سے چوداں سو برس بعد تھا۔ (ازالہ اوہام طبع اول۔ ص ۶۹۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر صاحب کے بیان کے مطابق مرزا صاحب ٹھیک وقت پر آئے ہوں گے کیونکہ چودھویں صدی ہجری کے ۱۳۰۸ھ میں انہوں نے مسیحیت کا دعوی کیا اور ۱۳۲۶ میں فوت ہو گئے مگر مرزا غلام احمد صاحب (مسیح موعود) اپنے بیان کے مطابق قبل از وقت تشریف لے آئے تھے کیونکہ ان کا آنا چودہ سو سال کے بعد پندرھویں صدی میں مقدر تھا۔ غالبًا اسی لئے آپ میرے مرنے سے پہلے ہی جلدی تشریف لے گئے۔ شائد چودہ سو سال کے بعد پھر تشریف لائیں گے۔ اس وقت مجھے وفات یافتہ پا کر اپنی پیشین گوئی اور آخری فیصلہ کی صداقت کا اظہار اس طرح کریں گے جس طرح ڈپٹی عبد اللہ آتھم عیسائی مناظر کی موت (بعد از میعاد مقررہ) پر لکھا کہ:

دکھاؤ آتھم کہاں ہے۔

اسی طرح ڈبل سرخی سے اشتہار دیں گے:

مولوی ثناء اللہ کہاں ہے۔

ممکن ہے اپنا یہ شعر بھی اس اشتہار میں درج فرماویں

الا اننی فی کل حرب غالب
الا اننی اسد و انك ثعلب

لیکن آج کل مرزا صاحب بجائے اس عربی شعر کے قادیان کے بہشتی مقبرہ کی زیارت کے لئے مجھے بلاتے ہوئے یہ شعر پڑھ رہے ہیں

کبھی تو شہیدوں کی قبروں پہ آؤ
یہ سب گھر تمہارے بسائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ مارچ ۱۹۳۸ء مطابق یکم محرم ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۱۸ ص ۵)

بہائی مذہب اور دین اسلام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین کرام آگاہ ہیں کہ ایران کی شیعہ جماعت میں سے ایک شاخ فرقہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہائیہ کی نکلی ہوئی ہے جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی کے آنے سے قرآن مجید باوجود کتاب اللہ ہونے کے منسوخ ہو چکا ہے۔ اس موضوع پر بارہا اخبار اہل حدیث امرتسر میں مضامین درج ہوئے ہیں۔ آج بھی اس گروہ کے متعلق مندرجہ ذیل نوٹ لکھا جاتا ہے۔

اس گروہ اور قادیانی جماعت میں ایک امر مشترک یہ ہے کہ اپنی مخصوص فضیلت بیان کرنے کے موقع پر اسلام کی تعلیم کو پیش کر دیتے ہیں۔ قادیانی گروہ ہر مناظرے میں، جو ان کا غیر مسلموں سے ہو، اسلام کے پورے نمائندے بن جاتے ہیں۔ اسی طرح بہائی گروہ کا حال ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ قادیانی گروہ اسلامی تعلیم کو اسلام کی تعلیم کے نام سے پیش کرتا ہے، اور بہائی گروہ اس کو خالص اپنی کہہ کر پیش کرتا ہے۔ اس کی مثال بالکل یہ ہے کہ دو شخص مال بیچتے ہیں ان میں سے ایک بحیثیت دلال کے سودا کرتا ہے دوسرا بحیثیت مالک کے، حالانکہ مالک دونوں نہیں۔ آج کا مضمون ہمارے دعوی کی شہادت دیتا ہے۔

بہائی میگزین بابت جنوری سنہ رواں میں ایک مضمون بعنوان: بہائی اصول، درج ہوا ہے جس میں بہائی مذہب کے پسندیدہ اصول بتائے ہیں۔ چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:

> تمام بہائی اصول وحدت یعنی ایکتا کی بنیاد پر قائم ہیں یہ اصول دنیا کی بہبودی کا یقینی اور مکمل ذریعہ ہیں سادہ الفاظ میں مختصر طور پر یہاں لکھے جاتے ہیں
>
> ۱۔ خدا ایک ہے۔ ۲۔ خدا کے سب پیغمبر ایک ہیں۔ ۳۔ حقیقت میں وہ سب ایک ہی نور کے ظہور ہیں۔ وہ کسی ملک یا کسی زمانے میں آئے ہوں۔ ۴۔ ان کی شریعتیں اپنے اپنے وقت کے لئے نہایت حکیمانہ اور مفید وضروری تھیں اور سب کا مدعا ۵ ایک ہی تھا کہ دنیا فلاح و بہبودی حاصل کرے۔ ۶۔ سب دین ایک ہی دین ہیں دنیا کی مختلف قومیں ایک ہی قوم انسان ہیں فطرت میں سب مساوی ہیں کوئی اونچ نیچ نہیں تمام تعصّبات کی آگ بجھا دینی چاہیے سب ملکوں کو اپنا ملک ۸ سب قوموں کو اپنی قوم سمجھنا چاہیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذہبی تعصب سیاسی تعصب رنگ ونسل کا تعصب وطن اور زبان کا تعصب غرضیکہ ہر قسم کا تعصب جو آدمیوں میں پھوٹ ڈالتا ہے ایک بیماری ہے جس سے بچنا ہر انسان کا فرض ہے ۹ دین الفت محبت کا ذریعہ ہونا چاہیے دین علم وعقل کے مطابق ہونا چاہیے۔۱۰ ہر انسان کے بچے کو لڑکا ہو یا لڑکی عمدہ تعلیم دینی ضروری ہے یہاں تک کہ ابتدائی جبریہ تعلیم لازم ہے۔ ۱۱ ہر شخص کو ثروت و دولت کمانا فرض ہے کوئی کاروبار تجارت وغیرہ عین عبادت ہے۔ گداگری ۱۲ حرام ہے۔۱۳ عورت مرد کے حقوق برابر ہونے چاہییں۔۱۴ بچوں کی تعلیم وتربیت فرض ہے۔ ۱۵ اقتصادی مسائل کا حل جس کی دنیا کو سخت ضرورت ہے دین بہائی میں نہایت خوبی سے پورا کیا گیا ہے۔مختصر یہ کہ تمام عالم کی مشکلات کا حل بہائی اصول میں موجود ہے۔؛

(بہائی میگزین بمبئی جنوری ۱۹۳۸ء ص ۱۳)

فاضل اڈیٹر بہائی میگزین نے ان اصولوں کو اصول بہائیہ بتایا ہے حالانکہ یہ سارے قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ ان اصولوں پر نمبر ہم نے دیئے ہیں تاکہ ناظرین کو آسانی سے پتہ لگ جائے۔

۱۔خدا ایک ہے قل ھو اللہ احد (خدا ایک ہی ہے)

۲۔سب پیغمبر ایک ہیں انّ ھذہ امتکم امۃ وا حدۃ و انار بکم فا عبدو ن

آپ (انبیاء) کی جماعت دراصل ایک ہی ہے اور میں تمہارا رب ہوں میری عبادت کرو

۳۔حقیقت میں وہ سب ایک نور کے ظہور ہیں

کلا ھد ینا (سب نبیوں کو ہم (خدا) نے ہدایت دی)

۴۔ان کی شریعتیں اپنے اپنے وقت کے لئے ضروری تھیں

لکل جعلنا منکم شرعۃ و منھا جا (ہر امت کے لئے ہم نے شریعت مقرر کی)

۵۔سب کا مدعا ایک تھا

ان اقیموا الدین و لا تتفرقوا فیہ (دین الٰہی کو قائم رکھو اور اس میں متفرق نہ ہو جانا)

۶۔سب الہامی کتابیں ایک ہی دین ہیں

و لقد و صینا الذین او توا الکتا ب من قبلکم و ایا کم ان اتقوا اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ہم نے تم سے پہلے لوگوں کو اور تم مسلمانوں کو یہی حکم دیا کہ اللہ سے ڈرتے رہو)

۷۔فطرت میں سب مساوی ہیں

فطر ت الله التی فطر الناس علیها لا تبد یل لخلق الله۔

(اس فطرت کا لحاظ رکھو جس پر اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا اس میں تبدیلی جائز نہیں)

۸۔سب قوموں کو اپنی قوم سمجھنا چاہیے

یا ایها الناس انا خقنا کم من ذکر و انثی

(اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک ہی ماں باپ سے پیدا کیا پس تم سب دراصل بھائی بھائی ہو)

۹۔دین محبت اور الفت کا ذریعہ ہونا چاہیے

ا حسن کما ا حسن الله الیك ۔ و قو لوا للناس حسنا

(تم پر خدا نے جو احسان کیا ہے تم بھی لوگوں پر کرو اور سب لوگوں سے اچھی بات کہا کرو)

۱۰۔ ابتدائی جبریہ تعلیم لازم ہے

لا یستوی الذین یعلمو ن و الذین لا یعلمو ن (اہل علم اور بے علم برابر نہیں)

اس آیت میں تحصیل علم کی ترغیب دی ہے

۱۱۔ ہر شخص پر دولت کمانا فرض ہے

و ابتغوا من فضل الله (اللہ سے اس کا فضل بصورت رزق فراخ تلاش کیا کرو)

۱۲۔گداگری حرام ہے

و تز وّدوا فانّ خیر الزّا د التّقوی

(سفر وحضر میں خرچ ساتھ رکھا کرو کیونکہ خرچ کا سب سے اچھا فائدہ سوال سے پرہیز ہے)

۱۳۔عورت مرد کے حقوق برابر ہونے چاہییں

و لهنّ مثل الّذی علیهنّ بالمعرو ف

(جس طرح عورتوں پر مردوں کے حقوق ہیں، اسی طرح عورتوں کے حقوق مردوں پر ہیں)

۱۴۔بچوں کی تعلیم و تربیت فرض ہے قوا انفسکم و اهلیکم نا راً

(اپنے آپ کو اور اپنے متعلقین کو آگ سے بچاؤ)

یعنی اپنے بال بچوں کو تعلیم و تربیت کے زیور سے آراستہ کرو ایسا نہ ہو کہ وہ جہالت کی حالت میں برے کام کر گذریں جن کے باعث وہ جہنم میں داخل ہونے کے مستوجب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹھہریں

۱۵۔ اقتصادی حل فاضل اڈیٹر نے دین بہائی سے تو بتایا نہیں ہم قرآن مجید سے بتائے دیتے ہیں: و فی اموا لھم حقّ للسّا ئل و المحرو م

(مومنوں کے مالوں میں موالی اور غیر موالی کا حق ہے)

نا ظرین کرام ہم نے جو مثال دی ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کو دلال کی شکل میں بیچتا ہے اور کوئی ما لک بن کر حا لانکہ وہ ما لک نہیں ہوتا، بہا ئیوں کے حق میں یہ مثال پوری صادق آتی ہے۔ اب ہم دیکھنا چا ہتے ہیں کہ بہائی میگزین کے فاضل اڈیٹر ہمارے پیش کردہ ثبوتوں پر کیا کہتے ہیں۔

جہاں تک ہم نے ان دونوں گروہوں (قادیانیوں اور بہائیوں) کو گہری نظر سے دیکھا ہے دونوں میں مشابہت پائی جاتی ہے تشا بھت قلو بھم۔

باقی رہا ان میں اصل کون ہے اور فرع کون؟ اس کا ثبوت ہمارے رسالہ بہاءاللہ اور مرزا میں ملاحظہ ہو۔

نا ظرین کرام اسی کو کہتے ہیں

منکر مے بودن و ہم رنگ مستاں زیستن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ مارچ ۱۹۳۸ء مطابق یکم محرم ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۱۸ ص ۳۔۴)

تبصرہ بر تذکرہ ۔۴

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات میں خواہ بیسیوں چھوڑ ہزار ہا عیوب ثابت کئے جائیں، تاہم اس سے میرے اس دعوی کو ایک ذرہ بھر نقصان پہنچنے کا احتمال نہیں ہے کہ وہ ایک باہنر و باکمال بزرگ تھے۔ کیوں؟

عیب کرنے کو بھی ہنر چاہیے

متوفی مذکور کا یہ کتنا بڑا کمال ہے کہ ایک وقت اگر اپنی ماموریت کے ثبوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں دھڑ لے کی پیش گوئیاں کر کے دفعتاً دنیا کا رخ اپنی طرف پھیر لیتے تھے، تو دوسری طرف طبیعت کے جوش کو سرد پڑتے دیکھ کر، نیز انجام کے نامعلوم ہونے کے خطرہ کا احساس کر کے، یا کسی پیش گوئی کا کذب ظاہر ہوتا دیکھ کر، بکمال سادگی یہ کہہ کر کہ :

ہم نے تو یہ پیش گوئی کی ہی نہیں تھی

تمام منتظر چشموں کو غرق حیرت کر کے ایسے صاف نکل جاتے جیسے مکھن سے بال ۔ اگر کسی منکر کمالات مرزا کو میرے اس دعوی کا ثبوت مطلوب ہو تو یہ خادم حاضر ہے ۔ دیکھئے مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے اشتہار: مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ، میں صاف لکھا تھا کہ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ آپ مجھے اپنے ہر ایک پرچہ (اخبار اہل حدیث امرتسر) میں یاد کرتے ہیں،

تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی لمبی عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تا کہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔

یہ عبارت جیسی کچھ صاف ہے، عیاں راچہ بیان ۔ بلا کسی ایچ پیچ کے واضح ہو رہا ہے کہ کاذب انسان اپنے مخالف (صادقین) کی حیات پر برکات میں ہی خس کم جہان پاک کا مصداق ہو جاتا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب کا یہ اعلان کیا تھا، ایمان و دیانت کی پرسکون فضا میں بجلی کا چمکارہ یا بم کا گولہ تھا، جس سے تمام دنیا ایک دم چونک اٹھی۔ حامیان عدل وانصاف نے اس اعلان کی تنقید کرتے ہوئے اسے ایک نہایت گہری اور خلاف عقل و ایمان چال قرار دیا اور تاریکی کے فرزندوں نے خوشی کے شادیانے بجائے بھولے بھالے مسلمانوں کو ورغلا کر شرطیں باندھ لیں کہ

مولوی ثناء اللہ یقیناً مر جائے گا اگر مرزا صاحب پہلے مرے تو ہم مرزائی مذہب سے انکار کر دیں گے (ایک مرزائی کی شرط ۔ مرقع قادیانی اگست ۱۹۰۷ء ص ۷)

ان شرطوں کے باندھے جانے کا وقت مرزا غلام احمد صاحب کے اعلان سے قریباً چار ماہ بعد تھا ۔ اور اس وقت تک مرزا صاحب کو بھی کافی موقع اپنے اعلان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے انجام وعواقب پر نظر ڈالنے کا مل چکا تھا، اور وہ خوب اچھی طرح جان چکے تھے کہ اس سر دھڑ کی بازی میں ہر طرح ہمیں ہی گھاٹا ہے۔ اس لئے آپ نے اپنے اعلان کے قریباً چھ ماہ بعد ہی بجواب ایک سائل کے بکمال حیرانی فرمایا کہ

یہ کہاں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجاتا ہے۔ ہم نے تو ایسا نہیں لکھا ہے۔ (ملخص الحکم ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

چلو چھٹی ہوئی نہ بانس ہوگا، نہ بانسری بجے گی۔

جو کچھ کہ دیکھا خواب تھا اور جو سنا افسانہ تھا

مثل مشہور ہے کہ جتنے منہ اتنی باتیں۔ اب مرزا غلام احمد صاحب کی ان مقدس تحریرات پر ہر ایک شخص چہ میگوئیاں کرتا نظر آتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ مرزا صاحب کا یوں دلیرانہ کہہ کر مکر جانا اس بات پر مبنی ہے کہ آپ کا حافظہ خراب تھا، جیسا کہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی کتاب نسیم دعوت میں لکھا ہے کہ

حافظہ اچھا نہیں، یاد نہیں رہا۔ (نسیم دعوت حاشیہ۔ ص ۱۷)

کوئی کہتا ہے کہ ممکن ہے یہ کسی دماغی مرض کا باعث ہو۔ چنانچہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا فرمان موجود ہے جو ان کے فرزند دلبند میاں محمود احمد نے بدیں الفاظ رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۱ نمبر ۲ میں نقل کیا ہے کہ

مرزا صاحب نے فرمایا مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی یعنی مراق۔ (تشحیذ الاذہان۔ جون ۱۹۰۶ء)

بعض کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنی مسیحیت ومہدویت کے گلستان کو سرسبز و شاداب بنانے کے لئے عمداً ایسی کاروائیاں کیا کرتے ہیں و اللہ اعلم بالصواب

میں کہتا ہوں کہ خواہ کچھ ہی ہو، اس سے کم از کم اتنا تو ثابت ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کوئی معمولی انسان نہ تھے بلکہ صاحب کمال انسان تھے۔ اگر اب بھی کسی کو شک ہو تو میں ایک اور طرح سے بھی اس کا ثبوت عرض کرتا ہوں۔ یہ مسلّم ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے،

اب آیئے اس سنہرے اصول کے ماتحت ہم مرزا غلام احمد صاحب کے اتباع پر نظر ڈالیں۔ میرا دعوی ہے کہ اس خصوص میں مرزا صاحب قادیانی کے مرید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سچے اور پکے احمدی ہیں۔ چونکہ ان کا دعوی مرزا صاحب کی طرح نبوت اور رسالت کا نہیں ہے، اس لئے ان کے کمال بھی مرزا صاحب کے بالمقابل محض ظلی یا بروزی رنگ کے ہوں گے۔ مثلاً الہامات مرزا پر گفتگو کرتے وقت یا انہیں کتابی شکل میں قلم بند کرتے ہوئے جہاں کہیں گرفت کا موقع دیکھیں حتی الامکان بچاؤ کا سامان پیدا کرنے میں کمالات دکھائیں۔ چنانچہ ہم اس مضمون کی گذشتہ اقساط میں ثابت کر آئے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے الہامات کو جمع کرنے والے احمدی اصحاب نے اپنے باکمال ہونے کا پورا ثبوت دیا ہے۔ مزید ثبوت ذیل میں ملاحظہ ہو۔

مولوی عبدالکریم احمدی سیالکوٹی کے بارے میں مرزا غلام احمد صاحب کے بیسیوں الہامات تھے کہ وہ جس بیماری میں مبتلاء ہیں اس سے صحت یاب ہو جائیں گے۔ بخلاف اس کے جب مولوی صاحب موصوف فوت ہو گئے تو حضرت مرزا صاحب مدعی نبوت نے بحکم العادۃ طبیعۃ ثانیۃ اس بارے میں یہ کہا کہ:

> مولوی ثناء اللہ صاحب نے میری نسبت لکھ دیا ہے کہ مولوی عبدالکریم کے صحت یاب ہونے کی نسبت ان (مرزا قادیانی) کو الہام ہوا تھا..
>
> ہم اس افتراء کا کیا جواب دیں بجز اس کے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۲۶)

خلاصہ اس جواب کا یہ ہے کہ ہمارا کوئی الہام عبدالکریم کی صحت کے متعلق تھا ہی نہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب تو اپنی دانائی سے غلط بیانی کر کے یا جو کچھ کوئی سمجھے اپنا وقت نبھا گئے، اب باری آئی ان کے ارادتمندوں کے کمال دکھانے کی۔ انہیں یہ مشکل آپڑی کہ مرزا صاحب قادیانی کے الہامات، جو ان کے نزدیک قرآن مجید کے ہم پایہ ہیں، مولوی عبدالکریم کی صحت کے اخباروں سے بھرے پڑے تھے۔ اب اگر انہیں بتمام وکمال کتابوں میں جمع کریں تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت بھک سے اڑ جاتی تھی کیونکہ اس کے یہ معنی ہوئے کہ الہامات کے موجود ہوتے ہوئے مرزا صاحب قادیانی نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے مقابلہ پر جھوٹ بولا۔ اور اس پر مزید یہ کہ آیت لعنت اللہ علی الکاذبین کو درج کر کے جھوٹ بولا اور جھوٹ پر اس قسم کی دلیری کرنے والا انسان مخاطب الٰہی تو درکنار معمولی شرافت سے بھی کوسوں دور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے۔ اور اگر اس قسم کے الہامات کو یکسر نظر انداز کر جائیں، تو ثنائی توپ خانہ کی بمباری کا خوف جان کو کھائے جاتا ہے۔

اس لئے انہوں نے یہ کمال دکھایا کہ غیر مشہور رؤیا تو سرے سے نقل نہ کئے مثلاً ذیل کا رؤیا نہ تو جامعین تذکرہ نے درج کتاب کیا ہے اور نہ ہی البشری کے مصنف نے، حالانکہ اس نے خاص اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ لکھا جس کا نام مکاشفات ہے۔ وہ رؤیا یہ ہے:

حضرت اقدس حسب معمول تشریف لے آئے۔ ایک رؤیا بیان کی جو بڑی ہی مبارک اور مبشر ہے۔ فرماتے تھے کہ

آج تک جس قدر الہامات اور مبشرات ہوئے ان میں نام نہ تھا، لیکن آج تو اللہ تعالیٰ نے خود مولوی عبدالکریم صاحب کو دکھا کر صاف طور پر بشارت دی ہے۔

اس رؤیا کو سن کر جب ڈاکٹر صاحب پٹی کھولنے لگے تو خدا کی قدرت کا عجیب تماشا مشاہدہ کرتے ہیں وہ یہ کہ سارے زخم پر انگور آ گیا ہے۔

(اخبار الحکم قادیان ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ رؤیا بوجہ اس کے کہ:

نبی کا خواب ایک قسم کی وحی ہے، (قول مرزا در ازالہ اوہام۔ ص ۲۲۱)

الہام الٰہی میں داخل ہے۔ اور اس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے صحت یاب ہونے سے متعلق صرف یہی ایک الہام نہیں ہوا بلکہ اور بھی بکثرت الہامات ہوئے تھے جن میں اگرچہ مولوی صاحب مذکور کا نام نہ تھا مگر تھے وہ انہیں کے بارے میں۔

چونکہ اس قسم کے الہامات سے عیاں ہو رہا تھا کہ مرزا غلام احمد متوفی کا مولانا ثناء اللہ امرتسری کے جواب میں یہ لکھنا کہ عبدالکریم کے تندرست ہو جانے کا کوئی الہام نہ تھا ایک چٹا سفید اور مکدس دروغ ہے۔ لہٰذا احمدی اصحاب نے اس قسم کے الہامات کو مجموعہ الہامات مرزا (یعنی تذکرہ) میں درج نہ کیا۔ آہ! فویل لھم مما یکتبون

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ مارچ ۱۹۳۸ء مطابق ۸ محرم ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۱۹ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآنی لفظ خاتم النبیین کی صحیح اور معتبر تفسیر

وہی ہے جو خود قرآن سے ثابت ہو۔۱

جناب مولانا مولوی ابوعبداللہ محمد ادریس ڈیانواں ضلع پٹنہ سے لکھتے ہیں:
عرصہ ایک ماہ کے انداز سے ہوتا ہے کہ مونگیر کا ایک صحیفہ تبلیغ نمبر ا شائع ہوا اور مجھ کو ملا، جس میں

خاتم النبیین کی صحیح تفسیر

کے زیرعنوان ایک مضمون قلم بند کیا گیا ہے۔ اور اس میں چودہ حوالجات درج کئے گئے ہیں۔ لیکن ان حوالجات سے اس کی صحیح تفسیر پر کوئی روشنی نہیں پڑتی ہے، اور نہ کوئی تفسیر اس میں واضح کی گئی ہے جس بنا پر ان حوالجات کو غور کیا جاسکے کہ ان سے اس تفسیر کی تائید وتصدیق پر استدلال کہاں تک صحیح ہوسکتا ہے۔

اس لئے مفصل طور پر اس کے متعلق اس وقت غور کرنے کا اور ان حوالجات پر نظر کرنے کا موقع ہوگا جب لفظ خاتم النبیین کی تفسیر اور اس کا مفہوم پہلے واضح اور متعین کر دیا ہے۔ اس وقت ہم کو مسلمانوں کی عام جماعت کے سامنے اس کی تفسیر اور صحیح مفہوم ومراد سمجھنے کے متعلق چند امور پیش کر دینا ہے۔

۱۔ کسی لفظ کے مفہوم کی تعیین دو اعتبار سے ہوتی ہے ایک لغوی معنی کی حیثیت سے دوسرے اصطلاحی مراد کے لحاظ سے۔ پھر اگر اصطلاحات چند ہیں تو ہر اصطلاح کے اعتبار سے اس کا مفہوم خاص خاص ہوسکتا ہے و لا مناقشة فی الا صطلاح لیکن جو لفظ جس اصطلاح میں استعمال ہوگا اس کی صحیح تفسیر اور صحیح مراد وہی متعین کرنا ہوگا جو اس اصطلاح کے مطابق ثابت ہو: تصنیف را مصنف نیکو کند بیان

اس بنا پر لفظ خاتم النبیین چونکہ شریعت اسلام کا لفظ ہے اور قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے اس لئے اس کا مفہوم ومراد علماء صوفیہ یا حکماء فلاسفہ یا متکلمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یامعتز لہ وغیرہ کے خاص خاص اصطلاحات کے اعتبار سے جو کچھ لیا جائے وہ ان لفظوں کی صحیح تعبیر نہیں کہی جاسکتی بلکہ شریعت اسلام کی ہدایتوں کے مطابق جو مفہوم متعین ہو، وہی صحیح تفسیر ہے۔ اور قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی شریعت اسلام کی بنیادی کتاب ہے اور رسول مقبول ﷺ اس کے حامل امین اور صادق ومصدوق ہیں۔ اس لئے خود قرآن مجید سے اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات عالیہ سے جو مراد و مفہوم واضح ہو، وہی حقیقی اور صحیح وشرعی تفسیر ہے۔

۲۔ یہ امر تو نص صریح ہے اور متفق علیہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں

ما کا ن محمد ابا ا حد من ر جا لکم و لکن رسو ل الله و خا تم النبیین

یعنی محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ رسول اللہ اور خاتم النبیین ہیں۔

لیکن لفظ خا تم النبیین میں دو الفاظ کا مفہوم شرعی اور مراد قرآنی تعیین و تنقیح طلب ہے۔ ایک لفظ نبی اور ایک لفظ خاتم۔

پہلے ہم لفظ نبی کے مفہوم شرعی و مراد قرآنی کی وضاحت کر دیتے ہیں جو شریعت اسلام اور قرآن مجید کے استعمال سے ثابت ہوتا ہے۔

اصطلاح شریعت اسلام میں رسول اور نبی کا منصب بہت متقارب ہے۔ لیکن دونوں لفظوں میں نسبت عام خاص مطلق کی ہے۔ لفظ نبی عام ہے اور لفظ رسول اس سے خاص ہے۔ یعنی ہر رسول نبی ہے مگر ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں ہے۔ عامہ علمائے اسلام کی یہی تحقیق ہے لیکن بعض علماء کی تحقیق میں دونوں لفظ ایک ہی منصب کے دو خطاب و لقب ہیں، اور دونوں میں عموم وخصوص مطلق نہیں ہے، بلکہ ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول ہے۔ لیکن بہر حال نبی و رسول میں یہ باتیں قدر مشترک ہیں، اور ہر رسول اور ہر نبی میں ان باتوں کا ثابت ہونا لازم ہے۔ اور جس میں ان باتوں کا ہونا ثابت نہ ہو، وہ شریعت اسلام کی زبان میں نبی و رسول نہیں ہوگا اور شرعاً اس پر نبی یا رسول ہونے کا استعمال صحیح نہیں ہوگا۔

ا۔ صاحب وحی ہونا یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبریل امین کا ہر رسول و نبی کے پاس وحی لایا کرنا ضرور ہے

انّا او حینا الیك کما او حینا الی نو ح والنّبیین من بعده و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوحينا الى ابرا هيم و اسما عيل واسحاق و يعقو ب و الاسباط و عيسى و ايّو ب و يو نس و ها رو ن و سليما ن و آتينا دا ؤد زبو راً و رسلا قد قصصنا هم عليك من قبل و رسلاً لم نقصصهم عليك و كلّم اللّه موسى تكليماً

(یعنی اے محمد (ﷺ) ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجا جیسا کہ نوح کے پاس اور نوح کے بعد نبیوں کے پاس بھیجا تھا۔اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اولاد یعقوب اور عیسی اور ایوب اور اسحاق اور یعقوب اور اولاد یعقوب اور عیسی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کے پاس وحی بھیجا تھا۔ اور ہم نے داؤد کو زبور دیا۔ اور ان رسولوں کو بھیجا جسکا ذکر ہم نے آپ سے کیا اور ان رسولوں کو بھیجا جن کا ذکر ہم نے آپ سے نہیں کیا۔اور اللہ نے موسی سے یقینی کلام کیا)

۲۔ ہر نبی ورسول پر باذن اللہ ایمان لانا اور اس کی اطاعت کرنا فرض ہے

وما ارسلنا من رسو ل ا لا ليطاع باذن الله

(ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس واسطے کہ اللہ کے اذن سے اس کی اطاعت کی جائے)

وما ار سلنا من قبلك من رسو ل و لا نبى الا اذ ا تمنّى القى الشيطا ن فى امنيته فينسخ الله ما يلقى الشيطا ن ثم يحكم الله آ يا ته و الله عليم حكيم ۔ ليجعل ما يلقى الشيطا ن فتنة للذين فى قلو بهم مر ض و القا سية قلو بهم و ان الظا لمين لفى شقا ق بعيد۔ و ليعلم الذين او توا العلم انه الحق من ربك فيؤمنوا به فتخبت له قلو بهم . (الحج:۵۲.۵۴)

(یعنی ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس نبی ورسول نے جب اللہ کی آیتوں کو پڑھا تو شیطان نے اس میں لگاوٹ کی ۔پھر اللہ شیطان کی لگاوٹ کو مٹا دیتا ہے پھر اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے۔اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے تا کہ شیطان کی لگاوٹ کو باعث فتنہ بنا دے ان لوگوں کے واسطے جن کے دل میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور بے شک ظالم لوگ دوراز اتفاق پھوٹ میں ہیں اور تا کہ علم والے جانیں اور سمجھیں کہ آپ کے پروردگار کی طرف سے یہی حق ہے پس اس پر ایمان رکھیں اور اس کے واسطے ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھک جائیں)

وکم ارسلنا من نبی فی ا لا ولین و ما یا تیھم من رسو ل ا لا کا نوا به یستھز ؤن فا ھلکنا اشد منھم بطشا و مضی مثل الاولین (الز خر ف :۸)(یعنی اگلوں میں ہم نے کتنے نبی بھیجے اور ان کے پاس کوئی رسو ل نہیں آ تا تھا مگر وہ اس سے استہزاء کرتے تھے پس ہم نے ان لوگوں کو غا رت کر دیا جو ان سے قوت میں سخت تھے اور ان اگلوں کے قصے گذر گئے)

۳۔ ہر نبی اور رسول کی بعثت ضا بطہ شرعیہ اور اللہ تعالی کی سنت جا ر یہ کے مطا بق ہونا ضرور ہے

و ما محمد ا لا رسول قد خلت من قبله الرسل

(یعنی محمد (ﷺ) نہیں ہیں مگر رسول۔ان سے پہلے بہت سے رسول گذ رے ہیں)

قل ما کنت بدعاً مّن الرسل

(یعنی آپ کہہ دیجئے کہ میں کچھ نیا رسول نہیں آیا ہوں)

ان سب آیتوں سے یہ وا ضح طور پر معلوم ہوا کہ شر یعت اسلام کی ا صطلا ح میں اور فرقا ن حمید کی زبا ن میں نبی ورسول ہو نے اور نبی و رسول کہے جا نے کے واسطے ان تین با توں کا ہونا ضرور ہے:

ایک یہ کہ اس کا صا حب وحی ہونا صاف صاف شرعی ما خذ سے ثا بت ہو۔

دوسرے یہ کہ اس کا با ذن اللہ واجب الا عت ہونا ثا بت ہو

اور اسی بنا پر امم سا بقہ کے جن لوگوں کی نسبت نبوت و رسا لت کا کوئی شخص دعوی کر ے جس کی شہا دت صریح شر یعت اسلام میں نہ ہو تو نہ اس کے تصدیق کی ہدا یت کی گئی ہے اور نہ تکذ یب کا حکم ہے بلکہ اجما لی ایما ن با للہ و کتبه و رسله پر اکتفا کر نے کی ہدا یت کی گئی ہے حتی کہ حضرت خضر، حضرت لقمان، حضرت ذوالقر نین کے اوصا ف قر آ ن مجید میں مو جود ہو نے کے با و جود ان لوگوں کی نبوت ورسا لت پر کوئی وا ضح شہادت نہ ہو نے کے سبب سے ان لوگوں کے نبی یا رسول ہو نے پر ایمان نہیں لا یا جا سکتا ہے۔

تیسرے یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی صداقت نبوت میں اللہ جل شا نہ نے اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنت جاریہ کے مطابق آپ کی بعثت ہونے کو خصوصیت کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے و ما محمد الا رسو ل قد خلت من قبله الرسل اور آپ کو اس اعلان کا حکم فرمایا ہے قل ما کنت بدعا من الر سل اس سے امت محمد یہ کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ آپ کی ذات اقدس کے بعد کسی نبوت کا ظہور ہو یا کوئی بعثت رونما ہو تو یہ معیار صداقت بھی نہایت ضروری طور پر سامنے رکھنا ہوگا۔

پس جو نبی ایسا ہو کہ اس کے صاحب وحی ہونے کی اور کسی نبوت پر ایمان لانے کی اور بحیثیت نبی اس کی اطاعت فرض ہونے کی شہادت فرقان حمید اور حامل وحی ﷺ کے لسان صدق سے ثابت نہ ہو اور وہ علی سنة ا لا و لین نہ ہو بلکہ بدعا من الرسل ہو تو اپنے طور پر اس کو کچھ کہہ لیا جائے لیکن وہ شرعی اور اسلامی نبی کہا نہیں جا سکتا ہے۔

الحاصل جماعت انبیاء و رسل جن میں اوصاف مخصوصہ نبوت و رسالت جن کا ذکر ہوا موجود ہوں اور جن کو شریعت اسلام کی اصطلاح میں اور قرآن کی زبان میں نبی و رسول کہا جا سکتا ہے رسول اللہ ﷺ ان سب کے خاتم ہیں۔ اور اس سے انحراف کی گنجائش نہیں ہے۔ اور نبوت تشریعی و غیر تشریعی اور بروزی تمثیلی و غیرہ خاص خاص مصطلحات مخترعہ ہیں جو اصطلاح قرآن و لسان حامل قرآن ﷺ سے باہر ہیں۔ اور اگر بالفرض ان سب مصطلحات کو بھی شرعی اصطلاح اور ان سب اقسام کو بھی نبوت قرآنی تسلیم کر لیا جائے تو آپ کی ذات اقدس ان سب اقسام نبوت و رسالت کی بھی خاتم ہو گی اور آپ بجمیع الو جو ہ خاتم النبیین ہیں۔

نمبر ۳۔ رہا لفظ خا تم تو آیت کریمہ صدر میں خاتم کی قرأت بفتح التاء بھی ثابت ہے اور بکسر التاء بھی۔ خاتم بفتح التاء کا معنی ہے مہر اور خاتم بکسر التاء کا معنی ہے مہر کر دینے والا ختم کر دینے والا آگے نہ بڑھنے دینے والا۔

تا و یلا ت وغیرہ سے صافی الذہن ہو کر اس کے معنی سے صاف صاف جو مفہوم و مراد متبادر ہوتا ہے اور اس کے سوا کوئی دوسرا مفہوم متبادر فی الذہن نہیں ہوتا ہے یہ ہے کہ آپ کا وجود اقدس سلسلہ انبیائے پر مہر ہے جس کے بعد یہ سلسلہ منقطع ہے اور اس سلسلہ کی آپ آخری کڑی ہیں اور آپ پر سلسلہ نبوت ختم ہے۔ کوئی شخص آپ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد نہ ہوگا جس کو نبی کہا جائے۔

اگر قرآن مجید سے اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سے یہ ظاہر ہو کہ آپ کے بعد بھی بعثت انبیاء کا سلسلہ جاری رہے گا اور نبی ہوا کریں گے، تب تو لفظ خاتم سے یہ مراد و مفہوم نہیں ہوسکتا ہے اور کوئی دوسرا مفہوم تلاش کرنا ہوگا۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہے بلکہ شواہد شرعیہ سے حضور اقدس ﷺ کے بعد کسی نبی کا ہونا نہ ثابت ہو، بلکہ نہ ہونا ثابت ہو، تو پھر اس مفہوم کے سوا کوئی دوسرا مفہوم اختیار کرنا درحقیقت مفہوم قرآن کو بدل دینا ہے۔

۴۔ نبوت و رسالت کسبی و اکتسابی صفت نہیں ہے اور نہ مقام نبوت و رسالت کوئی ایسا مقام ہے جس کو عبادت و ریاضت اور مجاہدات یا دیگر علوم وفنون کے ذریعہ حاصل کیا جا سکے بلکہ یہ ایک جلیل القدر رفیع الشان محض وہبی منصب وعہدہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے جس کو چاہا اس منصب سے سرفراز فرمایا

اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

یعنی اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کہاں دے گا اور اپنے منصب رسالت کا حامل کس کو بنائے گا

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے جائیں پیغمبری مل جائے

اس لئے اس عہدہ کے عہدہ داروں (انبیاء و رسل) کے پاس بہت زبردست اور واضح خط و سارٹی فیکیٹ اور ثبوت و شہادت اپنے اس منصب کا ہونا اشد ضروری ہے۔ اور کسی نبی و رسول کی اپنی بیان کردہ وحی اس تقرری کی سند نہیں ہوسکتی جب تک خود مقرر کرنے والے اللہ سبحانہ کی شہادت نہ ہو۔ اور اب اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے واسطے بالکل قطعی و پختہ اور آخری شہادت کے لئے اپنی کتاب مہیمن فرقان حمید کو اپنے آخری پیغام برخاتم النبیین ﷺ پر نازل فرمادیا ہے اس کو خوب تعمق کے ساتھ نظر غائر کے ساتھ دیکھنے سے یہ شواہد بالکل واضح طور پر عیاں ہو جاتے ہیں جن سے حضور اقدس ﷺ کے بعد کسی جدید نبی یا رسول کا بحیثیت نبی و رسول پیدا اور مبعوث نہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اللہ تعالی نے قرآن پاک میں سابق انبیاء و رسل کا نہایت کثرت کے ساتھ اور بہت متعدد اور متنوع اسلوب بیان کے ساتھ تذکرہ فرمایا ہے اور ان کی نبوت و رسالت کی واضح شہادت دی ہے لیکن وہ سلسلہ آپ کی ذات اقدس پر ختم کر دیا جاتا ہے۔ آپ کے بعد کسی ایک نبی یا متعدد انبیاء کی آمد کا ذکر تک نہیں فرمایا جاتا ہے بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ پر ایمان لانے اور آپ کی اتباع کرنے ہی کا حکم ہوتا ہے اور ان کی سرفرازی الذین آمنوا کے لقب سے کی جاتی ہے

انّ او لی الناس با برا هیم للذین اتبعو ه و هذا النبی والذین آ منوا (یعنی سب لوگوں میں زیادہ خصوصیت ابراہیم کے ساتھ اون لوگوں کو تھی جو ان کے متبع ہوئے اور اس نبی کو ہے اور جو اس پر ایمان لائے) (آل عمران:٦٨)

اور ارشاد ہوا

و او حینا الی ابرا هیم و اسما عیل واسحاق و یعقو ب و الاسبا ط و عیسی و ایو ب و یو نس و هارو ن و سلیما ن و آتینا دا ؤد زبوراً۔ و رسلا قد قصصنا هم علیك من قبل و رسلاً لم نقصصهم علیك ۔(النساء:١٦٣۔١٦٤)

اس میں اللہ تعالی نے گذشتہ چند انبیاء کا نام ذکر فرما کر یہ بھی فرما دیا کہ ایسے رسول بھی گذرے ہیں جن کا ذکر ہم نے آپ سے نہیں کیا ہے اور ان سب کی نبوت و رسالت پر شہادت دے دی۔ لیکن آپ کے بعد کسی آنے والے نبی کا کوئی ذکر نہیں کیا جاتا ہے اور اس کی نبوت و رسالت پر کوئی شہادت نہیں دی جاتی ہے۔

اگر خاتم النبیین ﷺ کے بعد یہ سلسلہ نبوت باقی رہنے والا ہوتا تو اسی آیت میں یہ ارشاد بھی ہو جاتا اور یہ شہادت بھی دے دی جاتی کہ

و رسلا یأتو ن من بعد ك

اور اسی طرح نزول وحی کے سلسلہ میں

انّا او حینا الیك کے بعد

و نو حی الی الّذین من بعد ك

بھی واضح فرما دیا جاتا۔ مگر اللہ سبحانہ کی مشیت خاتم النبیین کے بعد سلسلہ نبوت باقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھنے اور کسی نبی کو مبعوث کرنے کی نہیں تھی، اسی لئے اس کا کلام پاک ان بیانات اور ایسی شہادت سے منزہ رہا ہے۔

۲۔ سابق انبیاء سے محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لانے اور آپ کی نصرت کرنے کا میثاق لیا جاتا ہے اور آپ کی تشریف آوری کی بشارت ان لوگوں کی زبان مبارک سے دلوائی جاتی ہے لیکن حضور اقدس ﷺ کے بعد کسی آنے والے نبی کی نہ بشارت دلوائی جاتی ہے اور نہ اس پر ایمان لانے اور اس کی نصرت کا میثاق کسی نبی سے لیا جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

و اذ قا ل عیسی بن مر یم یا بنی اسرا ئیل انّی رسو ل الله الیکم مصد قا لما بین یدیّ من التوا رة و مبشّراً برسو ل یّأتی من بعدی اسمه ا حمد (الصف:٦)

یعنی جب عیسیٰ بن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تم لوگوں کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا ہوں تورات کی تصدیق کرنے والا اور ایک رسول کی بشارت دینے والا جو میرے بعد آئیں گے جن کا نام احمد ہوگا۔

اور ارشاد ہوتا ہے

و اذ اخذ الله میثاق النبیین لما آ تیتکم من کتا ب و حکمة ثم جا ء کم رسول مصد قا لما معکم لتو منن به و لتنصرنّه (آل عمران:۸۱) یعنی جب اللہ نے پیغمبروں کا عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب و حکمت دے چکوں پھر تمہارے پاس ایک رسول آوے جو تصدیق کرنے والا ہو اس کی جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی نصرت و مدد کرو گے

اس آیت کریمہ میں رسل بصیغہ جمع کے عوض رسول بصیغہ واحد ذکر فرما کر کے ایک رسول خاتم النبیین کے سوائے کسی دوسرے نبی کی آمد کا سد باب فرما دیا گیا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ مارچ ۱۹۳۸ء مطابق ۸ محرم ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۱۹ ص ۵۔۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضلع کٹک میں مناظرہ مرزائیہ

موضع دہواں ساہی ضلع کٹک میں مابین مسلمانان دہواں ساہی ومرزائی جماعت تین دن تک زبردست مناظرہ ہوا۔ پہلے دن حیات عیسیٰ، دوسرے وتیسرے دن اجراء نبوت غیر تشریع وصداقت مرزا موضوع مباحثہ تھا۔ مسلمانوں کی طرف سے مولوی محمد یوسف صاحب امرتسری اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی عبدالغفور مناظر تھے۔ باوجودیکہ خود قادیانیوں نے یہ شرط پیش کی تھی کہ ہر ایک مدعی اپنے دلائل قرآن سے پیش کرے، لیکن باوجود اصرار فریق ثانی نے ایک بھی آیت نہیں پیش کی جس سے اجراء نبوت غیر تشریع وصداقت مرزا کا ثبوت ہوتا ہو۔ جس سے متاثر ہوکر ایک شخص اسی محلّہ کا محمد عرفان نامی اپنے عقائد باطلہ سے تائب ہوکر حلقہ بگوش اسلام ہوا۔ الحمدللہ۔ راقم: فضل الرحمٰن قاسمی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ مارچ ۱۹۳۸ء ص ۱۴)

مرزا قادیانی فیل گئے ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق ہم نے بارہا ظاہر کیا ہے کہ وہ اپنے ادعا میں فیل ہوکر گئے ہیں۔ ہمارے اس بیان کو قادیانی اور لاہوری پارٹی کے مرزائی نہیں مانتے رہے، مگر قدرت قادر اپنا کام اندر اندر کرتی رہتی ہے جس کی خبر انسانوں کو نہیں ہوسکتی۔ اس کو تصرف الٰہی کہتے ہیں۔ ہم نے اپنے دعوی پر کئی دفعہ خلیفہ قادیان کا قول پیش کیا ہے۔ آج ہم ایک مرزائی تبلیغی رسالے سے ایک نیا حوالہ پیش کرتے ہیں جو ہمارے دعوی کا موید ہی نہیں بلکہ مثبت ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جماعت مرزائیہ اپنے مصنوعی نبی کی تبلیغ میں کبھی کمی نہیں کرتی۔ بت پرست، بت پرستی میں سست ہوجائیں تو ہوجائیں لیکن یہ نبی پرست سست نہیں ہوتے۔ حاجیوں کا پہلا جہاز کراچی بندر پر لگا، تو وہاں کے مرزائیوں نے حاجیوں کے استقبال میں ایک ٹریکٹ شائع کیا جس میں حاجیوں کو حج کی مبارک باد دینے کے بعد اپنا مطلب یوں بیان کیا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے بھائیو! ایک نیکی دوسری نیکی کی توفیق دیتی ہے۔ آپ میرے اس محبت بھرے پیغام کو بے التفاتی سے ٹھکرا نہ دیں۔ آپ دنیا کی حالت پر نگاہ فرمائیں۔ آپ گہری نظر سے مسلمان کہلانے والوں کی زندگی کا مطالعہ کریں، آپ کو ماننا پڑیگا کہ سچ مچ آسمانی مصلح کے آنے کا یہی زمانہ ہے۔ آپ غیر مسلموں کے اسلام پر حملوں کا جائزہ لیں ان کی مخالفانہ سرگرمیوں کو دیکھیں، آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ محافظ اسلام کے مبعوث ہونے کا یہی وقت ہے۔ یقیناً یہ آواز خدا کی آواز ہے آپ یہ کہہ کر انکار نہ کر دیں کہ کیا قادیان کے ایک شخص پر یہ فیض ہوسکتا ہے۔ (الفضل ۳ مارچ ۱۹۳۸ء)

یہ اقتباس بتا رہا ہے کہ مسلمانوں کی آج کی حالت زار اس حد کو پہنچ گئی ہے کہ ان میں کوئی مصلح اعظم آنا چاہیے۔ راقم مضمون کے الفاظ غور سے دیکھئے کہ:

محافظ اسلام کے مبعوث ہونے کا یہی وقت ہے۔،

اس فقرے سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب جو کام کرنے آئے تھے وہ ابھی اچھوت کا اچھوت ہے۔ اس لئے میاں محمود خلیفہ قادیان نے سچ کہا تھا کہ:

مرزا صاحب جو کام کرنے آئے تھے اس کا اربواں حصہ بھی ابھی پورا نہیں ہوا۔ (الفضل قادیان ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

اس لئے یہ شعر اپنے مضمون میں بالکل صحیح ہے

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نا مرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ مارچ ۱۹۳۸ء مطابق ۱۵ محرم ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۰ ص ۴)

شراب کی وجہ سے دس اشخاص پر لعنت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

حدیث شریف میں آیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قال رسول الله ﷺ لعنت الخمر على عشرة او جه، بعينها، و عا صر ها و معتصرها و با ئعها و مبتا ئها و حا ملها، والمحمو لة اليه ، و آ كل ثمنها و شا ر بها و سا قيها

(رواہ ابن ماجہ) (مولانا امرتسریؒ نے روایت مشکوۃ سے نقل کی، میں نے اسے ابن ماجہ کے الفاظ میں نقل کر دیا ہے۔ بہاء)

یعنی آنحضرت ﷺ نے شراب کی وجہ سے دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے۔ شراب بنانے والے، اور بنوانے والے، پینے والے، اٹھانے والے (مزدور)، اور جس کی طرف اٹھا کر لے جائی جائے، پلانے والے، بیچنے والے، اس کا دام کھانے والے، خریدنے والے اور جس کیلئے خریدی جائے، ان سب پر آنحضرت ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

مطلب حدیث مذکور کا یہ ہے کہ جس کو شراب کے ساتھ ذرہ بھی تعلق ہو، بنانے میں ہو، یا بیچنے میں، یا بکوانے میں، یا ترغیب دینے میں، یہ سب لعنت کے مورد ہیں۔ یہ حدیث بیان کر کے ہم ایک حوالہ قادیانی اخبار سے نقل کرتے ہیں۔

حضور (مرزا قادیانی) نے مجھے لاہور سے بعض اشیاء لانے کے لئے ایک فہرست لکھ کر دی۔ جب میں چلنے لگا تو پیر منظور محمد صاحب نے مجھے روپیہ دے کر کہا کہ دو بوتل برانڈی کی میری اہلیہ کے لئے پلومر کی دکان سے لیتے آویں۔ میں نے کہا کہ اگر فرصت ہوئی تو لیتا آؤں گا۔

پیر صاحب فوراً حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کی خدمت میں گئے اور کہا حضور مہدی حسین میرے لئے برانڈی کی بوتلیں نہیں لائیں گے، حضور ان کو تاکید فرما دیں۔

حقیقۃً میرا ارادہ لانے کا نہ تھا۔

اس پر حضور اقدس (مرزا قادیانی) نے مجھے بلا کر فرمایا کہ :

میاں مہدی حسین! جب تک تم برانڈی کی بوتلیں نہ لے لو، لاہور سے روانہ نہ ہونا۔،

میں نے سمجھ لیا کہ اب میرے لئے لانا لازمی ہے۔ میں نے پلومر کی دکان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے دو بوتلیں برانڈی کی غالباً چار روپیہ میں خرید کر پیر صاحب کو لا کر دیں
(الحکم قادیان ۷ نومبر ۱۹۳۷ء ص ۳)

علماء قادیان سے سوال:

حدیث مرقوم اور عبارت الحکم سامنے رکھ کر بتائیں کہ برانڈی ولائتی شراب لانے کا حکم دینے سے مرزا غلام احمد صاحب حدیث مذکورہ کے اقسام عشرہ میں سے کس قسم میں داخل ہیں۔ جواب دیتے ہوئے فرمان خداوندی سامنے رہے

و اذا قلتم فا عد لوا ولو کا ن ذا قر بی (الانعام:۱۵۲)

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ مارچ ۱۹۳۸ء مطابق ۱۵ محرم ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۰ ص ۴۔۵)

قرآنی لفظ خاتم النبیین کی صحیح اور معتبر تفسیر

وہی ہے جو خود قرآن سے ثابت ہو۔۲

جناب مولانا مولوی ابوعبداللہ محمد ادریس ڈیانواں ضلع پٹنہ سے لکھتے ہیں:

۳۔ ہر نبی و رسول جس کی تصدیق شریعت محمدیہ نے کی ہو اور جو کچھ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی ان سب پر ایمان لانا شریعت اسلام نے فرض قرار دیا ہے اور اسی وجہ سے قرآن پاک میں جا بجا اللہ پر، محمد رسول اللہ پر، اور اس پر جو آپ پر بذریعہ وحی نازل ہوا، ایمان لانے کے ساتھ انبیاء و رسل سابقین پر اور جو کچھ ان پر بذریعہ وحی نازل ہوا، اس پر بھی ایمان لانے کا حکم صادر ہوا ہے۔ مگر کسی آنے والے نبی پر اور اس کی بیان کردہ وحی پر ایمان لانے کا حکم ایک جگہ بھی نہیں ملتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے اور قرآن پاک کا آغاز اسی سے کیا جاتا ہے

الم ۔ ذ لك الكتا ب لاريب فيه۔ هدى للمتقين الذين يؤمنو ن بالغيب و يقيمو ن الصلوة و مما رزقنا هم ينفقو ن۔ و الذين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یؤمنو ن بما انزل الیك و ما انز ل من قبلك و با لآ خر ة هم یوقنو ن۔(یعنی وہ یہی کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے جو ہدایت ہے پرہیز گارو ں کے واسطے جوایمان لاتے ہیں غیب پر اور نماز قائم رکھتے ہیں اور میرے دیئے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں اور جو ایمان رکھتے ہیں اس پر جو آپ پر اتارا گیا اوراس پر جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں)(البقرۃ:۱۔۴)

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے اور خود حامل قرآن ﷺ کو حکم ہوتا ہے

قولوا آ منّا باللہ و ما انز ل علینا و ما انز ل الی ابرا هیم واسماعیل و اسحاق و یعقو ب و الا سبا ط و ما او تی موسی وعیسی و النبییو ن من رّ بهم ۔ (یعنی آپ کہیے کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اوراس پر جو ہم پر اتارا گیا ہے اور جو ابراہیم اوراسماعیل اور یعقوب اوران کی اولاد پر اتارا گیا اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ اور دیگر انبیاء اپنے رب کی طرف سے دیئے گئے)(البقرۃ:۱۳۶)۔

ایک اور جگہ ایمان مفصل کا اس طرح پر حکم ہوتا ہے

یا ایّها الذین آ منوا آ مِنوا با للّٰہ ورسو له و الکتا ب الذی نزّل علی رسو له و الکتا ب الذی انزل من قبل ومن یکفر باللہ و ملا ئکته و کتبه ورسله و الیو م ا لآ خر فقد ضل ضلا لا بعیداً (یعنی اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ پر اوراس کے رسول (محمد ﷺ) پر اوراس کتاب (قرآن) پر جو ان پر اتاری گئی ہے اوراس سب کتاب پر جو پہلے اتاری گئی ہے اور جو منکر ہو اللہ کا اوراس کے فرشتوں کا اوراس کی کتابوں کا اور اسکے پیغمبروں کا اور روز آخرت کا تو وہ بڑی گمراہی میں پڑا)(النساء:۱۳۶)

اور بھی بہت سی آیتیں ہیں جن میں اللہ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ پر اور قرآن مجید پر ایمان لانے کے ساتھ انبیاء سابقین اور ان کی کتابوں پر ایمان لانے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔

الحاصل تذکرہ انبیاء اور تصدیق انبیاء اور ایمان بالانبیاء کے متعلق اسلوب بیان وتصریحات سے شواہد قرآنیہ کو جس قدر تتبع کیا جائے اور ان میں جس قدر تعمق کے ساتھ تفکر وتدبر کیا جائے اسی قدر پختگی کے ساتھ یہ ثابت ہوتا ہے کہ محمد رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی آنے والے نبی کا کوئی ذکر اللہ تعالی نے اپنی کتاب فرقان حمید میں نہیں کیا۔ اور ایسے نبی کی کوئی تصدیق نہیں فرمائی اور شہادت نہیں دی ہے۔ اور ایسے کسی نبی پر اور اس کے بیان کردہ وحی پر ایمان لانے اور اس کی تصدیق کرنے کا حکم ایمان والوں کو نہیں دیا ہے۔

پس خاتم کی تفسیر یہی ہونا متعین ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ سلسلہ نبوت کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں ہے۔

۵۔ شواہد قرآنیہ کے ساتھ خود حامل قرآن ﷺ کے ارشادات و ہدایات کثیرہ میں سے بھی چند کو ہم پیش کر دیتے ہیں جس سے آپ کے بعد کسی نبی کا نہ ہونا ظاہر ہوتا ہے

۱۔ آپ نے فرمایا ہے کہ میں تم میں دو مجموعہ چھوڑے جاتا ہوں جب تک ان دونوں کو مضبوط پکڑے رہو گے، راہ سے نہ بھٹکو گے: اللہ کی کتاب اور اپنا اسوہ حسنہ۔

۲۔ آپ کا ﷺ ارشاد ہے کہ میری سنت وطریقہ وخلفائے راشدین کی سنت وطریقہ کی پابندی کرنا۔

۳۔ آپ ﷺ کا حکم ہے کہ میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی اقتداء کرنا۔

۴۔ آثار قیامت میں آپ ﷺ نے حضرت عیسی بن مریم روح اللہ کے آسمان سے نزول فرمانے کی خبر دی ہے لیکن اس وقت حضرت عیسی نبی نہیں ہوں گے بلکہ افراد امت محمدیہ میں سے ایک فرد ہوں گے۔

۵۔ صاف اور صریح الفاظ میں بھی ارشاد ہے کہ لا نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

یہ سب وہ احادیث ہیں جن کی صحت پر کوئی تنقید نہیں ہے اور نہ معنی میں کوئی اغلاق وابہام ہے۔ پہلی حدیث میں قرآن مجید اور سنت نبوی کو مضبوط پکڑے رہنے کی امت کو تاکید کی گئی ہے اور دوسری حدیث میں سنت نبوی اور سنت خلفاء راشدین کے التزام کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔

تیسری حدیث میں مخصوص طور پر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے لیکن کسی آنے والے نبی پر ایمان لانے یا اس کی اطاعت کرنے یا ان کی اقتداء کرنے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ اس کا ذکر تک نہیں کیا گیا۔ پھر بھی اگر امت محمدیہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی مدعی نبوت کا خروج ہو جائے تو ایک مشکل سوال یہ بھی ہوگا کہ اس کا درجہ نبوت بڑا ہوگا یا ابوبکر وعمر و دیگر خلفائے راشدین کا درجہ صحابیت ومنصب خلافت جیسا۔

چوتھی حدیث میں ایک اہم واقعہ نزول عیسی کی اطلاع دی گئی ہے جو سابق میں ایک جلیل القدر نبی تھے مگر اب وہ صرف ایک فرد افراد امت محمد یہ سے ہوں گے اس سے اور بھی زیادہ وضاحت اس کی ہوتی ہے کہ خاتم النبیین ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت بالکل منقطع کر دیا گیا ہے۔

پانچویں حدیث تو خاتم النبیین کی تفسیر میں نص صریح ہے جو بالکل محتاج بیان نہیں ہے۔

ان احادیث صحیحہ قویہ مرفوعہ کے مقابلے میں تین مقولے جو حدیث کے نام سے منقول ہیں ان کو بھی پیش نظر رکھ کر جو شکوک وغلط فہمیاں ان سے ہوسکتی ہیں ان کا رفع ہو جانا بہتر ہے۔

۱۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرزند ابراہیمؑ کے متعلق فرمایا

لو عاش ابراهيم لكان صدّيقاً نبياً

یہ روایت سنن ابن ماجہ کی ہے۔ لیکن اول تو یہ اس درجہ ضعیف ہے کہ جماعت محدثین نے اس کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ یہاں تک کہ ملا علی قاری موضوع کو موضوع کہنے میں بہت نرم اور متساہل ہیں اس وجہ سے اس حدیث سے بھی موضوع ہونے کی جرح کو دفع کرنے کی انہوں نے کوشش کی ہے لیکن اس کے ضعیف ہونے میں کوئی کلام نہیں ہے۔

دوسرے یہ کہ اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد یہی رسول اللہ ﷺ کے یہاں .. کی ولادت ہونے والی تھی اور حضرت ابراہیم کی ولادت ظہور میں بھی آئی لیکن عالم الغیب سبحانہ وتعالی نے اس سے قبل ہی اس کی اطلاع دے دی اور مشیت وعلوم غیبیہ میں سے اس کو ظاہر فرما دیا کہ ما كان محمّد ابا احدٍ من رجالكم۔

چنانچہ اس کی صداقت از قبیل مشاہدات ہونا لازمی تھا اور ہر شخص نے مشاہدہ ومعائنہ کر لیا کہ حضرت ابراہیم کی ولادت بھی ہوئی اور قبل اس کے کہ رجل ہونے کا اطلاق حضرت ابراہیم پر کیا جا سکے بہت ہی صغرسنی میں ان کا انتقال بھی ہو گیا۔ لیکن بہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظر امورد نیا اور بہ اقتضائے بشریت یہ اطلاع اور یہ خبر مسرت بخش نہ تھی اس لئے اسی کے ساتھ ساتھ بنظر سعادت اخروی و بہ اقتضائے فضل وشرف نبوت یہ مژدہ فضیلت بھی بخشا و لکن رسول الله وخا تم النبیین ۔ اس کے بعد جملہ لو عاش ابراهیم لکا ن صدیقا نبیاً اگر قول پیغمبر ﷺ ہونا تسلیم کر کے آیت کریمہ کو سامنے رکھا جائے، تو اس کا مطلب صرف یہی ہوسکتا ہے کہ اگر ابرا ہیم زندہ رہتے تو وہ نبی صدیق ہوتے۔ جس سے دنیاوی نقطہ نظر سے تو وہ آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتے لیکن شرف وسعادت اخروی کے لحاظ سے میری فضیلت خاتم النبیین ہونے کی نہ ہوتی۔ اس لئے اللہ تعالی نے اپنے ارادہ ومشیت کے مطابق ابرا ہیم کو اٹھالیا اور میرے واسطے حقیقی و اخروی شرف ختم نبوت کو پسند ومقرر فرمایا جس کو ابراہیم کی ولادت سے پہلے بھی ظاہر فرمادیا تھا۔

تیسرے یہ کہ جملہ لو عاش لکان صدیقا نبیا میں لفظ لو کا استعمال ہی ابرا ہیم ہی کی زندگی کو بھی اور ان کے نبی صدیق ہونے کو بھی مطابق قواعد نحو.....مختلف ...ہونا ظاہر کر رہا ہے جیسے لو کا ن فیهما آلهة ا لا الله لفسد تا(الا نبیاء:۲۲) میں تعدد الہ اور فساد کونین دونوں کا ممتنع الوقوع ہونا ظاہر ہے۔

۲۔ایک مجہول روایت یہ منقول ہے

انا خاتم النبیین و انت یا علیؓ خا تم ا لاو لیاء

اول تو رسول اللہ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر نص صریح قرآنی وارد ہے جس سے انکار کی گنجائش ہی نہیں اور اس سے انکار کرنا قرآن مجید سے انکار کرنا ہے جو کفر کے مرادف ہے اور رسول اللہ کے بعد سے اب تک کسی مصدق نبی کا نہ ہونا کلام ربانی کی صداقت کا ایک کھلا ہوا معجزہ ہے۔ بخلاف اس مجہول روایت کے کہ اس کے ضعیف اور غیر صحیح ہونے کی روشن دلیل یہی کافی ہے کہ اہل سنت کے یہاں بھی اور اہل تشیع کے یہاں بھی حضرت علیؓ کے بعد سے بہت سے ولی گذرے ہیں جن کو اکابرین علمائے امت نے ولی تسلیم کیا ہے اور ولی ہونے کا جو معیار شریعت اسلام نے بتایا ہے وہ ان میں موجود تھا۔

دوسرے یہ کہ لفظ خاتم کا معنی مہر ہے اور مہر زیادہ تر آخر میں ثبت کی جاتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے لیکن کبھی مہر سرنامہ پر بھی ثبت کر دی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے اس جملہ کا اگر یہ معنی کیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا اور غیر صحیح اور غیر مقبول و نا قابل قبول کہے جانے سے محفوظ رہ سکے گا کہ ہم آخری نبی ہیں اور تم علیؓ اولین ولی ہو۔ چونکہ سلسلہ نبوت رسول اللہ ﷺ کے بہت قبل سے جاری تھا اور آپ کے بعد اسکے باقی رہنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور سلسلہ ولایت حضرت علیؓ کے بعد برابر جاری رہا اور زمانہ مرتضوی سے پہلے کسی ولی کا ثبوت نہیں ہے۔

۳۔ حضرت ام المؤمنین عائشہؓ کی طرف یہ جملہ منسوب کیا جاتا ہے کہ

قولوا انّه خاتم الا نبیاء و لا تقولوا لا نبی بعده

بلا شک وشبہ جملہ اہل سنت والجماعت کے یہاں حضرت عائشہ ام المومنین کا پایہ دینی مشاغل میں بہت بڑا ہے، اور بہت وافر دینی مسائل کی بنیاد آپ کی روایت بلکہ آپ کے اجتہاد پر بھی ہے، لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ ایک طرف تو بہ روایت صحیح خود رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے کہ لا نبی بعدی۔ اور دوسری طرف یہ روایت مجہولہ غیر مقطوع الصحۃ حضرت عائشہ کا قول ٹھیک اس کی تردید میں پیش کیا جائے کہ لا تقولوا لا نبی بعدہ اگر حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بدلے حضرت ابوبکرؓ کی طرف بھی اس طرح کی روایت منسوب ہوتی، تو بھی اس مرفوع حدیث کے مقابلہ میں یہ مجہول الروایت غیر مقبول الصحۃ موقوف جملہ لا یعبا به ہوتا۔

اگر بہ سند صحیح حضرت عائشہؓ سے حدیث لا نبی بعدی کی کوئی توضیح مروی ہوتی تو البتہ اس پر غور کیا جاتا۔

پھر یہ کہ ایک طرف قول رسول صادق ومصدوق ہے کہ لا نبی بعدی اور ایک طرف قول عائشہ صدیقہؓ ہے کہ لا تقولوا لا نبی بعده، تو تاویل..حضرت عائشہؓ کے قول میں کرنا ہوگا، نہ کہ قول پیغمبر میں جو کہ خود خاتم النبیین کی تفسیر ہے۔

ان حقائق وشواہد کی بنا پر خاتم النبیین کی صحیح اور حقیقی تفسیر اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتی ہے کہ شریعت اسلام کی اصطلاح میں قرآن مجید کے محاورہ کے مطابق جن لوگوں پر لفظ نبی کا اطلاق صحیح ہے اور زمرہ انبیاء میں جو داخل ہیں حضور اقدس ﷺ سب کے خاتمے پر ہیں اور آپ کے بعد سلسلہ نبوت منقطع ہے اور یہ وصف آپ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منتہائے کمال ہے کہ سلسلہ نبوت آپ پر منتہی کر دیا گیا۔

سرور انبیاء ہونے میں وہ توصیف نہیں جو وصف سلسلہ نبوت کے منتہائے کمال ہونے میں ہے یہاں پر کلام ربانی کے کمال بلاغت کا ایک لطیف و دقیق نکتہ بھی خیال میں رکھنا چاہیے وہ یہ کہ اس آیت کریمہ میں لفظ خاتم النبیین خود آپ اپنی تفسیر ہے اس اجمال کی تفصیل و توضیح یہ ہے کہ اس میں حضور اقدس ﷺ کے دو وصف موقع مدح میں بیان کئے ہیں۔ ایک رسول اللہ ہونا، دوسرا خاتم النبیین ہونا۔ چونکہ اللہ تعالی کے مقرب و برگزیدہ بندے جو صلحائے بنی آدم ہیں دو حال سے خالی نہیں اور دو تقسیم سے باہر ہیں ایک گروہ انبیاء اور دوسرا گروہ غیر انبیاء یعنی ایک وہ جماعت جن کو منصب نبوت عطا ہوا ہے اور اللہ اور اس کے رسول نے ان کی نبوت کی شہادت دی ہے اور تصدیق کی ہے اور ان کو نبی کے لقب سے ممتاز کیا ہے اور ایک وہ جماعت جن کو یہ منصب نہیں عطا ہوا ہے پھر بعض خصوصی امتیازات کی بنا پر گروہ انبیاء میں سے ایک جماعت کو نبوت کا بھی ایک اخص درجہ رسالت کا عنایت کیا گیا جو باقی زمرہ انبیاء کو نہیں تفویض ہوا۔ اور یہ ایسی واضح اور کھلی حقیقت ہے جس سے کسی کو انکار نہ ہوگا اب بہت توجہ اور غور کے ساتھ بالکل صافی الذہن ہو کر یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر لفظ خاتم سے مقصود سروری اور سیادت و امامت ہوتی تو بجائے خاتم النبیین کے خاتم الرسل کے لفظ میں مدح و وصف کی شان زیادہ اعلی ہوتی اور خاصان خدا کی سرداری سے اخص خاصان خدا کی سرداری کے لفظ میں بدرجہا زیادہ علو و رفعت شان ہے اور اگر اس کے عوض نبیین کا لفظ افادہ عمومیت کے واسطے ذکر کیا گیا ہے تو پھر سید ولد آدم خاتم البشر وغیرہ میں افادہ عمومیت بہ نسبت خاتم النبیین کے بہت زیادہ تھا بہ خلاف اس کے خاتم کا حقیقی اور اصلی و صحیح معنی اپنی جگہ رکھنے سے کمال مدح و وصف ٹھیک ٹھیک باقی رہتا ہے اور خاص لفظ خاتم النبیین ہی سے وہ مفہوم و مقصود ادا ہوتا ہے کیونکہ منصب رسالت بھی منصب نبوت ہی کا ایک اعلی درجہ ہے اگر خاتم الرسل کہا جاتا تو صرف اس اعلی درجہ کا سلسلہ آپ پر منتہی ہونا ظاہر ہوتا اور خاتم النبیین فرما دینے سے منصب رسالت اور اس سے عام منصب نبوت دونوں کا آپ پر ختم ہو جانا واضح ہو جاتا ہے جس سے آپ کا انتہائے مدح و وصف اور علو و رفعت شان بیان کر دینا مقصود باری تعالی ہے اور اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توضیح وتشریح سے نبی کا بھی وہی معنی اس آیت میں مراد ہونا متعین ہو جاتا ہے جس معنی میں خود اللہ سبحانہ نے نبی کا لفظ اپنی کتاب عزیز میں استعمال فرمایا ہے کیونکہ شریعت اسلام کی اصطلاح اور قرآن مجید کے محاورہ کے مطابق اگر نبی کا مفہوم مراد نہ لیا جائے بلکہ ہر من گھڑت مدعی نبوت اس میں شامل کر لیا جائے تو وہ سلسلہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے عہد مبارک ہی سے شروع ہو گیا تھا اور اللہ ہی جانتا ہے کہ یہ سلسلہ بدع من الرسل کا کس پر ختم ہوگا ایسے نبیوں کے آپ بے شک اور ہرگز خاتم نہیں ہیں لیکن آپ خاتم النبیین ہیں ضرور اور اس پر ایمان نہ رکھنا خلاف ایمان ہے اس لئے ضرور ہے کہ اس آیت میں نبی کا وہی معنی مراد ہے جو قرآن مجید میں ہر جگہ مراد ہے۔

ان شواہد واضحہ وحقائق ثابتہ کے باوجود بھی سلسلہ نبوت ختم ہو جانے کے بعد کسی نبی کا بروز وظہور نبوت تشریعی وغیر تشریعی اور نبوت بروزی وتمثیلی وغیرہ الفاظ لایعنی وتاویلات سخیفہ کی آڑ میں شریعت اسلام کے مسلک کے مطابق قابل قبول نہیں ہوسکتا ہے و من یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یّقبل منه یعنی جس نے اسلام کے علاوہ دوسرا طریقہ اختیار کیا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔

اور یہی نہیں کہ وہ نبی غیر تشریعی ہوگا بلکہ غیر شرعی و نامشروع ہوگا اور شرعی نقطہ نظر سے وہ مجملہ طواغیت کے ہوگا جس کو کوئی تائید وشہادت اللہ سبحانہ کی طرف سے اوس کے فرقان حمید میں اور اس کے رسول امین خاتم النبیین ﷺ کے لسان صدق سے نہیں حاصل ہے اور نہ اپنی امت کو اس پر ایمان لانے کی ہدایت فرمائی بلکہ اللہ پاک نے اس سے انکار کرنے کا حکم فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہے

الم تر الی الذین یزعمون انهم ءامنوا بما انزل الیك و ما انزل من قبلك یریدون ان یّتحاکموا الی الطّاغوت و قد امروا ان یکفروا به۔ (النساء: ٦٠)

یعنی کیا آپ نے ان لوگوں کو خیال نہیں کیا جن کو دعوی ہے کہ ہم ایمان لائے ہیں اس پر جو آپ پر اترا ہے اور اس پر جو آپ سے پہلے اترا ہے وہ چاہتے ہیں کہ فیصلہ حاصل کریں غیر کتاب اللہ وسنت رسول اللہ سے حالانکہ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ اس سے انکار کریں اور ایسا غیر مصدق وغیر موثق نبی سنت اللہ کے مطابق نبی نہیں ہوگا بلکہ بدع من

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرسل اور انوکھا نبی ہوگا

مسیلمہ کذاب اور اس کے نقش قدم پر چلنے والوں کی اکابر امت محمدیہ نے انہیں حقائق وشواہد کے پیش نظر کبھی تصدیق نہیں کی اور نہ پھر ایسے غیر مصدق کسی نبی نے کبھی بروز وظہور کیا جس کی تصدیق اکابر علمائے امت نے کی ہو اور اسی وجہ سے معنی نبوت میں خوب خوب موشگافیوں کے باوجود اور بڑے بڑے اہل اللہ اور اولیاء اور مجددین کے ہوتے رہنے کے باوجود صحیح معنی میں نہ کوئی نبی پیدا ہوا اور نہ کسی نے مدعی نبوت کی تائید وتصدیق کی سچ فرمایا اور حکم دیا اللہ رب العالمین نے اپنے رسول خاتم النبیین ﷺ کو کہ قل ما کنت بد عا من الرسل

و فیه کفایة لمن له درا یة

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ مارچ ۱۹۳۸ء مطابق ۱۵ محرم ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۰ ص ۵۔۸)

فاروق قادیان کا باطل دعوی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیانی جماعت کا یہ خاصہ ہے کہ ہر ایک واقعہ کو (خواہ اچھا ہو یا برا) قادیانی نبی کا اثر سمجھتی ہے۔ گویا زلزلہ بہار اور زلزلہ کوئٹہ وغیرہ سب قادیانی نبی کے اثرات سے ہیں۔ اس قسم کے ادعاؤں کے جوابات اپنے اپنے موقع پر ہماری طرف سے دیئے جا چکے ہیں۔ آج کل ایک نیا سوال اخبار فاروق قادیان میں لکھا گیا ہے جو قابل دید وشنید ہے؛

اڈیٹر اخبار فاروق پنڈت آتمانند (نامہ نگار اخبار اہل حدیث امرتسر) سے پوچھتا ہے کہ:

اپنے امام اسلام مولوی ثناء اللہ صاحب ہی سے دریافت کر لو کیا انہوں نے آریہ سماج سے جس قدر مناظرے وغیرہ کئے ہیں وہ حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب اور حضور کے علم کلام کی مدد سے نہیں کئے (فاروق ۱۴ فروری سنہ رواں)

پنڈت جی اس کا جواب دیں یا نہ دیں، ہم اس سوال کے جواب میں سچ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں کہ ہم نے مرزا غلام احمد صاحب کی کتب اور علم کلام سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ہم مرزا صاحب کو علم کلام سے ایسا ہی خالی پاتے ہیں جیسا نبوت اور الہام سے۔ بھلا جو بیچارے قضیہ ضروریہ مطلقہ اور دائمہ مطلقہ کی نسبت حکیم نورالدین سے پوچھیں وہ علم کلام کیا جانیں۔

ہاں فاروق کے اس مقولے سے ہمیں ایک قسم کی خوشی حاصل ہوئی ہے۔ وہ یہ کہ قادیانی پارٹی نے بھی ہمارے مناظرات کو کامیاب سمجھا، اسی لئے ان کو اپنے نبی کی تصنیفات سے ماخوذ قرار دیا۔ اس لئے امید ہے کہ وہ آئندہ ہمارے مناظرات کو ناکافی یا ناقص قرار نہ دیں گے۔ رہی یہ بات کہ وہ مرزا صاحب کی تصنیفات سے ماخوذ ہیں تو ان کا یہ دعوی غلط اور جذبہ محبت مرزا پر مبنی ہے بقول شاعر:

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء مطابق ۲۲ محرم ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۱ ص ۵)

مرزائیوں کا رشتہ ناطہ

خلیفہ قادیان کی درگاہ مجازی سے اصولاً آرڈر نافذ ہے کہ کوئی احمدی، غیر احمدی کو رشتہ نہ دے، خلاف ورزی کے مرتکب کو جماعت سے خارج کر دیا جائے گا مگر واقعات شاہد ہیں کہ اگر کوئی غریب آدمی اس حکم کی خلاف ورزی کرے تو اس کے متعلق فوراً جماعت سے خارج کئے جانے کا آرڈر نافذ ہوتا ہے۔ برعکس ان کے کوئی متمول آدمی مرتکب ہو تو خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کے قلم اور زبان کا ناطقہ بند ہو جاتا ہے۔ ذیل میں چند واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔

الف: تونسہ سے ۹ میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ میں خلیفہ صاحب کے ارادت مندوں کی ایک مختصر سی جماعت بستی ہے۔ جس جماعت میں سے بعض افراد تیسری پشت سے متمول ہونے کے باعث چندہ کے مختلف جملہ اقسام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی وجہ سے خلیفہ صاحب کے منظور نظر ہیں۔ اس خاندان کی ایک لڑکی عرصہ دس بارہ سال سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک پختہ مسلمان غیر مرزائی کے گھر بمعا وضہ حق مہر سہ ہزار روپیہ موجود ہے۔ خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کی رگ حمیت میں تا حال کوئی حرکت پیدا نہیں ہوئی۔

ب۔ پھر چہار سال سے اسی خاندان کی ایک اور لڑکی ایک دیگر معزز مسلمان بھاری زمین دار سکنہ مہیرو شرقی تحصیل تونسہ شریف کے ہاں بیاہی گئی۔

ج۔ پھر عرصہ دو سال سے اسی خاندان کی ایک تیسری لڑکی ان کے اپنے قصبہ میں سکونت رکھنے والے ایک مسلمان آنریری مجسٹریٹ پنشنر کے فرزند کے ساتھ منسوب ہوئی ہے جس کی شادی عنقریب ہونے والی ہے۔

د۔ پھر تازہ واقعہ یہ ہے کہ اسی قصبہ کوٹ کسرانی میں ایک معزز شخص نے اپنی لڑکی ایک پختہ مسلمان کے ساتھ منسوب کر دی۔ والد دختر قصبہ کی مرزائی جماعت کا عالم اور قابل ترین آدمی خیال کیا جاتا ہے۔

اگلے مہینہ میں نکاح کے وقت لڑکی والے نے چاہا کہ مرزائی مذہب کا نکاح خواں نکاح خوانی کرے۔ چونکہ والد ناکح ایک پختہ مسلمان غیر مرزائی ہے لہذا اس نے مرزائی نکاح خوان کا عمل دخل نہ پسند کرتے ہوئے اصرار کیا کہ مسلمان نکاح خواں نکاح کی تکمیل کرے جس پر معاملہ متنازع ہو کر رہ گیا۔ والد ناکح واپس ملازمت پر ضلع پشاور کو چلے گئے۔

کیا ہم بذریعہ پیغام صلح لاہور خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) سے دریافت کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ زیادہ چندہ دینے والوں کے ساتھ باوجود خلاف ورزی حکم مرکزیہ کے یہ امتیازی سلوک کیوں روا رکھا گیا؟

وجوہات کچھ بھی ہوں، سوائے اس قوی وجہ کے اور کوئی معقول وجہ نہیں ہے کہ چونکہ کوٹ کسرانی کی جماعت میں سے مذکورہ خاندان چندہ میں کافی حصہ لیا کرتا ہے اور تحفے تحائف کا سلسلہ بھی جاری رکھتا ہے، اس لئے منظور نظر ہونے کی وجہ سے خلاف ورزی احکام و اصول مرکز کا ارتکاب جرأت سے کر رہا ہے۔ خلیفہ صاحب کی احساس حمیت پر بے التفاتی چھائی ہوئی ہے انا للہ و انا الیہ را جعو ن

را قم : احمد بخش طالب علم۔ تونسہ۔ ڈیرہ غازی خان

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء مطابق ۲۲ محرم ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۱ ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر بشارت احمد، مرزا کی تکذیب پر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ڈاکٹر بشارت احمد، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پرانے مرید ہیں جن کو فنافی المرزا کہنا بجا ہے۔ آپ قادیانی لٹریچر کے خاص ماہرین سے ہیں۔ مگر تصرف قدرت ان سے بھی بالاتر ہے۔ اس لئے جب کوئی مضمون مرزا صاحب کی تصدیق پر لکھنا چاہتے ہیں تو قدرت خداوندی اس میں اپنا تصرف کر کے تکذیب مرزا کرا دیتی ہے۔ آپ نے ایک بڑی باریک بات پیدا کی ہے جو آپ کے نزدیک شائد ارسطو کے فلسفہ سے بھی زیادہ دقیق ہو۔ اس کو علم معانی کی چھوٹی سی کتاب تلخیص میں بھی طلبائے عربی نے پڑھا ہوگا جو یہ ہے

علامة المجاز استحالة الحقيقت یعنی کسی کلام میں جتنا حصہ اپنے حقیقی معنی میں محال ہو، اتنے حصے میں بشرط قرینہ مجازی معنی لئے جائیں۔

مثلاً يد الله (اللہ کا ہاتھ) مرکب اضافی ہے اس میں ید سے مراد بوجہ استحالہ حقیقت مجازی معنی لے سکتے ہیں مگر اللہ کے معنی حقیقی ہی بحال رہیں گے یہ اصول سمجھ کر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے الفاظ سنئے:

> کسی صداقت کو منوانے کا بہترین طریق یہ ہوا کرتا ہے کہ پہلے کچھ اصول منوا لئے جائیں۔ جب مخاطب اصول کو سمجھ لیتا ہے اور تسلیم کر لیتا ہے تو پھر جو بات بھی اصول کے مطابق اسے نظر آئے گی اسے اس کے ماننے میں کچھ تامل نہ ہوگا۔
>
> مثلاً ابن مریم کے نزول کے متعلق اگر ہم مخاطب کو پہلے یہ منوالیں کہ جو مر جاتا ہے وہ دنیا میں واپس نہیں آتا، اور اگر کسی گذشتہ متوفی شخص کے متعلق کے کہا جائے کہ وہ آ گیا ہے یا آنے والا ہے، تو اس سے مراد سوائے اس کے کچھ نہیں ہوسکتا کہ کسی اور شخص کو مجازاً اس شخص متوفی کا نام دیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثلاً میں کہوں کہ لوگ اسٹیشن پر رستم پہلوان کے استقبال کے لئے جمع ہیں تو ظاہر ہے کہ لوگ اس سے یہی سمجھیں گے کہ کسی پہلوان کو رستم کا نام مجازاً دیا گیا ہے۔ وجہ یہ کہ لوگوں کو یہ مسلّم ہے کہ اصل رستم مر چکا۔

اور جب ہم اس اصول کو ابن مریم کی آمد پر لگائیں گے اور قرآن سے ثابت کر دکھائیں گے کہ اصل ابن مریم مر چکا تو پھر ہمیں سوائے اسکے چارہ نہیں کہ تسلیم کر لیں کہ آنے والے موعود کو ابن مریم کا نام مجازی طور پر بوجہ کسی مماثلت اور مشابہت کے دیا گیا ہے کیونکہ جو مر گیا وہ واپس نہیں آتا۔

(پیغام صلح لاہور ۱۲ مارچ ص ۲)

یہ اصول صحیح ہے مگر ترک حقیقت استحالہ حقیقت تک محدود رہے گا جیسا ہم نے مثال (ید الله) میں بتایا ہے کہ مضاف (ید) میں ترک حقیقت ہے مگر مضاف الیہ (اللہ) میں ایسا نہیں۔

جس فراخ دلی سے ہم نے ڈاکٹر بشارت صاحب کا اصول تسلیم کیا ہے اور اس کو علمی قانون سے موید بتایا ہے ڈاکٹر صاحب سے ہمیں امید ہے کہ وہ بھی ہمارا پیش کردہ اصول تسلیم کریں گے کیونکہ وہ علمی اصول اہل زبان کا مسلّم ہے۔

پس اس اصول کے ماتحت ہم ڈاکٹر صاحب سے التماس کرتے ہیں کہ آپ کی پیش کردہ مثال میں رسم سے مراد تو مجازی معنی لئے جائیں گے کیونکہ حقیقی معنی محال ہیں مگر اسٹیشن کے لفظ سے مجازی معنی نہیں لئے جائیں گے (کیونکہ حقیقت محال نہیں) ہمارا یہ فرق بتانا بالکل صحیح اور واجب القبول ہے اس اصولی تمہید کے بعد نزول مسیح کی حدیث کو آپ کی رستم والی مثال کے ساتھ منطبق کرنے کو پیش کرتے ہیں۔ سنئے

ینزل عیسی ابن مریم عند المنارة البیضاء شرقی دمشق

یعنی عیسی بن مریم دمشق کے مشرقی سفید منارہ کے پاس اتریں گے

ان لفظوں میں سے (بقول آپ کے) عیسی بن مریم کی حقیقت متروک ہے (کیونکہ وہ بقول آپ فوت ہو چکے ہیں) بہت اچھا۔ مگر دمشق اور منارہ بیضاء کی حقیقت کیوں متروک سمجھی جائے۔ کیا دمشق میں منارہ بیضاء کے پاس مثیل مسیح کا اترنا محال ہے۔ یقیناً محال نہیں۔ پھر ایسا شخص جو مثیل مسیح ہونے کا دعوی کرے اور بجائے دمشق کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں اترے کیونکر سچا ہوسکتا ہے۔اسی وجہ سے ہم مرزا غلام احمد صاحب کو صادق الادعاء نہیں سمجھتے مگر آپ ہم کو ایسا کہنے میں صادق القول جانتے ہوں

ڈاکٹر بشارت صاحب کیا ہمارا خیال صحیح ہے

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء مطابق ۲۲ محرم ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۱ ص ۴)

انتقال پرملال:

مولوی احمد الدین صاحب سیالکوٹی ایک خاموش کارکن بزرگ سلف کا نمونہ تھے مولانا سیالکوٹی کے ذوالقربی اور بہت بڑے تعلق دار تھے ۷۱ سال کی عمر پا کر گذشتہ ہفتہ انتقال کر گئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء مطابق ۲۲ محرم ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۱ ص ۱۴)

محمدی بیگم کا نکاح

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

بہت عرصے کے بعد قادیانی اخبار میں محمدی بیگم کے نکاح کا ذکر آیا جسکے دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی پارٹی نے اس مسئلہ پر بہت غور وفکر کیا ہے۔مگر اس غور وفکر کا نتیجہ اپنے جملہ اسلاف کے خلاف نکالا ہے۔اس لئے ہم اس مضمون پر توجہ کر کے ملک کو دکھاتے ہیں کہ محمدی بیگم کا نکاح عیسائیوں کی تثلیث کی طرح عقدہ لاینحل ہے،مگر کوشش دونوں فریق کئے جاتے ہیں۔جس طرح پادری فنڈر سے لے کر پادری عبدالحق تک نے اثبات تثلیث میں متعدد کتابیں لکھی گئیں جن میں مختلف طریقے اختیار کئے گئے اسی طرح حکیم نورالدین سے لے کر مرزا بشیر احمد (پسر دوم مرزا قادیانی) تک مختلف طریقوں سے اس قضیہ کو حل کیا گیا جس کی تفصیل ہم نے رسالہ نکاح مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں کی ہوئی ہے۔ آج کا مضمون خاص نوعیت کا ہے اس لئے ناظرین اسے توجہ سے پڑھیں۔ قادیانی اخبار الفضل لکھتا ہے:

اس پیش گوئی کا مرکزی نقطہ محمدی بیگم صاحبہ کی شادی نہیں تھی بلکہ خاندان کے بے دین اعزہ کو ایک رحمت یا غضب کا نشان دکھانا اصل مقصد تھا۔

یعنی ان کے سامنے خدا تعالیٰ نے یہ بات پیش کی تھی کہ اگر بے دینی کو ترک کر کے میرے بھیجے ہوئے مسیح کے ساتھ حقیقی تعلق جوڑو گے، تو خدا تعالیٰ تمہیں بھی علی قدر مراتب ان رحمتوں سے حصہ دے گا جو اس نے مسیح کی آل و اولاد اور متعلقین کے لئے مقرر کر رکھی ہیں۔ لیکن اگر تم بدستور بے دینی پر قائم رہے اور خدا کے مامور و مرسل کے ساتھ حقیقی رشتہ نہ جوڑا تو پھر تم بالآخر خدا کے غضب کا نشانہ بنو گے۔

محمدی بیگم صاحبہ کی شادی اس وقت کے حالات کے ماتحت اس تعلق کی صرف ایک ظاہری نشانی تھی جس طرح کہ حضرت صالح علیہ السلام کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ایک طرف اپنے فضل و رحمت اور دوسری طرف اپنے غضب ولعنت کے دوہرے نشان کے لئے حضرت صالح کی اونٹنی کو ایک ظاہری نشانی قرار دیا تھا (سورہ ہود۔ رکوع ۶)

مگر نادان لوگ ظاہری بات کو لے کر جو محض ایک وقتی رنگ رکھتی ہے اپنی ضد پر اڑ جاتے ہیں اور بات کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش نہیں کرتے بہر حال جہاں تک میں نے اس پیش گوئی کے متعلق غور کیا ہے میں اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس پیش گوئی میں محمدی بیگم کی شادی اصل مقصود نہیں تھی بلکہ پیشگوئی کی حقیقی غرض و غایت یہ تھی کہ حضرت مسیح موعود کے رشتہ داروں کو ایک ایسا نشان دکھایا جائے جو اپنے اندر دو پہلو رکھتا ہو۔ ایک پہلو رحمت کا جو آپ کو ماننے والوں اور آپ کے ساتھ تعلق جوڑنے والوں کے لئے خاص ہو اور دوسرا پہلو غضب کا جو انکار کرنے والوں اور الگ رہنے والوں کے لئے مخصوص ہو۔

سو خدا تعالیٰ نے اپنا یہ دو دھاری نشان دکھا دیا اور دکھا رہا ہے اور اسوقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک دکھا تا جائے گا جب تک یہ میدان اپنے اور غیروں کے درمیان امتیاز پیدا کر دینے کے رنگ میں صاف نہ ہو جائے۔

چنانچہ اس وقت تک اس خاندان میں سے ایک بہت بڑی تعداد خدا تعالیٰ کی مخفی تاروں کے ذریعہ کھینچی جا کر خدا تعالیٰ کی رحمت سے علی قدر مراتب حصہ پا چکی ہے۔ اور کچھ لوگ جو انکار پر فوت ہوئے ہیں وہ پیش گوئی کے دوسرے پہلو کے مظہر ہیں اور ان کے انجام کی تلخی دنیا کے سامنے ہے جس پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں۔

باقی ایک تیسرا گروہ بھی ہے جو ابھی تک ہم سے جدا ہے۔ لیکن چونکہ یہ لوگ ہنوز بقید حیات ہیں اس لئے ہم ان کے متعلق حسن ظن رکھتے ہیں اور ہماری خواہش ہے اور ہم اسی کوشش میں ہیں کہ وہ بھی خدا تعالیٰ کی رحمت کے وارث بن جائیں و لعل الله یحد ث بعد ذ لك امرا۔

(الفضل قادیان ۱۱ مارچ ۱۹۳۸ء۔ ص ۴)

یہ ساری تحریر اصل مضمون سے پہلو تہی ہے اور اصول باطل تا و یل الکلام بما لا یر ضی به قا ئله کے ماتحت ہے قادیان کے اہل قلم لکھتے وقت بھول جاتے ہیں یا دانستہ اس مضمون سے تجاہل کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کی تصنیفات اور مقالات کو جاننے والے ملک میں کافی سے زیادہ ہیں اہل حدیث کا تو خصوصاً یہ دعوی ہے

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

اس لئے ہم اس بارے میں مرزا صاحب قادیانی ہی کے اقوال پیش کر کے اس مضمون (نکاح محمدی بیگم) کا مرکزی نقطہ بتاتے ہیں مرزا صاحب متوفی لکھتے ہیں؛

محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ کے نکاح کی پیش گوئی کے اجزاء یہ ہیں

۱۔ مرزا احمد بیگ تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

۲۔ پھر داماد اس (منکوحہ آسمانی کا خاوند مرزا سلطان محمد) کا اڑھائی سال کے اندر فوت ہو (مرزا سلطان محمد کے نکاح کی تاریخ ۷۔ اپریل ۱۸۹۲ء ہے۔ اس نکاح سے اڑھائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سال تک مرزا سلطان محمد کو اکتوبر ۱۸۹۴ء تک مر جانا چاہیے تھا۔ مگر وہ آج تک، ۱۹۳۸ء، زندہ ہے۔ ثناء اللہ امرتسری)

۳۔ پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر فوت نہ ہو۔

۴۔ پھر یہ کہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

۵۔ پھر یہ کہ عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) بھی ان تمام واقعات کے پورا ہونے تک فوت نہ ہو۔

۶۔ پھر یہ کہ اس عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) سے نکاح ہو جائے۔

اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔

(شہادۃ القرآن، از مرزا قادیانی۔ص ۸۱)

ان چھ نمبروں میں سے چھٹا نمبر اصل مرکزی نقطہ ہے یعنی خاتون محترمہ کا مرزا صاحب کے نکاح میں آ جانا۔ چنانچہ مرزا صاحب نے کتاب انجام آتھم میں اس امر کی تائید مزید فرمائی ہے۔ جہاں مرزا احمد بیگ کی موت کا ذکر کر کے لکھا ہے

ثم ما قلت لكم ان القضية على هذ القدر تمت و النتيجة الآ خرة هى التى ظهر ت و حقيقة النباء عليها ختمت بل ا لا مر قا ئم على حا له و لا يرد ا حد با حتيا له و القدر قدر مبر م من عند الر ب العظيم، وسيأتي وقته بفضل الله الكر يم

یعنی میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ کام ختم ہو گیا اور آخری نتیجہ یہی تھا جو ظاہر ہوا اور میری الہامی خبر کی حقیقت بھی ختم ہو گئی بلکہ اصل بات اپنے حال پر قائم ہے کوئی بھی اس کو حیلے حوالے سے رد نہیں کر سکتا وہ اللہ رب عظیم کی طرف سے تقدیر مبرم ہے اس کا وقت آنے والا ہے جس خدا نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھیجا ہے اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خبر بالکل صحیح ہے جلد ہی تم دیکھو گے اور اس آسمانی نکاح والی خبر کو اپنے صدق کذب کا معیار بناتا ہوں اور میں نے جو کچھ کہا ہے خدا سے خبر پا کر کہا ہے۔ (انجام آتھم۔ص ۲۲۳)

ناظرین کرام! صاحب الہام کی طرف سے اس مضمون کی یہ تشریح ایسی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اس سے زیادہ صراحت نہیں ہوسکتی باوجود اس کے چند لوگوں کے مرزائی ہو جانے پر اس پیش گوئی کو چسپاں کرنا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصریحات کے صریح خلاف ہے اس سے تو اچھی توجیہہ (عالمانہ فاضلانہ بلکہ ڈاکٹرانہ) وہ ہے جو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لاہوری نے کی ہے جو یہ ہے:

محمدی بیگم سے مراد کوئی خاتون متعینہ نہیں ہے اور نکاح مرزا سے مراد تزوج (شادی) نہیں ہے بلکہ محمدی بیگم سے مراد وہ نومسلموں کی جماعت ہے جو ہماری تبلیغ سے انگلستان میں امت محمدیہ میں داخل ہوگئی ہے۔

سبحان اللہ! کیا ہی اچھی توجیہہ ہے اور کیا ہی عمدہ تشریح ہے جس کے حق میں یہ کہنا بے جا نہیں

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایّھا السّاقی ادر کأساً و ناولھا

مرزائی ممبرو! شیخ عبدالرحمٰن مصری کا قول (دہریت) اگر صحیح نہیں تو سچ بتانا اور ایمان سے بتانا کہ اس قسم کی توجیہات کو تم لوگ قابل قبول جانتے ہو۔

بھئی ہمارا یقین تو ہر بات میں مرزا صاحب کے قول پر ہے اس لئے ہم تو تمہاری بھول بھلیوں میں آنے کے نہیں۔ وہ بے چارے سیدھے سادھے بزرگ تھے اس لئے صاف الفاظ میں کہہ گئے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس نکاح کی بابت پیش گوئی کی ہوئی ہے جہاں حضور ﷺ نے فرمایا ہے یتزوج و یولد لہ یعنی مسیح موعود شادی کریگا اور اس کیلئے اولاد ہوگی یہ اسی نکاح کی طرف اشارہ ہے (ضمیمہ انجام آتھم)

باقی رہا یہ امر کہ یہ نکاح کیوں نہ ہوا اس کا جواب عرفی کے شعر میں مل سکتا ہے

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال
صد سال مے تواں بتمنا گریستن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر کیم اپریل ۱۹۳۸ء مطابق ۲۹ محرم ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۲ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج

پنڈت آتمانند صاحب ست دھرمی لکھتے ہیں:

مندرجہ صدر عنوان سے میرا ایک مضمون اخبار اہل حدیث کی کسی گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے جس میں، میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے کلام سے ثابت کیا تھا کہ ویدھرم کا جتنا پرچار اور اشاعت مسلمانوں میں مرزا صاحب متوفی اور ان کے پیروؤں نے گنتی کے چند برسوں میں کر دکھلایا ہے، آریہ سماج شائد صدیوں میں بھی نہ کر سکتی۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب اور ان کے خلیفوں نے قریباً ستر ہزار مسلمانوں کو آریہ سماجی بنا ڈالا ہے۔ چنانچہ میں نے آریہ سماج اور احمدیت کے تین متفق علیہ مسائل، قدامت مادہ و ارواح، تناسخ، ویدوں کا کلام الٰہی ہونا، کا ثبوت مرزا صاحب قادیانی کی کتابوں سے دیا تھا۔ علاوہ ان مسائل علمیہ کے میں نے مرزا صاحب کی تحریروں اور تصنیفوں سے یہ بھی ثابت کر دیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی مشرک تھے۔ میری نظروں سے اخبار فاروق قادیان کا پرچہ مجریہ ۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء گذرا ہے جس کے صفحہ ۵ و ۶ پر ثنائی مشن میں: اہل حدیث کا پنڈت، کے عنوان سے کسی مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل کے نام سے پس پردہ کسی پردہ نشین نے جواب دینے کی بے سود کوشش فرمائی ہے جواب کیا ہے میری ہی تائید کی گئی ہے۔ بخوف طوالت اور کم فرصتی کی وجہ سے میں مجیب کے جواب کا سارا اقتباس دنیا مناسب نہیں سمجھتا، صرف چند فقرے درج کئے جائیں گے۔ میرے اس اعتراض پر کہ

مرزا صاحب قادیانی نے ایک جعلی الہام بنایا کہ گویا خدا فرماتا ہے

انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی یعنی تو مجھ سے ایسا قرب رکھتا ہے اور ایسا ہی میں تجھے چاہتا ہوں جیسا کہ اپنی توحید و تفرید کو۔،

(تحفہ گولڑویہ)

نیز نور الحق صفحہ ۴۲ جلد اول پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے آخر میں میرے مرتبہ کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ لکھا ہوا ہے کہ تو ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔

مولوی صاحب جواب دیتے ہیں کہ:

حضور (مرزا) کا یہ انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی اپنا کلام ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہے

دوئم اس الہام میں بمنزلة کا لفظ بتاتا ہے کہ سیدنا مسیح موعود اللہ تعالیٰ کو پیارے ہیں جیسے اس کی توحید وتفرید اسے پیاری ہے،

جواب الجواب اول: یہ کلام ہی ظاہر کرتا ہے کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں ہوسکتا کیونکہ خدا کسی مخلوق کو بھی اپنی توحید وتفرید میں بھی شریک نہیں کرسکتا۔ لہذا یہ مشرکانہ قول خدا سے منسوب کرنا معاذ اللہ مرزا صاحب کا خدا پر بہتان عظیم ہے اور شرک درشرک ہے دوئم، لفظ بمنزلہ کے معنی قرب مانند درجہ وغیرہ ہیں نہ کہ پیارے کے، اگر کسی لغت سے میرے مولوی فاضل دوست لفظ بمنزلہ کے معنی پیارا دکھلا دیں تو دس روپئہ انعام

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بمنزلہ کے معنی قرب اور مرتبہ اور جیسا، کئے ہیں جو کہ مرزا صاحب قادیانی کی مندرجہ بالا تحریروں سے ظاہر ہے نیز حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶ پر اس جعلی الہام کا ترجمہ ومعنی یوں لکھے ہیں:

تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائے گا اور دنیا میں مشہور کیا جائے گا تو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے تو مجھ سے بمنزلہ اس انتہائی قرب کے ہے جس کو دنیا نہیں جان سکتی۔

نیز ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۴ پر یوں ہے: تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید

پس بمنزلہ لفظ کے معنی مرزا صاحب بھی انتہائی قرب کے جس کو دنیا نہیں جان سکتی قرب مرتبہ جیسا مانند وغیرہ کرتے ہیں نہ کہ پیارا۔ مرزا غلام احمد صاحب اس الہام کی تشریح حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶ پر یوں کرتے ہیں کہ:

تو (مرزا قادیانی) مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔،

اب مرزا غلام احمد کی عرش کی تعریف یا معنے سنئے چنانچہ آپ خزینۃ المعارف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلد اول طبع ۲ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۶۵ پر لکھتے ہیں:

اب اصل حقیقت سنو کہ قرآن شریف میں لفظ عرش کا جہاں جہاں استعمال ہوا ہے اس سے مراد خدا کی عظمت اور جبروت اور بلندی ہے۔ اسی وجہ سے اس کو مخلوق چیزوں میں داخل نہیں کیا ... یہ چاروں دیوتا (اندر، سوریہ، چاند اور دھرتی) جیسا کہ ہم اس رسالہ میں بیان کر چکے ہیں خدا کی چار صفتوں کو جو اس کے جبروت اور عظمت کا اتم مظہر ہیں جن کو دوسرے لفظوں میں عرش کہا جاتا ہے اٹھا رہے ہیں۔

نیز خزینۃ المعارف کے صفحہ ۱۶۶۔۱۶۷ میں لکھا ہے:

غرض یہ وید کے چار دیوتے یعنی آکاش سورج چاند دھرتی خدا کے عرش کو جو ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت اور مالک یوم الدین ہے اٹھا رہے ہیں

یہی عبارت رسالہ نور الدین۔ صفحہ ۹۶۔۹۷ پر بھی درج ہے جس سے صاف ثابت ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے خلیفہ اول عرش کو خدا کی عین ذات و صفات ربوبیت رحمانیت رحیمیت مالکیت جبروت عظمت اور بلندی مانتے تھے نہ کہ غیر ذات اور مخلوق گویا بالفاظ مرزا خدا نے مرزا صاحب کو یہ الہام بھیجا کہ اے مرزا جی تو مجھ سے وہی انتہائی قرب اور مرتبہ رکھتا ہے جو میری توحید اور تفرید اور ربوبیت اور رحمانیت رحیمیت مالکیت جبروت عظمت اور میری بلندی کو حاصل ہے کوئی مومن کبھی خواب میں خیال کر سکتا ہے کہ خدا کسی کو اپنی توحید اور تفرید اور ربوبیت رحمانیت رحیمیت مالکیت جبروت عظمت اور بلندی میں شریک کرے؟ نعوذ باللہ ہرگز نہیں کیونکہ یہ صریح شرک ہے اور مرزا صاحب کا خدائی دعوی ہے۔

میں نے یہ بھی اعتراض کیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے مکاشفات صفحہ ۹ نیز آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ نیز کتاب البریۃ صفحہ ۷۹ وغیرہ پر لکھا ہے کہ:

میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں (نعوذ باللہ من ذلک)

قادیانی مولوی صاحب اس کا جواب یہ فرماتے ہیں:

پنڈت صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ ایک کشف ہے جو تعبیر طلب ہے۔،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مرزا غلام احمد صاحب کا اقرار واعتراف شائع کرتے ہیں کہ :

ہماری (مرزا کی) مراد اس واقعہ سے حلولی یا وحدۃ الوجودی لوگوں والی نہیں ۔،

جواب الجواب : یوں تو مرزا صاحب کی ہر ایک پیش گوئی اور الہام بلکہ ان کی نبوت اور وہ خود بھی تعبیر طلب تھے سمجھنے والوں کے لئے اشارہ کافی ہے لیکن کیا مولوی صاحب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عبارت ذیل کی تشریح فرمائیں گے؟

کیونکہ نبی کی خواب تو ایک قسم کی وحی ہوتی ہے ۔(ازالہ اوہام۔ص ۲۲۱ ۔ ۹۷۲)

جس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ خواب بھی خدا کا الہام اور وحی تھی کہ مرزا غلام احمد صاحب خود خدا تھے اور یقیناً وہی تھے۔

بجواب مرزا۔ یہ لوگوں والی وحدۃ الوجودی تو بے شک نہیں تھی، لیکن خدا والی وحدۃ الوجودی بلا شبہ تھی کیونکہ ادھر مرزا صاحب کا ملہم خدا فرما چکا ہے کہ ،

تو مجھ سے بمنزلہ اس انتہائی قرب کے ہے جس دنیا نہیں جان سکتی ۔،

رہا مرزا صاحب یہ کہنا کہ اس واقعہ سے حلولی وحدۃ الوجودی مراد نہیں سراسر غلط ہے کیونکہ اسی کشف مندرجہ مکاشفات صفحہ ۹ پر آگے چل کر لکھا ہے کہ:

میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہو گیا تھا یا اس شئے کی طرح جسے کسی دوسرے شخص نے اپنی بغل میں دبا لیا ہو اور اسے اپنے اندر بالکل مخفی کر لیا ہو یہاں تک کہ اس کا کوئی نام ونشان باقی نہ رہ گیا ہو اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اس کے اعضا اور میری آنکھ اس کی آنکھ اور میرے کان ان کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی تھی میرے رب نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ میں بالکل اس میں محو ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی ہے اور اس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے حضرت عزت کے خیمے میرے دل کے چاروں طرف لگائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو پیس ڈالا سو نہ تو میں میں ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنا باقی رہی میری اپنی عمارت گر گئی اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے لگی اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور میں سر کے بالوں سے ناخنِ پا تک اس کی طرف کھینچا گیا پھر میں ہمہ مغز ہو گیا جس پر کوئی پوست نہ تھا اور ایسا تیل بن گیا کہ جس میں کوئی میل نہ تھی (گویا بغیر کسی فرق کے خالص خدا بن گیا) ...الوہیت میری رگوں اور پٹھوں میں سرایت کر گئی اور میں بالکل اپنے آپ سے کھویا گیا۔ ...خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حکم اور شیرینی اور حرکت اوسکون سب اسی کا ہو گیا اور اس حالت میں (جب کہ آپ خالص خدا بن گئے تھے) میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا ...آخر میں دیکھتا تھا کہ میں اس (زمین) کے خلق پر قادر ہوں اور پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا انا زینا السماء الدنیا بمصابیح پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا ار د ت ان استخلف فخلقت آ د م خلقنا ا لا نسا ن فی احسن تقویم۔

کیا خدا تعالیٰ کا مرزا غلام احمد صاحب کے وجود میں داخل ہو جانا اور مرزا صاحب کا بلا پوست ہمہ مغز اور بلا میل خالص تیل یعنی خدا بن جانے اور حلولی اور وحدۃ الوجودی میں کوئی عقل مند فرق کر سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں

نیز الوصیۃ بار ہفتم صفحہ ۷ پر مرزا صاحب قادیانی کا یہ لکھنا کہ

میں خدا کی مجسم قدرت ہوں

نیز تجلیات الہیہ صفحہ ۱۳ پر یہ الہام شائع کرنا کہ خدا کہتا ہے کہ:

تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میں (خدا) ہی ظاہر ہو گیا ہوں تیرا ظہور بعینہ میرا ظہور ہے۔

نیز یہ کہنا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انت منی بمنزلة بروزی تو مجھ سے بمنزلہ میرے بروز یا اوتار کے ہے
یعنی اے مرزا تو اب بروزی نبوت سے ترقی فرما کر بروزی خدا بن چکا ہے
نیز تریاق القلوب صفحہ ۶۱ نشان نمبر ۴۷، نیز حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۴، نیز براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۲ نیز البشری جلد اول صفحہ ۴۱ وغیرہ پر مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔
نیز خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۳ میں ہے
مجھ کو فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔
اور اس پر اخبار الفضل ۳ دسمبر ۱۹۳۳ء ص ۷ کالم ۲ کی یہ تشریح کہ
اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ ظلی طور پر خدا تعالیٰ کی یہ (فنا کرنے اور زندہ کرنے کی) صفات حضور (مرزا قادیانی) میں ظاہر ہوئیں۔
صاف ثابت نہیں کرتیں کہ مرزا صاحب نے محدثیت مجددیت ظلی بروزی غیر شریعی اور شرع والی کامل نبوت سے ترقی کرتے کرتے ظلی خدا بروزی خدا بلکہ عین خالص خدا، اور معاذ اللہ گویا خدا کا باپ ہونے کا مشرکانہ وملحدانہ دعاوی کئے
نیز تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۴ نیز اربعین نمبر ۳ میں لکھا ہے کہ
دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند۔
کیا اب بھی مرزا صاحب کے دعوی خدائی میں کوئی کسر باقی رہ جاتی ہے؟ کیا کوئی خدا پرست مومن ایسے کلمات زبان پر لانا تو کجا خیال تک بھی کرسکتا ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم اپریل ۱۹۳۸ء مطابق ۲۹ محرم ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۲ ص ۵۔۷)

کیا شیخ بہاء اللہ پیغمبر تھے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:
شیخ بہاء اللہ ایرانی کی بابت اہل حدیث میں بارہا ذکر آچکا ہے کہ وہ دعوی رسالت کرتے تھے۔ نہ صرف دعوی رسالت بلکہ ناسخ قرآن ہونے کے مدعی تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے اس بیان کو بہائیوں کی طرف سے غلط کہا جا تا رہا ہے۔ یعنی بہائی کہتے تھے کہ اہل حدیث، بہاء اللہ کو نبی اور رسول کہنے میں قادیانیوں کی طرح غلط گوئی اور ہٹ دھرمی سے کام لیتا ہے۔ چنانچہ بہائی رسالہ کوکب ہند کے الفاظ یہ ہیں:

جناب مدیر اہل حدیث حضرت بہاء اللہ کی طرف دعوی الوہیت تو منسوب نہیں کرتے مگر اپنے قدیم خیالات میں مقید ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں کہ حضرت بہاء اللہ نے نبوت و رسالت کا دعوی کیا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں اور نہایت تفصیل وتوضیح سے اس خیال کی غلطی کوکب ہند میں دکھائی جا چکی ہے لیکن افسوس کہ جیسے اہل قادیان حضرت بہاء اللہ کی طرف دعووی الوہیت منسوب کرنے میں ضد سے کام لے رہے ہیں اسی طرح مولانا ثناء اللہ صاحب، حضرت بہاء اللہ کی طرف دعوی نبوت و رسالت پر اصرار بے جا کر رہے ہیں۔ (کوکب ہند۔ مارچ ۱۹۳۱ء ص ۹)

اس کا مدلل جواب تو ہم پرانے حوالہ جات سے اپنے رسالہ بہاء اللہ اور مرزا میں عرصہ ہوا دے چکے ہیں لیکن آج ہم ایک جدید حوالہ پیش کر کے مدیر کوکب کی خفگی کا ازالہ کرتے ہیں۔ بہائی میگزین (اس کا پرانا نام کوکب ہند تھا) بابت فروری سنہ رواں میں ایک مضمون دین بہائی کے عنوان سے نکلا ہے جس میں شیخ بہاء اللہ کی بعثت کا ذکر ان لفظوں میں کیا گیا ہے

اگر کسی ملک کو درست کرنے کی ضرورت تھی تو وہ اس وقت کا ایران تھا ایسے گرے ہوئے ملک میں پیدا ہونا اور تنہا کھڑے ہو کر کام کرنا پبلک اور حکومت کی سخت مخالفت کے باوجود ملک کو اونچے مقام پر لے جانا ایک پیغمبر ہی کا کام ہوسکتا ہے..

حضرت بہاء اللہ نے فرمایا کہ آپ ہی موعود کل ادیان ہیں بہاء اللہ کا مدعا یہ تھا کہ وہ عالم گیر برادری قائم کریں گے گذشتہ پیغمبروں نے بھی برادری قائم کی تھی لیکن عالم گیر برادری قائم نہیں کی۔ (بہائی میگزین۔ص ۲۱۔فروری ۱۹۳۸ء)

یہ عبارت بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ اس کے لکھنے والے اور شائع کرنے والے شیخ بہاء اللہ ایرانی کو پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر (رسول اللہ) کہتے ہیں یعنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منصب رسالت پر فائز ہونے کا اظہار کرتے ہیں یہاں تک تو ہمارا پرانا دعوی ہے جس کی بنا پر بہائی رسائل ہمیں غلطی پر سمجھتے تھے کہ ہم شیخ بہاء اللہ کو مدعی رسالت ونبوت کہتے ہیں۔ بقول ان کے وہ مدعی رسالت وپیغمبری نہ تھے پھر تھے کیا؟ وہی جو خود شیخ بہاء اللہ کہتے ہیں

هذا يو م لو ادركه محمد رسول الله لقال قد عرفنا ك يا مقصود المر سلين (الواح مبارکہ مصنفہ شیخ بہاء اللہ ص۹۴) (یعنی میرا یہ زمانہ ایسا ہے اگر محمد رسول اللہ اس کو پالیتے تو کہتے اے مقصود المرسلین ہم نے تجھے پہچان لیا)

کس قدر بلند دعوی ہے اور کس قدر استعلاء ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہی نا کہ ایران سے بڑی تکلیف کی حالت میں نکالے گئے۔ اس کے بعد آپ بغداد گئے۔ وہاں چند روز چھپے رہے۔ آخر وہاں سے بھی نکالے گئے۔ بعد ازاں عکہ چلے گئے۔ وہاں جیل ہی میں وفات پائی۔ اور کہنے کو تو کہا جاتا ہے کہ

ایران جیسے گرے ہوئے ملک کو اونچا کرنے کو آئے تھے،

جو مذہبی نقطہ نگاہ سے دن بدن پست ہو رہا ہے فسق وفجور عیاشی دنیا پرستی یہاں تک کہ دین ومذہب سے بیزاری ایران میں اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ بحکم حکومت کوئی شخص اپنے آپ کو کسی خاص دین ومذہب سے منسوب نہیں کرسکتا بلکہ محض ایرانی کہلاتا ہے

یہ ہے وہ ترقی جس پر اہل بہاء کو ناز ہے۔ جس طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی تھا کہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہوں، حالت یہ ہے کہ قادیان کی اصلاح بھی نہ ہوسکی۔ آج جو کچھ قادیان میں از قسم مناکیر (مکروہات) ہو رہا ہے وہ عدالتوں کے ریکارڈوں میں آچکا ہے جس روز یہ مواد پریس کے ذریعہ شائع ہوا تو لوگوں کی زبان پر یہ مقولہ ہوگا

شیر قالین دگرست شیر نیستان دگرست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔اپریل ۱۹۳۸ء مطابق ۷صفر ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۳ ص ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ بر تذکرہ۔۵

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس مضمون کی گذشتہ قسط میں یہ ذکر ہوا تھا کہ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کی صحت کے متعلق مرزا جی کے بکثرت الہامات تھے جب مولوی صاحب مذکور وفات پا گئے تو جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مواخذات ثنائیہ سے تنگ آ کر اسی میں خیریت دیکھی کہ وہ کسی ایسے الہام کی موجودگی تسلیم نہ کریں جس میں مولوی عبد الکریم کی صحت کی بشارت مرقوم ہو۔

چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب نے یہی کمال دکھایا اور اپنی گلوخلاصی کرا گئے۔ مگر مشکل پڑی تو آ کر بے چارے ان غریب احمدیوں پر جنہوں نے بحکم خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) الہامات مرزا کو جمع کرنے کی خدمت کی۔ ان کیلئے نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن کا مضمون تھا۔ الہامات مرزا متعلقہ صحت مولوی عبدالکریم کو نقل کرتے یا نہ کرتے، دونوں صورتوں میں ان کے مسلمہ مسیح موعود کا دامن تقدس خارہائے گوناگوں سے بھرپور نظر آتا تھا اور وہ اس منظر کو عوام کی نگاہوں میں لانے کے لئے تیار نہ تھے۔

اندریں صورت انہوں نے یہ دانائی کی کہ غیر مشہور رؤیا والہامات تو سرے سے نقل ہی نہ کئے چنانچہ سابقہ مضمون میں ہم اس قسم کی امثلہ پیش کر چکے ہیں آج آگے ملاحظہ ہو۔

باقی رہے مشہور مشہور مکاشفات وغیرہ سوان میں مرتبین تذکرہ نے خوب خوب کانٹ چھانٹ کی ہے چنانچہ بابو منظور الٰہی مصنف رسالہ البشری نے مکاشفات کے صفحہ ۴۲ پر ایک کشف مرزا، بدیں الفاظ نقل کیا ہے:

> ۳۰۔ اگست ۱۹۰۵ء مولوی عبدالکریم کی گردن کے نیچے پشت پر ایک پھوڑا ہے جس کو چیرا دیا گیا ہے۔ فرمایا میں نے اس کے واسطے رات دعا کی تھی۔ رؤیا میں دیکھا کہ مولوی نورالدین صاحب ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رو رہے ہیں۔ اس رؤیا سے بظاہر غم وحزن کا اظہار ہو رہا ہے۔

چونکہ رسالہ مکاشفات کی تصنیف کے زمانہ سے بہت پیشتر مولوی عبدالکریم صاحب وفات پا چکے تھے، اس لئے مکاشفات کے مصنف نے اس کشف کو درج رسالہ کرنے میں بخل سے کام نہیں لیا۔ ہاں دانائی یا بالفاظ مرزا غلام احمد صاحب، یہودیانہ تحریف، یہ کی کہ اس رؤیا کی اگلی سطور جن میں بحکم،

خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں (قول مرزا)

خود خواب بین یعنی احمدیوں کے حضرت مسیح موعود نے اس رؤیا کی تعبیر کھول دی ہے کو بے ڈکار ہضم کر گئے ملاحظہ ہو وہ عبارت یہ ہے:

> فرمایا ہمارا تجربہ ہے کہ خواب کے اندر رونا اچھا ہوتا ہے اور میری رائے میں طبیب کا رونا مولوی صاحب کی صحت کی بشارت ہے (الحکم ۳۱۔اگست ۱۹۰۵ء)

یہ تحریر جہاں یہ ثابت کر رہی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی رؤیا مولوی عبد الکریم کی وفات نہیں صحت پر مشتمل تھی، وہاں بابو منظور الٰہی وامثالہ علماء واعیان احمدیت کی ایمانی حالت کی بھی آئینہ دار ہے کہ یہ لوگ دراصل مرزا غلام احمد صاحب کو مخاطب الٰہی وغیرہ کچھ نہیں سمجھتے ان کا مذہب صرف اور صرف جدل ہے۔

بابو منظور الٰہی صاحب نے اپنی کتب البشری، مکاشفات، منظور الٰہی وغیرہ میں اس قسم کی بیسیوں نہیں صدہا خیانتیں کی ہیں۔ مگر ہمارا مرکز تنقید اس وقت تذکرہ ہے۔ اس لئے ہم لاہوری احمدیوں کی کارستانیوں کو کسی دوسری صحبت پر چھوڑ کر صرف اتنے حصہ پر، وہ بھی بطور نمونہ، کچھ عرض کریں گے جو مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کے بارے میں تذکرہ اور البشری میں مشترک ہے۔

اخبار بدر جلد ۱ نمبر ۲۴ میں مرقوم ہے

> نماز صبح کے وقت ایک رؤیا دیکھا۔ ایک جگہ ایک بڑی حویلی ہے۔ اس کے آگے ایک بڑا چبوترہ ہے جس کی کرسی بہت بلند ہے۔ اس پر مولوی عبد الکریم صاحب سفید کپڑا پہنے ہوئے دروازے پر بیٹھے ہیں۔
>
> اس جگہ میں ہوں اور چار اور دوست ہیں جو ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا مولوی صاحب میں آپ کو صحت کی مبارک باد دیتا ہوں اور پھر میں رو پڑا۔ اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے۔ اور مولوی صاحب بھی رو پڑے۔

کسی نے کہا دعا کرو۔ اور ہر دعا میں تین دفعہ سورہ فاتحہ پڑھی۔،

اس رؤیا مرزا سے چونکہ صحت وموت دونوں پہلوؤں میں سے کسی ایک پہلو پر بالجزم اور قطعی استدلال نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے مصنف رسالہ مکاشفات نے صفحہ ۴۴ ،اور مرتبین تذکرہ نے صفحہ ۵۱۹ پر اس کو نقل کرنے میں دریغ نہیں کیا مگر اس کی اگلی عبارت جس کے اندر خود مرزا غلام احمد صاحب نے اس کی تشریح کی ہے جس سے روز روشن کی طرح اس رؤیا سے مولوی عبدالکریم کی صحت کی بشارت پر مشتمل ہونا ثابت ہوتا ہے اسے دونوں صاحب (مصنف مکاشفات وتذکرہ) منہ ہلائے بغیر صاف نگل گئے ملاحظہ ہو وہ عبارت یہ ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا:

اس خواب کے تمام اجزاء مولوی صاحب کی صحت کی بشارت دیتے ہیں۔ سورہ فاتحہ پڑھنے کی تعبیر یہ ہے کہ انسان کوئی ایسا امر دیکھے جو اس کو خوش کرنے والا ہو۔ فرمایا جو الحمد خواب میں پڑھتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ (اخبار الحکم قادیان ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء)

لاہوری اور قادیانی احمدیو! اپنی مذکورہ بالا تحریفات کو دیکھ کر ایمان سے بتلاؤ ان کنتم مو منین کہ تم لوگوں میں اور اس شریف قوم میں کیا فرق ہے جنہوں نے حضور فداہ روحی ﷺ کے سامنے توریت پڑھتے ہوئے آیت رجم پر انگلی رکھ لی تھی؟ انصاف! ناظرین کرام! یہ ہیں وہ لوگ جن کے متعلق قادیانی نبی نے اعلان کر رکھا ہے کہ

من د خل فی جماعتی د خل فی صحا بة خیر المر سلین

(یعنی جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ درحقیقت خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوتا ہے)

(خطبہ الہامیہ)

جناب مرزا غلام احمد کی اس تحریر اور مرزائیوں کی مذکورہ کارستانیاں ملاحظہ کر کے بیساختہ ہمارے قلم سے نکلا جا رہا ہے: جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔ اپریل ۱۹۳۸ء۔ مطابق ۷ صفر ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۳ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج

پنڈت آتمانند صاحب لکھتے ہیں:

میں نے درثمین اور توضیح مرام صفحہ ۲۳ کے اشعار درج کر کے لکھا تھا کہ محض مسلمانوں کو دکھلانے کے لئے مرزا صاحب نے حضرت احمد ﷺ کی شان میں اس قدر غلو کیا ہے کہ انہیں خالص خدا ہی بنا دیا ہے۔ جیسا

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم
زاں نمط شد محو دلبر کز کمالِ اتحاد
پیکر او شد سراسر صورت رب رحیم
گرچہ منسوبم کند کس سوئے الحاد و ضلال
چوں دلِ احمد نمے بینم دگر عرش عظیم

ترجمہ: احمد کی شان کو سوائے خداوند کریم کے کون جان سکتا ہے؟ وہ اپنے آپ سے کچھ ایسے جدا ہوئے کہ درمیان میم گرا کر احمد سے احد (خدا) بن گئے۔ وہ اس طرح دلبر میں محو ہوئے کہ کمال اتحاد کی وجہ سے ان کا جسم سراسر خدا بن گیا۔ خواہ کوئی مجھ پر الحاد کفر کا فتوی لگا وے لیکن مجھے احمد کے دل جیسا دوسرا کوئی عرش عظیم یعنی خدا کی صفات ربوبیت رحمانیت رحیمیت مالکیت وغیرہ نظر نہیں آتیں۔

اس کے جواب میں قادیانی مولوی عبدالرحمٰن صاحب فرماتے ہیں کہ:

اس میں تو آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس کو خدا تعالی کی ذات سے ایک الگ وجود بتایا گیا ہے اور اللہ تعالی کو احد اور آپ کو احمد کہا گیا ہے۔

ناظرین! احمدی مولوی صاحب کے اس جواب اور تجاہل عارفانہ پر غور فرماویں۔ کیا

آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم
پیکر او شد سراسر صورتِ رب رحیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں حضرت اقدس کو خدا سے الگ بتلایا گیا ہے یا درمیانی میم نکال کر خود احد (خدا) ہی بتایا گیا ہے؟ للہ انصاف فرماویں۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب! یاد رکھئے کہ سامنے نہہ کلنک اوتار ہے
ہر چناں کہ بشوئی پلید تر گردد

مرزا غلام احمد صاحب کے مشرکانہ عقائد دکھلانے اور آریہ سماج اور احمدیت کو ہم مشرب ثابت کرنے کے لئے میں نے قدامت مادہ وروح، تناسخ، وید مقدس کا الہام یا ایشوری گیان ہونا ان تینوں مسائل میں اتفاق مرزا دکھایا تھا۔

میری توجہ اب تک اخبار فاروق مجریہ ۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء کے صرف ایک مضمون کی طرف کسی دوست نے دلائی ہے جس میں بظاہر جواب دینے کی کوشش اور درحقیقت میرے اعتراض کی تائید کی گئی ہے۔

بخوف طوالت میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب مجیب کی عبارت کو درج کرنا نہیں چاہتا کیونکہ میرے اعتراض کی ہی گونج ہے۔ ان کی عبارت نقل کرنے کی بجائے میں دوبارہ مرزا غلام احمد قادیانی کے الہامی لیکچر کی ہی لیاقت اور اہمیت دکھلانا چاہتا ہوں جس کے متعلق مرزا صاحب متوفی اور جملہ احمدی بڑی ڈینگیں مارا کرتے تھے کہ خدا نے اس لیکچر کے اعلیٰ ترین ہونے اور مقبول ترین ہونے کی پیش گوئی فرمائی تھی۔ نیز اس لئے بھی کہ اس سے مرزا صاحب کا شرک بہتر طور پر ظاہر کیا جا سکتا ہے چنانچہ آپ، اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب پر لیکچر صفحہ ۳۰ پر فرماتے ہیں:

> ہمیں معلوم نہیں کہ دنیا پر اس طرح سے کتنے دور گذر چکے ہیں اور کتنے آدم اپنے اپنے وقت میں آ چکے ہیں چونکہ خدا قدیم سے خالق ہے اس لئے ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے لیکن اپنے شخص کے اعتبار سے قدیم نہیں ہے۔ افسوس کہ حضرات عیسائیاں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ صرف چھ ہزار برس ہوئے کہ جب خدا نے دنیا کو پیدا کیا اور زمین وآسمان بنائے اور اس سے پہلے خدا ہمیشہ معطل اور بے کار تھا اور ازلی طور پر معطل چلا آتا تھا یہ ایسا عقیدہ ہے کہ کوئی صاحب عقل اس کو قبول نہیں کرے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز الوصیت بار ہفتم صفحہ ۱۱ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اس (خدا) کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔

مرزا غلام احمد صاحب کی اس مختصر سی عبارت پر کئی اعتراض کئے جا سکتے ہیں اور مرزا صاحب قادیانی خدا کے منکر ثابت کئے جا سکتے ہیں، لیکن ہمیں یہاں مرزا صاحب کا شرک دکھلانا مقصود ہے اور بس، کیونکہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ باقی سب قسم کے گناہ بخشے جا سکتے ہیں لیکن شرک اور مشرک نہیں بخشے جا سکتے۔

میں اپنے پس پردہ دوست کو فلاسفی کے چکر میں ڈالنا نہیں چاہتا مبادا کہیں دوران سر لاحق ہو جائے۔ اس لئے نہائت سادہ فلسفہ سمجھا دینا چاہتا ہوں اگر کوئی آریہ سماجی مخاطب ہوتا تو بحث کو طول دینے کا لطف بھی آتا، بے چارے احمدیوں کو فلسفہ کی کیا سمجھ؟ لے دے کے مرزا غلام احمد صاحب نے پنڈت لیکھ رام جی سے چند نکات سیکھے تھے، مگر وہ بھی نامکمل طور پر۔

اب سنئے ہمارا اعتراض اور بار بار دعوی ہے کہ مرزا صاحب پنڈت لیکھ رام کی بحث سے عاجز آ کر آریہ سماجی عقائد مان چکے تھے اور مادہ وارواح کی ازلیت و ابدیت یعنی قدامت کے قائل بن چکے تھے کیونکہ جب تک مادہ وارواح کو قدیم نہ مانا جائے تب تک مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ ایمان کہ

دنیا اپنے نوع کے اعتبار سے قدیم ہے،

تا قیامت ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

ہمارا یہ دعوی اور اعتراض ہرگز ہرگز نہیں اٹھایا جا سکتا اس لئے کہ

۱۔ ازلی یا قدیم شئے محدود بزمانہ ماضی نہیں ہوا کرتی یعنی اس کا کوئی شروع نہیں ہوا کرتا۔

۲۔ حادث اشیاء ہمیشہ محدود بزمان ماضی ہوتی ہیں یعنی کسی نہ کسی وقت ان کی اولین پیدائش ہوتی ہے

اس لئے اگر مادہ وارواح کو قدیم ازلی نہ مانا جاوے اور حادث کہا جاوے تو اصول موضوعہ (۲) کی رو سے ان کی اولین پیدائش ماننی ہی پڑے گی خواہ کتنی بڑی مدت پہلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی کیوں نہ ہو، مگر پیدائش اور پیدائش کا شروع وقت بھی ماننا ہی پڑے گا۔ اور یہ بھی ماننا پڑے گا کہ جب تک مادہ وارواح پیدانہیں کئے گئے تھے تب تک ازل زمانہ ماضی غیر منتہی سے خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت اور قدرت معطل بلکہ ازلی طور پر معطل اور بے کار چلی آتی تھی جو مرزا صاحب قادیانی جیسے صاحب عقل و دانش کے لئے قابل قبول نہیں تھی ہر ایک استک اور موحد تسلیم کرتا ہے کہ خدا ازلی و ابدی ہے اور ما سوا خدا ہر ایک شئے مخلوق اسی لئے حادث اور فانی ہے

کل من علیها فا ن و یبقی و جه ر بك ذو الجلا ل و الا کرا م(الرحمن:۲۶۔۲۷)

پس جب تک مادہ وارواح کو ازلی قدیم نہ مانا جائے تب تک دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم نہیں ثابت کی جاسکتی۔ میں تو کہتا ہوں کہ اس عقیدہ میں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے دونوں حضرات غلطی پر تھے۔ آریہ سماجی بھائی بھی دھیان دے کر سنیں۔ یاد رہے کہ آریہ سماج مادہ وارواح کو قدیم مانتی ہے نہ کہ دونوں کے اختلاط کو جسے دنیا کہتے ہیں۔ اس لئے آریہ سماج دنیا کو تو اس کے شخص کے لحاظ سے حادث مانتی ہے اور نوع (پرواہ روپ) سے قدیم۔

فلسفہ بتلاتا ہے کہ جو بھی دو یا زیادہ اشیاء علیحدہ علیحدہ بڑی ہوں ان کے ملاپ اور میلان کا بھی کوئی نہ کوئی وقت آغاز ضرور ہوتا ہے پس مادہ وارواح کو ازلی مان لینے سے بھی یہ تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ ان دونوں کے اولین ملاپ سے قبل ازلی طور پر خدا معطل اور بے کار تھا اور دنیا نوع کے لحاظ سے بھی قدیم نہیں تھی۔

تشریح: اگر تھوڑی دیر کے لئے بفرض محال مان بھی لیا جائے کہ مادہ وارواح بھی ازلی ہیں، یعنی ازل سے بلا آغاز زمانہ ماضی سے تینوں ساتھ ساتھ چلے آرہے ہیں کسی خاص وقت سے مادہ کے اجزا اور ارواح کو ملا کر خدا نے دنیا بنائی تو بھی پہلی مرتبہ خدا تعالیٰ نے مادہ وارواح کو ملایا اس سے قبل گو مادہ وارواح موجود بھی ہوں لیکن کائنات نہ تھی۔ لہذا دنیا نوع کے اعتبار سے بھی قدیم نہ ہوئی اور خدا کی قدرت یعنی صفت خالقیت بھی ازلیہ طور پر معطل اور بے کار تھی کیونکہ خدا ازل سے ہے اور کائنات ازلی نہیں بلکہ حادث اور محدود بالزمان ہے اسلئے آریہ سماج اور احمدیت کا یہ متفق علیہ عقیدہ کہ دنیا اپنے نوع کے اعتبار (پرواہ روپ) سے قدیم ہے اور دنیا کو نوع کے اعتبار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے قدیم مانے بغیر خدا پر از لیہ طور پر بے کار اور اس کی صفات کے معطل چلے آنے کا معاذ اللہ الزام عائد ہوتا ہے سراسر بے سمجھی ہے۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب ایسے دقیق فلسفیانہ مسائل کو سمجھنا آپ کے بس کی بات نہیں۔ میں نے اسی واسطے تو لکھا تھا اور پھر لکھتا ہوں کہ قادیانی احمدیوں میں کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا جو میرے اعتراض کو سمجھ بھی سکے، جواب دینا تو دور رہا۔ بہتر ہو کہ آپ اپنے آریہ سماجی استادوں کو جنہوں نے آپ لوگوں کو یہ مشرکانہ عقاید پڑھائے ہوئے ہیں سامنے لاویں۔ مگر آریہ سماج تو کبھی کی پیٹھ دکھا گئی ہوئی ہے یہ آپ کا پہلا ہی سابقہ ہے۔ میں اپنے پس پردہ دوست کی خدمت میں مرزا صاحب قادیانی کے وہ شعر پیش کرتا ہوں کہ جو محمدی بیگم کی فرقت میں آپ نے لکھے تھے

نہ سر کی ہوش ہے تم کو نہ پا کی
سمجھ ایسی کہاں تم کو خدا کی
مرے بت اب سے پردہ میں رہو تم
کہ کافر ہو گئی خلقت خدا کی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔اپریل ۱۹۳۸ء۔ مطابق ۷صفر ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۳ ص ۷۔۸)

سوامی دیانند سرسوتی اور مرزا قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم دونوں صاحبوں کو بلحاظ قابلیت کے ہندوستان کے دو ہیرو کہیں تو بے جا نہیں۔ اسی لئے ہم نے جو کتاب ان دونوں کے حالات میں لکھی ہے اس کا نام ہندوستان کے دو ریفارمر رکھا ہے۔ اس کتاب میں ہم نے بحوالجات صحیحہ ان دونوں صاحبوں کو جس وصف میں شریک ثابت کیا ہے اس کا ذکر یہاں نہیں کرتے، یہاں ایک دوسرے وصف کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس میں بھی یہ دونوں صاحب برابر کے شریک ہیں جس کا ہمیں اور ہر ایک بہی خواہ ملک کو افسوس ہے۔ وہ وصف یہ ہے کہ یہ دونوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیرو اپنے اپنے مقصد میں فیل گئے جس کی تفصیل یہ ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو اس لئے فیل گئے ہیں کہ ان کا دعوی تھا کہ عنقریب دیکھو گے کہ کوئی پڑھا لکھا آدمی ہندو نظر نہیں آئیگا (ازالہ اوہام)، اس کے برعکس آج ہم دیکھتے ہیں کہ پڑھے لکھے لوگوں میں اکثریت ہندوؤں کی ہے جس کا انکار کرنا بداہت کا انکار ہے۔

ہم بلا خوف تردید صاف کہتے ہیں کہ جب تک ہندوستان میں گاندھی جی اور پنڈت مالویہ جی زندہ ہیں ہندوستان ہندوؤں سے خالی نہیں کہلا سکتا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اسی دعوی کا تتمہ یہ تھا کہ میرے آنے سے دنیا میں کوئی مذہب باقی نہ رہے گا سوائے ایک مذہب کے جس کا نام اسلام ہے، سب قومیں مٹ کر اسلام میں جذب ہو جائیں گی (چشمہ معرفت)

آج ان دونوں صاحبوں کو اس نوٹ میں شریک کرنے کی وجہ ہمیں یہ پیش آئی ہے کہ ان دنوں ہردوار میں میلہ کنبھ ہو رہا ہے۔ میلہ کنبھ کیوں اس امر کا باعث ہوا کہ ہم ان دونوں صاحبوں کو یکجا ذکر کریں اس کی وجہ اصل میں یہ ہے کہ میلہ کنبھ ان ہر دو صاحبوں کے مذہبی نقطہ نگاہ کے خلاف ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خلاف تو اس لئے ہے کہ یہ میلہ تعلیم اسلام کے خلاف ہے اور مرزا غلام احمد صاحب اسلام کے مدعی تھے اور بقول خود اسلام ہی کو دنیا میں غالب دیکھنے اور دکھانے کے لئے آئے تھے مگر میلہ کنبھ سے ثابت ہو گیا کہ ان کا مقصد پورا نہیں ہوا۔

سوامی دیانند ہندو قوم کی اصلاح کے لئے آئے تھے۔ اگر غور کیا جائے تو وہ بھی فیل ہو گئے ہیں۔ اس لئے کہ ہندو قوم نے حسب تعلیم سوامی دیانند جی نہ بت پرستی چھوڑی، نہ گنگا پرستی۔ بلکہ یہاں تک ترقی کی کہ ہزار ہا کی تعداد میں ننگے سادھو ہردوار میں اشنان کرنے آئے جنکی شرکت پر لاہور کے آریہ اخبار پرتاپ نے بڑی چبھتی ہوئی چٹکی لی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تین ہزار ننگے سادھوؤں کا جلوس

ہندو تہذیب اور تمدن پر بدنما داغ

اس عنوان کے ذیل میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے جو قابل دید وشنید ہے

شرم ناک نظارے

برہم کنڈ کے تین طرف ہزاروں استریاں اور ان پیچھے مرد سادھوؤں کے درشن کرنے کے لئے بیٹھے تھے۔ استریوں کا جھک جھک کر ننگے سادھوؤں کے آگے پرنام کرنا نہایت شرم ناک نظارہ پیش کر رہا تھا۔ رات میں بھی جہاں جہاں سے جلوس گذرا، استریوں نے راکھ کی چٹکی حاصل کرنے کی کوشش کی اور بعض عورتوں کو تو میں نے ان کے پاؤں کی راکھ کو اپنے مستک سے لگاتے ہوئے دیکھا۔ اس نظارہ کو دیکھ کر ہندو جاتی کے ہر بہی خواہ کے دل کو ایک ٹھیس لگتی تھی۔ کئی لوگ پلیٹ فارم پر یہ سوال کرتے ہوئے سنے گئے کہ آخر ان شرم ناک نظاروں کو کب بند کیا جائے گا۔ اس وقت جب کہ یو پی گورنمنٹ نے اس معاملہ میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا ہے ضرورت ہے کہ سناتن دھرمی لیڈر اس اہم معاملہ کی طرف توجہ دیں اور ہندو دھرم اور ہندو سنسکرتی کو دنیا کی نظروں میں ذلیل نہ کریں۔

ہرکی پوڑی پر ننگوں کا فوٹو

ہرکی پوڑی پر اشنان کرتے ہوئے یاتریوں کا فوٹو لینا ممنوع ہے لیکن جب ننگے سادھو برہم کنڈ میں اشنان کر رہے تھے تو ایک گورے سارجنٹ نے جو مسٹر میلکم میلہ افسر کے ساتھ ایک مچان پر بیٹھا تھا نہایت پھرتی سے نہاتے ہوئے ننگوں کا فوٹو لے لیا۔ اس تصویر کو غالباً دوسرے ممالک میں ہندوستانیوں کے خلاف پروپیگنڈہ کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک ہزار نئے ناگے

ناگے سادھوؤں کے متعلق ایک اطلاع یہ بھی موصول ہوئی ہے کہ کنبھ کے میلہ پر ۱۰۰۰ سادھوؤں نے دیکشا لے کر ناگا سادھو بننے کا پرن کیا ہے۔ یعنی دوسرے الفاظ میں ناگوں کی امت میں ایک بھاری اضافہ ہوگیا ہے۔

(پرتاپ لاہور ۴۔اپریل سن رواں)

اہل حدیث: ان شرمناک نظاروں کے علاوہ ہر شہر ہر قصبہ ہر گاؤں میں عموماً اور بنارس اور اجودھیا وغیرہ مشہور مقامات میں خصوصاً بت خانوں اور بت پرستیوں کا جو زور ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔

میں (ثناءاللہ) جب کبھی بنارس گیا قدرتی طور پر میری توجہ اس امر کی طرف منعطف ہوئی کہ اس قدر بت پرستی کی موجودگی میں ان دونوں ہیروؤں کو اپنے مقصد میں کامیاب کیسے کہہ سکتے ہیں۔

اس نوٹ میں ہم ان دونوں صاحبوں کے دعاوی کی پڑتال از روئے دلائل صدق و کذب نہیں کرتے بلکہ واقعات کی بناپر یہ حقیقت ظاہر کرتے ہیں کہ یہ دونوں ہیرو اپنے اپنے مقصد میں ناکام گئے ہیں جو مقام افسوس ہے۔

ہاں دعوی میں کامیابی کی مثال دیکھنی ہو تو آیئے ہم بتاتے ہیں قرآن مجید کی سورہ نصر پڑھئے جس میں ارشاد ہے

اذا جاء نصر الله و الفتح و ر أيت النّاس يد خلو ن فی دين الله افواجاً۔
فسبّح بحمدر بك و استغفره انّه كا ن توّا باً۔(النصر:۱-۳)

یہ چھوٹی سی سورۃ حضورﷺ کے مشن (مقصد) کا پتہ دیتی ہے۔مطلب یہ ہے کہ ایک وقت آنے والا ہے کہ لوگ دین اسلام میں جوق در جوق داخل ہوں گے، پس آپ اس وقت خدا کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو جانا کیونکہ اس وقت آپ کا مشن پورا ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جسکا نقشہ مولانا حالی مرحوم نے اس بند میں دکھایا ہے

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوتی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔اپریل ۱۹۳۸ء۔ مطابق ۱۴ صفر ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۴ ص ۳۔۴)

لاہوریوں کو خلیفہ قادیان کے سامنے جھک جانا چاہیے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ دراز سے (مرزائیوں کی) لاہوری اور قادیانی جماعتوں میں اختلاف چلا آرہا ہے جو بہت بری صورت اختیار کر چکا ہے۔ ایک دوسرے کا منہ دیکھنا اور گفتگو کرنا پسند نہیں کرتے۔ ہمارے خیال میں وقت آ گیا ہے کہ دونوں پارٹیاں آپس میں مل جائیں۔اس کا ثبوت درج ذیل ہے۔

ان دونوں پارٹیوں کے مصلح اعظم مسیح موعود جو بقول ان کے حکم عدل کا منصب پا کر آئے تھے، ایک ہدایت نامہ جاری کر گئے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں:

ایک متدین عالم کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ الہام اور کشف کا نام سن کر چپ ہو جائے اور لمبی چون و چرا سے باز آ جائے۔ (ازالہ اوہام طبع اول، ص ۱۴۸)

یہ قانون مسلمہ مرزائیہ ہے جو امت مرزائیہ سب پر حاوی ہے۔اس کے بعد اخبار الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۳۸ء ملاحظہ ہو جس میں لکھا ہے

جس طرح حضرت عمرؓ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ہم کلامی کا شرف بخشا تھا اسی طرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی کو بھی اپنے مکالمہ سے نوازا۔ آپ کو الہام ہوا تھا لیمز قنھم یہ بھی الہام ہوا ہے

انّ الّذین اتّبعو ك فوق الّذین کفروا الی یو م القیا مة۔

مرزا صاحب متوفی (قادیانی مسیح) کا قول مذکور جو اصول عام کی شکل میں ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے اندر وسیع معنی رکھتا ہے۔ اس قانون کلی سے سب سے پہلے فائدہ اٹھانے والا ان کا بیٹا ہے۔ کیا لاہوری جماعت بوصف احمدیت مرزا صاحب کے اس ہدایت نامہ کے ماتحت موجودہ خلیفہ قادیان کے سامنے چون و چرا کرنا چھوڑ دے گی۔ دیدہ باید

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔اپریل ۱۹۳۸ء مطابق ۱۴ صفر ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۴ ص ۴)

قادیانی کے کلاس فیلو

جناب مولوی نور محمد میانوی جہلمی لکھتے ہیں:

برادران اسلام و ناظرین اہل حدیث کو بخوبی روشن ہے کہ قادیانی امت اکثر فریاد کرتی ہے کہ اگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعوی میں جھوٹے ہوتے تو ان کو اس قدر مہلت نہ ملتی اور نہ اس قدر جماعت ان کی پیرو ہوتی حالانکہ لاکھوں کی تعداد میں آپ کے مرید و جاں نثار موجود ہیں۔

سو واضح ہو کہ سچائی کا یہ کوئی معیار نہیں کہ اس کے پیرو تعداد میں بہت ہوں، بلکہ معیار صداقت یہ ہے۔

غور سے سنئے اللہ تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہے

و ان من اهل الكتا ب ا لا ليو منن به قبل مو ته (النساء:۱۵۹)

یعنی مسیح کے نزول کے وقت اس زمانہ میں تمام اہل کتاب ایمان لائیں گے

اور جناب رسالت مآب ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ

جس وقت عیسی بن مریم (جس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں) نازل ہوگا تو اس کے زمانہ میں اسلام کی چاروں طرف فتح ہوگی اور دجال قتل ہوگا اور تمام مذاہب باطلہ ہلاک ہوں گے۔

اس معیار مقرر کردہ رسول اللہ ﷺ سے پہلے مدعیان مسیحیت جھوٹے سمجھے گئے جنہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا اور بہت کثرت سے ان کے مرید بھی ہوئے اور کامیاب بھی ایسے ہوئے کہ اسی دعوی کی بدولت بادشاہت تک پہنچ گئے اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم قادیانی کو ان کے سابقہ کلاس فیلو دوستوں کے ساتھ مواز نہ کریں تو بھی اس کے مذہب کے بطلان میں کلام نہیں۔

چند اصحاب قادیانی کی طرح دعوی کرنے والے پیش کرتے ہیں اور قادیانی امت کے اس فریب و دجل کو ناظرین پر ظاہر کر کے فیصلہ ان کے سپرد کرتے ہیں۔

۱۔ یحی بن فارس نے علاقہ مصر میں عیسی بن مریم ہونے کا دعوی کیا اور اس نے طلسم وغیرہ کر کے ایک مردہ کو زندہ کر کے دکھا دیا اور کئی ایک مریضوں کو بھی اچھا کیا۔

۲۔ ابراہیم بذلہ نے بھی عیسی بن مریم ہونے کا دعوی کیا اور اس کے ہزار ہا پیرو ہو گئے اور مدت تک اپنی تبلیغ میں شاغل رہا۔

۳۔ شیخ محمد خراسانی نے بھی یہی دعوی کیا اور بہت سی جماعت قائم کر کے دنیا سے رخصت ہوا۔

۴۔ بہبود زنگی نے بھی دعوی کیا اور اس کے پانچ کروڑ پانچ لاکھ مرید تھے۔ ناظرین سے پوشیدہ نہیں۔

۵۔ عیسی بن مہرویہ نے بھی مہدی ہونے کا دعوی کیا اور بہت سی جمعیت حاصل کر کے دنیا سے کوچ کیا۔

۶۔ ابوجعفر محمد بن علی سلمنائی کے بھی بڑے بڑے امیر و متمول آدمی ہم عقیدہ ہو گئے اور اس نے بھی مسائل شرعیہ کو بدل کر ہزار ہا مخلوق خدا کو گمراہ کیا۔

۷۔ نہاوند میں ۲۹۹ھ میں ایک شخص نے مسیح موعود ہونیکا دعوی کیا اور بعض اپنے مریدوں کے نام اصحاب رسول اللہ کی مثل مقرر کئے جیسے خلفاء راشدین۔

۸۔ استاد سیس نے خراسان میں دعوی کیا اور اس کے مرید تین لاکھ صرف سپاہی فوجی بن گئے بلکہ حاکم مرو نے اس کا مقابلہ بھی کیا اور شکست کھائی۔

۹۔ عبداللہ بن مہدی نے ۲۹۶ھ میں مہدی ہونے کا دعوی کیا اور اس قدر کامیاب ہوا کہ طرابلس و مصر کو فتح کر کے قابض ہو گیا اور زمانہ مہدویت میں ۲۴ سال ایک ماہ بیس روز گزار کر فوت ہوا۔

۱۰۔ حسن بن صباح نے بھی قادیانی کی مثل دعوی کر کے ہزاروں سے متجاوز معتقد حاصل کئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔عبدالمومن نے بھی ایسے ہی دعوی کوعوام الناس پر پیش کر کے کئی خرق عادت دکھائے اورلوگوں کومرید کر کے اپنی جماعت قائم کی۔

۱۲۔حاکم بامراللہ نے مصر میں اس دعوی سے ترقی پا کرآخر خدائی دعوی کیا اور بڑے کروفر سے تبلیغ مذہبی کرتا رہا اور ۲۵ برس زندہ رہ کر داخل فی السقر ہوا۔

۱۳۔صالح بن طریف نے نبوت کا دعوی کیا اورقرآن ثانی بھی مرتب کر کے مخلوق خدا پر پیش کیا اور ہزار ہا انسانوں کو ہاویہ میں لے گرا۔

۱۴۔شیخ محمد جون پوری ہندی نے مہدی ہونے کا دعوی کیا جواہل علم طبقہ سے پوشیدہ نہیں،اس کے مرید آج تک ہندوستان میں پائے جاتے ہیں۔

۱۵۔خراسان میں بہک نام نامی نے بھی مہدی ہونے کا دعوی کیا لیکن بالکل کم جماعت اسکے ساتھ ہوئی۔

۱۶۔ایران میں باب نے بھی یہی دعوی کیا جوکسی اہل علم سے مخفی نہیں جس کی امت فی زمانہ بھی ہند میں موجود ہے۔

۱۷۔جلال الدین اکبر چوغطہ بادشاہ ہند نے بھی نبی ہونے کا اعلان کر دیا اور بہت سے دنیا داروں نے اس کے دعوی کوتسلیم کر کے جلیل القدر مراتب حاصل کئے۔

۱۸۔ملک سندھ میں ایک شخص نے مہدی ہونے کا دعوی کیا اور بہت سے انسانوں کواپنا ہم نوا بنالیا (مجمع البحار)

۱۹۔بلوچستان کے سعداللہ خان نامی نے بھی مجدد ہونے کا دعوی کیا۔

۲۰۔میراحمد نام نامی نے موضع سنگر پور ضلع جہلم میں مہدی ہونے کا دعوی کیا لیکن اس کے دعوی کومعدودے چندلوگوں نے تسلیم کیا اورآج تک زندہ موجود ہے جسکی ملاقات راقم الحروف نے بھی کی ہے۔

سو ناظرین کی خدمت میں آج کی صحبت میں قادیانی کے کلاس فیلو شمار کر کے پیش کرتا ہوااسی پربس کرتا ہوں

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے ضلالت ہے بطالت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔اپریل ۱۹۳۸ء۔ مطابق ۱۴صفر ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۴ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امر جامع پر جمع ہو جاؤ

مولوی محمد علی کا خطبہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے یکم اپریل کو جو خطبہ جمعہ پڑھا، وہ ۹۔اپریل کے اخبار پیغام صلح لاہور میں چھپا ہے۔اس میں آپ نے جو کچھ فرمایا اصولی نظر سے بالکل صحیح ہے۔مگر نتیجہ کے لحاظ سے صحیح نہیں۔

آپ نے تمہید میں بتایا ہے کہ مسلمانوں کے لئے امر جامع اشاعت قرآن ہے (لا ریب فیه)۔ ہماری طرف سے مزید یہ ہے کہ اشاعت قرآن کے ساتھ اتباع سنت بھی امر جامع میں داخل ہے غالباً اس سے مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو بھی انکار نہ ہوگا۔

اس تمہید کے بعد آپ کا قول ملاحظہ ہو جو یہ ہے:

افسوس آج مسلمانوں کی حالت اس کے برعکس ہے۔وہ اسلام کے اس امر جامع پر اکٹھے نہیں ہوتے۔ اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور انہیں احساس تک نہیں۔انہیں حکم تھا کہ

واعتصموا بحبل الله جميعاً و لا تفرّقوا (آل عمران:۱۰۳)

سب کے سب اللہ کی رسی یعنی قرآن کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو۔

مسلمانوں نے اللہ کی اس رسی کو چھوڑ رکھا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا کی باقی قوموں میں بھی جھگڑے اور اختلافات موجود ہیں ان میں بھی مختلف فرقے ہیں۔بعض لوگ اٹھتے ہیں کہ مسلمانوں میں فرقے نہیں ہونے چاہییں تمام فرقوں کو مٹا دینا چاہیے۔فرقے اور اختلافات تو ایک قدرتی چیز ہیں..

بات صرف یہ ہے کہ مسلمان اپنے اختلافات کو غیر معمولی اہمیت دیتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور باقی قومیں اپنے اختلافات کو دشمن کے مقابلے میں فراموش کر دیتی ہیں اور یہی چیز ان کی کامیابی کا باعث ہے مگر مسلمان دشمن کے مقابلے پر بھی اپنے اختلافات کو فراموش نہیں کرتے اور یہی چیز ان کی پستی اور ناکامی کی وجہ ہے۔حفاظت اسلام ہی مسلمانوں کیلئے سب سے اعلیٰ امر جامع ہے۔
(پیغام صلح لاہور ۹۔اپریل ۱۹۳۸ء ص ۳)۔

اس اقتباس میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے جو کچھ فرمایا ہے ایک حد تک صحیح ہے۔لیکن اس واقعہ کی صحت مرزا غلام احمد صاحب کے دعوی پر برا اثر ڈالتی ہے جو فرماتے تھے کہ میں مسلمانوں کو اصل معنی میں متقی بنانے آیا ہوں۔کیا اصلی معنی میں متقی جماعت ایسی ہی ہوتی ہے جس کی تصویر آپ نے دکھائی ہے جو قرآن کی اشاعت پر جمع نہیں ہوتی۔ہمیں افسوس ہے کہ مسلمان بقول آپ کے ایسے متفرق ہوئے ہیں کہ مہدی اور مسیح بھی ان کی اصلاح نہ کر سکے پس اب ہمارے سامنے دو رائیں ہیں یا تو ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اپنے مقصد میں فیل سمجھیں یا مسلمانوں کے حق میں یہ شعر پڑھیں

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب لاہوری کہتے ہیں:

امر جامع موجود ہے۔افسوس ہے کہ یہ احساس کہ مسلمانوں میں امر جامع کیا چیز ہے اور اسلام کا اصلی دشمن کون ہے جس کا مقابلہ سب مسلمانوں کو مل کر کرنا چاہیے قادیانی جماعت میں بھی موجود نہیں۔آج کل اسلام اور کفر کی ایک جنگ لگی ہوئی ہے۔کفر کے ساتھ عظیم الشان مقابلہ درپیش ہے۔اس مقابلہ کے لئے سب کو اکٹھے ہو جانا چاہیے اور ایک قادیانی جماعت کیا تمام مسلمانوں کی یہی حالت ہے خدا کا احسان ہے کہ ہماری چھوٹی سی قوم (لاہوری مرزائیوں) میں یہ امر جامع موجود ہے جس سے باقی مسلمان خالی ہیں۔(پیغام صلح لاہور ۹۔اپریل)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی صاحب کو یاد نہیں رہا کہ آپ کے اسی اخبار (پیغام صلح) میں چار روز پیشتر آپ کے اس فخر و مباہات کا جواب دیا گیا جسکے الفاظ یہ ہیں

کیا جماعت احمدیہ کے نوجوان واقعی جماعت سے وابستہ ہیں؟ کیا واقعی ان کے ارادے جماعت کے ارادوں سے مغلوب ہیں؟ یہاں تک میں نے محسوس کیا ہے مجھے اس کے اظہار میں مطلق باک نہیں کہ جماعت احمدیہ کے اکثر نوجوانوں میں کافی حدتک تساہل ہے۔ انہیں جماعت سے کوئی قومی ربط نہیں۔ (پیغام صلح لاہور ۴۔اپریل ص ۵)

یہ ہے وہ جواب جس کا ذکر کسی شاعر نے یوں کیا ہے

حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

کہاں یہ افتخار کہ ہماری جماعت میں یہ صفت موجود ہے کہ امر جامع پر ہم جمع ہیں اور کہاں یہ جواب کہ جماعت کے اکثر نوجوان غافل اور قومی ربط سے خالی ہیں۔

بالآخر ہم مجدد قادیانی یا مرسل یزدانی یا کرشن گوپال کا کارنامہ بھی دیکھنا اور دکھانا چاہتے ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب نے ۱۳۰۸ھ میں مسیحیت موعودہ کا دعوی کیا تھا۔ اس کے بعد انتقال تک آپ کی جملہ تصانیف (بقول آپ کے) امر جامع (اشاعت قرآن) سے خالی نظر آتی ہیں۔ کوئی قادیانی یا لاہوری ہم کو مرزا صاحب قادیانی کی کسی ایک کتاب کا حوالہ دے جس میں انہوں نے اپنی شخصیت کا محصول چنگی نہ لیا ہو۔ ہر کتاب، ہر اشتہار میں مسلمانوں کو طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ جس کتاب کا نام آپ نے آئینہ کمالات اسلام رکھا ہے اسکا بھی بہت سا حصہ مسلمانوں سے روئے سخت پر حاوی ہے۔ ہاں ہاں اسی بابرکت کتاب میں آپ نے مسلمان منکروں کو کنچنیوں کی اولاد بھی لکھا ہے۔ براہین احمدیہ میں جس کی ابتداء میں خاص تائید اسلام کی غرض ظاہر کی گئی تھی مسیحیت موعودہ کے زمانہ میں اس کتاب کا پانچواں حصہ شائع ہوا، وہ بھی جنگ و جدل سے لبریز نظر آتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم اس امر کے لئے چیلنج دینے کو تیار ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کی جملہ تصنیفات میں سے نوّے بلکہ پچانوے فیصدی میں مسلمانوں ہی سے جنگ وجدال ہے پھر مولوی محمد علی صاحب لاہوری کا یہ کہنا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے ہم کو امر جامع کا احساس کرایا چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

لوگ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے آ کر مسلمانوں کے لئے کیا بنایا۔ انہوں نے کیا کام کیا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ان کی خدمت اسلام کے دوسرے کاموں سے اگر تھوڑی دیر کے لئے قطع نظر بھی کر لی جائے تو کیا ان کا یہ کام کچھ کم عظیم الشان ہے کہ انہوں نے اس امر جامع کا از سر نو احساس پیدا کر دیا جس کو مسلمان بھول چکے تھے۔ مسلمانوں کی توجہ کو دوبارہ دشمن کے مقابلہ لگا دیا۔ ان کی طاقت اپنے اندرونی جھگڑوں پر ضائع ہو رہی تھی حضرت مسیح موعود نے بتایا کہ اپنی طاقت کو اسی طرح ضائع کرنے کی بجائے کفر کے مقابلے پر صرف کرنا چاہیے۔ (پیغام صلح لاہور۔ ۹۔ اپریل ۱۹۳۸ء)

کاش کہ واقعات مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے دعوی کی شہادت دیتے۔ ہم تو دیکھتے ہیں کہ مولوی صاحب کا یہ قول کہ

قادیانی مجدد نے ہم کو بتایا ہے کہ اپنی طاقت کو ضائع کرنے کی بجائے کفر کے مقابل میں خرچ کرو۔

مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی کا اپنا طرز عمل اس کی تردید کرتا ہے اس کے علاوہ آپ کا یہ کہنا بھی متعجبات سے ہے کہ:

مجدد زمان (مرزا) کے دامن سے وابستہ ہوئے بغیر ترقی ناممکن ہے۔

اور سچی بات تو یہ ہے کہ جب تک مسلمان اس نقطہ خیال پر نہیں آئیں گے کہ ہمارا اصلی مقابلہ کفر کے ساتھ ہے ایک دوسرے کے ساتھ نہیں اور ہمارا کام اسلام اور قرآن کو دنیا بھر میں پھیلانا ہے ان کے اندر طاقت نہیں آئے گی اور نہ وہ ترقی کریں گے اور خوب یاد رکھیں یہ بات ان میں مجدد وقت کے دامن سے وابستہ ہوئے بغیر پیدا نہیں ہوسکتی جب تک وہ مجدد وقت کا دامن نہیں پکڑتے ان کی موجودہ خانہ جنگی کی ذہنیت نہیں بدل سکتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب وہ اس دامن کو پکڑ لیں گے تو ان کو خود بخود سمجھ آ جائیگی کہ جن چیزوں کیلئے ہم جھگڑ رہے ہیں یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں۔

(پیغام صلح ۹۔اپریل ۱۹۳۸ء ص۴)،

اگر آپ کا یہ قول صحیح ہے تو پھر آپ نے اس سے پہلے یہ کیوں فرمایا کہ

قادیانی جماعت کیا تمام مسلمانوں کی یہی حالت ہے

اس مقولے میں آپ کے قادیانی مجدد کے وابستگان میں سے نوّے فیصدی (جماعت قادیانیہ کو) کو بدنصیب ،غفلت شعار مسلمانوں سے کیوں ملا دیا۔اس کے علاوہ آپ ہی کے اخبار ۴۔اپریل میں یہ کیوں لکھا گیا کہ

قادیانیت کے غلو کی بیخ کنی کرنا ضروری ہے۔،

کیا قادیانیوں کو مجدد قادیانی کے دامن سے وابستگی نہیں ہے ۔یا ان کے حق میں آپ یہ کہیں گے :

تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

مختصر یہ کہ مولوی محمد علی کا کلام ناصحانہ صورت میں بہت اچھا ہے۔مگر ان کی اور ان کے مجدد اور مسیح کی عملی زندگی ان کی تردید کرتی ہے۔سو یہ کوئی انوکھی بات نہیں ۔واعظوں کے قول وفعل میں مخالفت کا ہونا امر ممکن ہی نہیں بلکہ واقعہ بھی ہے اسی لئے کہا گیا ہے

چوں بخلوت مے روند آن کار دیگر مے کنند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲۔اپریل ۱۹۳۸ء۔ مطابق ۲۱ صفر ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۵ ص ۵۔۷)

مرزا صاحب چینی مغل تھے یا فارسی الاصل ایرانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

یہ تو ہمارے ناظرین کو خوب یاد ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعوی کے اثبات میں ہر طرح کے دلائل دیا کرتے تھے۔ ان کو اس بات کی بھی پرواہ نہ ہوتی تھی کہ میری پچھلی دلیل سابق دلیل سے متناقض تو نہیں یا ان کو بوجہ ضعف حافظہ یاد نہ رہتا تھا۔ ان کے اتباع بھی اسی روش پر چلے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں حضرت رسول اللہ ﷺ نے سلمان فارسیؓ کے حق میں یہ الفاظ فرمائے ہیں

لو کا ن الدّین معلقا بالثریا لنا له ر جل (او ر جال) من ابناء فا رس

اس حدیث کو مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے حق میں لیا ہے۔اور آپ کے اتباع بھی اس حدیث کو مرزا صاحب قا دیانی کے لئے پیش کرتے ہیں۔ا خبار الفضل ۱۶۔اپریل میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں یہ الفاظ درج ہیں:

مخبر صادق آنحضرت ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پیشتر یہ عظیم الشان پیش گوئی فرمائی تھی کہ

لوکا ن ا لا یمان معلقا با لثر یا لنا له رجل من ابنا ء فا رس .

(مشکوۃ) کہ اگر اس زمانہ (مسیح موعود) میں ایمان ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا تو وہ فارسی الاصل انسان اسے دوبارہ دنیا میں لاکر رائج کرے گا۔

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے الہامات میں بھی اللہ تعالی نے متعدد بار آپ کے اس عظیم الشان کام کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ آتا ہے کہ

یقیم الشر یعة و یحی الدین و لو کا ن ا لا یمان معلقا بالثر یا لنا له (تذکرہ۔ص۳۵۱) ترجمہ: یعنی آپ شریعت کو قائم کریں گے اور دین اسلام کو زندہ کریں گے اور اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا تو اسے واپس لائیں گے۔ (الفضل ۱۶۔اپریل ۱۹۳۸ء ص۵)

اسی حدیث کو پیش کرتے ہوئے مرزا غلام احمد صاحب اور آپ کے اتباع سابقہ تصریحات کو بھول جاتے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے کہ:

حضرت شیخ ابن عربی نے لکھا ہے:

آ خر مو لود من هذ النوع ا لا نسا نی .. یکو ن مو لده بالصین و لغته لغت بلده الی آ خره.

یعنی آخری انسان چین میں پیدا ہوگا اور اس کی بولی اس کے شہر کی بولی ہو گی اور اس کے ساتھ اس کی بہن پیدا ہوگی۔

مرزا غلام احمد صاحب نے شیخ موصوف کی اس پیش گوئی کو اپنے حق میں لکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ہم ناظرین کو ان بھول بھلیوں میں لے جانا نہیں چاہتے جو مرزا صاحب نے اس پیش گوئی کو اپنی ذات پر چسپاں کر کے اپنے اتباع کو اس میں پھنسایا ہے۔ اس سے ہمیں یہاں کوئی مطلب نہیں بلکہ یہ بتانا منظور ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے آپ کو چینی الاصل مغل کہتے تھے (ملاحظہ ہو تریاق القلوب طبع اول۔ص ۱۷۸)

اس کے بعد میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے بھی تحفہ شاہزادہ ویلز میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو چینی مغل لکھا ہے۔

ان تصریحات کے ہوتے ہوئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اپنے آپ کو فارسی الاصل کہہ کر حدیث مذکور کا مصداق قرار دینا دو باتوں کو جمع کرنا ہے جو کسی طرح جائز نہیں الا شیخ عطار کے قول میں جو نفس امارہ کے حق میں فرما گئے ہیں

چوں شتر مرغ شناس ایں نفس را
نے کشد با ر و پر و بر ہوا
چوں پر گوئیش گوئد اشترم
ور نہی با رش بگوئد طائرم

جب شیخ ابن عربی کے کلام سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہوئی تو چینی مغل بن گئے جب حدیث مذکور کو لینے کا شوق ہوا تو فارسی بن گئے۔ بالکل سچ ہے:

معشوق ما بمذہب ہر کس برابر است
با ما شراب خورد و با زاہد نماز کرد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹۔اپریل ۱۹۳۸ء مطابق ۲۸ صفر ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۶ ص ۴۔۵)

ان دو میں تیسرے ہم ہوں گے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے خود، یا ان کی اجازت سے کسی اور شخص نے جن کا نام عبدالمجید خان کپورتھلہ لکھا ہے، مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور کو مقابلے میں تفسیر نویسی کا چیلنج دیا ہے اور غیرت دلائی ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی صاحب کو تو کئی سال سے چیلنج دیا جا رہا ہے ان کو ہرگز ہرگز اس بات کا حوصلہ نہیں پڑتا اور نہ ہی پڑ سکتا ہے کہ وہ اس چیلنج کو قبول کر کے مخلوق خدا پر سچائی کا اظہار ہونے دیں۔ (الفضل ۲۰۔اپریل ۱۹۳۸ء ص ۵)۔

ہماری رائے میں مولوی محمد علی صاحب کو یہ چیلنج قبول کر لینا چاہیے۔ جس جگہ دونوں صاحب بہ ادعائی تفسیر لکھنے بیٹھیں ان کی منظوری سے ہم بھی وہاں پہنچ جائیں گے۔ ہماری طرف سے کوئی شرط مشکل یا ناقابل قبول نہ ہوگی، صرف یہی شرط ہوگی کہ سادہ قرآن، آزاد قلم اور کاغذ ساتھ ہوگا۔ دگر ہیچ۔

ہاں ہم یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر ہماری شرکت فریقین یا احد الفریقین کو ناگوار ہو، تو ہم بھی اپنی شرکت پر زور نہیں دیتے بلکہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ لوگ اپنے علمی جوہر دکھائیں تاکہ پبلک آپ کے باطنی علوم سے مستفید ہو سکے لیکن ہماری رائے جسے ہم بصورت پیش گوئی ظاہر کئے دیتے ہیں یہی ہے کہ مقابلہ نہیں ہوگا کیوں نہیں ہوگا؟ اس کی وجوہات مخفی ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مئی ۱۹۳۸ء مطابق ۵ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۷ ص ۶)

آسمانی نکاح اور قادیان میں اضطراب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آسمانی نکاح والی پیش گوئی کیا کی کہ اپنے اتباع کو ایک جھنجھٹ میں ڈال دیا۔ اس کے متعلق اگر ان کے سارے اقوال نقل کئے جائیں تو ٹھیک آیت انکم لفی قول مختلف کے مصداق بنتے ہیں۔ مگر آج جس پہلو پر ہماری گفتگو ہو رہی ہے وہ پیش گوئی کا مرکزی نقطہ ہے۔ قادیانی اخبار الفضل بہت دور کی کوڑی لایا ہے کہ اس پیش گوئی میں مرکز نکاح نہیں تھا بلکہ ان لوگوں کو خدا کے دین کی طرف بلانا مقصود تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسکا جواب ہم اہل حدیث یکم اپریل میں مفصل دے چکے ہیں جس میں ہم نے کئی ایک حوالے نقل کئے تھے۔ مگر الفضل نے خاموشی اختیار نہیں کی کیونکہ ۸۔ اپریل ۱۹۳۸ء کے پرچے میں پھر ایک مضمون شائع ہوا ہے گو وہ ہمارے مضمون کے جواب میں ہے لیکن تصرف قدرت سے وہی مضمون ہماری تائید کرتا ہے کیونکہ اس میں مرکزی نقطے کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ :

مرکزی نقطہ سے مراد وہ محور ہوتا ہے جس کے گرد کوئی چیز چکر لگا رہی ہو۔

ہمیں یہ تعریف منظور ہے۔ اب ہم دکھاتے ہیں کہ مضامین میں ان معنی کے لحاظ سے محور کیا ہوتا ہے۔ کسی مضمون کا محور وہ ہوتا ہے جو اصل مقصود ہو۔ یعنی مضمون کے اجزاء اور شروط کے بیان میں اصل محل نظر وہی ہو۔ مثلاً نماز میں مرکزی نقطہ رجوع الی اللہ ہے۔ رکوع، سجود، قیام، قعدہ وغیرہ بعض دفعہ ساقط ہو جاتے ہیں مگر اس حالت میں اگر رجوع پایا جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔ جیسے بیمار یا عاجز وغیرہ کی نماز میں۔ پس رجوع الی اللہ کسی صورت میں ساقط نہیں ہوتا۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہی مرکزی نقطہ ہے۔ پس مذکورہ تعریف کو ہم (فریقین) صحیح تسلیم کر کے آسمانی نکاح کا مرکزی نقطہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں :

خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی ہے ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔ (تبلیغ رسالت۔ ج ۱۔ ص ۱۱۶)

قادیانی ممبرو! حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے کلمات کہاں تک چھپاؤ گے۔ مگر یاد رکھو کہ تمہارے چھپانے سے وہ چھپنے سے رہے۔ وہ تو ان کا الہی کلام ہے اسی لئے ہم اس کو ظاہر کرتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مئی ۱۹۳۸ء مطابق ۵ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۷ ص ۶۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان کا ایک عجیب فیصلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ تو قادیانیوں کا فتوی ہے جس پر مرزا غلام احمد صاحب متوفی کے بھی دستخط ہیں کہ مرزائی لڑکی کا نکاح کسی غیر مرزائی (مسلمان) سے نہ کیا جائے۔ یہ فیصلہ تو قطعی ہے مگر اس دفعہ مجلس شوری قادیان میں یہ مسئلہ پیش ہوا کہ غیر مرزائی (مسلمان) لڑکی مرزائی ناکح اپنے نکاح میں لا سکتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ اس بارے میں مندرجہ ذیل الفاظ قابل غور ہیں:

> غیر احمدی لڑکیوں سے شادی نہ کرنے کی پابندی کے متعلق امور عامہ کی یہ تجویز کہ اس پابندی کو اڑا دیا جائے یا جاری رکھا جائے جب پیش ہوئی تو دونوں طرف سے پر جوش تقریریں کی گئیں۔ اور رائے لینے پر کثرت رائے پابندی جاری رکھنے کے حق میں نکلی۔ اس پر حضور نے فیصلہ تو کثرت رائے کے حق میں فرمایا مگر ساتھ ہی ہدایت فرمائی کہ جہاں شادی میں فوائد مدنظر ہوں وہاں اجازت دینے میں بخل سے کام نہ لیا جائے۔
>
> (الفضل قادیان ۲۰۔اپریل ۱۹۳۸ء ص۲)

ہمارا سوال صرف یہ ہے کہ یہ بندش جو کثرت رائے سے قائم رکھی گئی ہے دینی حکم ہے یا پنچائتی؟

اگر دینی ہے تو درصورت فوائد اجازت کیسی؟ اگر پنچائتی ہے تو دینی نہ رہی۔ پھر اس کو دینی حکم بتانا کیا معنی رکھتا ہے؟

افتو نی فی رؤیا ی ان کنتم للرٔ یا تعبرو ن (یوسف:۴۳)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مئی ۱۹۳۸ء مطابق ۵ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۷ ص ۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا احمدیہ جماعت سے حکومتیں بھی ڈرتی ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

شاعرانہ طریق کلام یہ ہے کہ تشبیہ کے طور پر اگر محبوب کو کسی چیز سے موصوف کریں تو صفت کے لوازم بھی ضرور بتایا کرتے ہیں۔ یہ ایک عام انداز گفتگو ہے۔ مثلاً محبوب کو اگر سورج سے تشبیہ دی ہے، تو سورج کے لوازم بھی ثابت کئے جائیں گے۔ چنانچہ ایک اردو شاعر نے اپنے محبوب کو سورج سے تشبیہ دے کر کیا خوب کہا ہے

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

قادیانی علم کلام کا بھی بہت سا حصہ تشبیہات پر مبنی ہے۔ چنانچہ یہ عبارت بھی شاعرانہ تخیل سے بیان کی گئی ہے جو خلیفہ قادیانی کے خطبے میں درج ہے کہ

جماعت (احمدیہ) اب ایک ایسے مقام پر پہنچ گئی ہے کہ بعض حکومتیں بھی اسے ڈر یا اہمیت کی نگاہ سے دیکھنے لگی ہیں۔ (الفضل ۲۰۔اپریل ۱۹۳۸ء ص ۲)

ناظرین کرام! اسے غلط نہ سمجھیں کیونکہ یہ ایک تشبیہ ہے جو مبالغے کی وجہ سے استعارے تک پہنچ گئی ہے۔ جیسے شیخ سعدی نے استعارے کے رنگ میں ایک شعر کہا ہے جو حقیقت کے لحاظ سے تو غلط ہے مگر استعارے کے رنگ میں صحیح ہے۔ چنانچہ وہ شعر یوں ہے

عجب و زنخداں آں دل فریب
کہ ہرگز نہ بودہ است بر سرو سیب

اس شعر میں محبوب کو سرو سے تشبیہ دے کر کمال کو پہنچا دیا پھر اس کی ٹھوڑی کو سیب قرار دیکر تعجب کا اظہار کیا ہے کہ سرو پر سیب کیسے لگ گیا۔

قادیان کے رسالہ ریویو میں ایک نوٹ نکلا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں:

پیش گوئی: زار روس کا عصا آپ (مرزا قادیانی) کے ہاتھ میں دیا جائے گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روس کے ملک میں احمدیت کثرت سے پھیل جائے گی حتی کہ وہ حکومت ہی احمدی ہوجائے گی (ریویو آف ریلی جنز ستمبر ۱۹۱۷ء)

اس بیان میں احمدی جماعت کو روسیوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی بلکہ استعارہ کیا گیا ہے (ورنہ حقیقت تو یہ نہیں ہے) تشبیہ کس امر میں ہے؟ اس کا جواب علم معانی کے قاعدے میں ملتا ہے: کہ مشبہ بہ کے مشہور وصف میں تشبیہ ہوتی ہے

روسیوں کا مشہور وصف سب جانتے ہیں کہ لا مذہبیت ہے۔ پس اگر یہی وجہ شبہ ہے تو ہمیں بھی اس سے انکار نہیں۔ اگر اس کے سوا کچھ اور ہے تو قادیانی اخبارات بتائیں۔ چونکہ یہاں تشبیہ دی گئی ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ جس طرح روسیوں سے بعض حکومتیں ڈرتی ہیں اسی طرح احمدیوں سے بھی ڈرتی ہوں۔ اس لئے خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کا مذکورہ بیان شاعرانہ تخیل کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے۔

قادیانی ممبرو! دیکھی ہماری ہمدردی کہ تمہارے اس قسم کے دعاوی کا ذبہ کو بھی ہم علمی قواعد سے صحیح ثابت کر دکھاتے ہیں۔ اب بھی ہمارا یہ شعر صحیح سمجھو گے یا نہیں

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مئی ۱۹۳۸ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۸ ص ۴)

جرمن ترجمہ قرآن

بخدمت شریف جناب اڈیٹر صاحب اخبار اہل حدیث

السلام علیکم۔ براہ مہربانی مندرجہ ذیل چند سطور اپنے گراں بہا اخبار میں شائع کر کے مجھے مرہون منت فرمائیے گا۔

میں نے ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۴ء تک احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی خواہش پر قرآن مجید کا ترجمہ جرمن زبان میں کیا تھا۔ اب وہ ترجمہ انجمن کی طرف سے جرمن میں شائع ہو رہا ہے۔ اور اس کے صفحہ اول کا عکس میری نظر سے لائٹ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گذرا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر نہایت تعجب ہوا کہ اس میں مترجم کا نام مولوی صدر الدین ہے۔ مولوی صاحب مذکور انجمن کے جنرل سکرٹری ہیں اور اس ترجمے کو چھپوانے کے لئے وہی برلین گئے ہوئے ہیں۔ یہ ترجمہ شروع سے لے کر آخر تک میرا کیا ہوا ہے اور مولوی صاحب موصوف کا اس میں ایک لفظ بھی نہیں۔

جب میں لاہور میں یہ ترجمہ کر رہا تھا تو اسی زمانے میں بیرن عمرا یرنفلر وہاں آئے ہوئے تھے اور انہوں نے تمام اراکین انجمن کے سامنے میرے ترجمہ کی صحت کی تعریف کی تھی۔ جب مولوی صدر الدین جرمنی گئے تو انہوں نے پہلے انجمن کو اس مضمون کے خطوط لکھے کہ وہ ترجمہ کی اصلاح کرا رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خود الحمد کی پہلی آیت کا ترجمہ بلحاظ جرمن کے غلط ہے۔ لائٹ میں محض صفحہ اول کا عکس چھپا ہے معلوم نہیں کہ باقی صفحوں میں اور کتنی غلطیاں ہوں گی۔ جب مجھے اس بات کا علم ہوا تو میں نے احمد یہ انجمن اشاعت اسلام کے صدر مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں احتجاج کیا اور خط رجسٹری شدہ بھیجا۔ اس واقع کو تین ماہ سے زیادہ ہو گئے ہیں لیکن مولوی محمد علی صاحب نے اس خط کا جواب تک دینا گوارا نہیں کیا۔ لہذا میری خواہش ہے کہ آپ کے اخبار کے ذریعہ سے کم از کم اس کے قارئین کو اصل واقعہ سے واقفیت ہو جائے امید ہے کہ آپ میری اس درخواست کو رد نہیں کریں گے۔

والسلام آپ کا خادم۔ ڈاکٹر منصور احمد مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مئی ۱۹۳۸ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۸ ص ۴)

شیخ بہاء اللہ ایرانی مدعی الوہیت تھے یا رسالت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانیوں، بہائیوں اور اہل حدیث میں یہ مسئلہ عرصے سے زیر بحث چلا آرہا ہے کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی کا دعوی کیا تھا۔ قادیانی چونکہ اس بات کے دعویدار ہیں کہ رسالت کا ذبہ کا مدعی تیئیس (۲۳) سال تک زندہ نہیں رہ سکتا اس لئے ان کے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوی کے معارضے میں شیخ بہاء اللہ کا دعوی نبوت پیش کر کے کہا جاتا ہے کہ وہ دعوی نبوت کے بعد چالیس سال تک زندہ رہے تھے۔اس کے جواب میں قادیانیوں نے یہ بات نکالی کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی مدعی رسالت نہ تھے، بلکہ مدعی الوہیت تھے۔

اس کے خلاف ہماری رائے شروع سے یہی ہے کہ شیخ بہاء اللہ موصوف مدعی رسالت تھے۔مگر بہائی رسالہ جو پہلے کوکب ہند کے نام سے موسوم تھا ہماری رائے کی تحقیر کرتے ہوئے اس کو ٹھکراتا رہا۔چنانچہ اس کی اصل عبارت اخبار اہل حدیث ۱۸ ۔اپریل ۱۹۳۸ء میں نقل ہو چکی ہے۔آج ہم تازہ رسالہ بہائی میگزین سے کچھ عبارت دکھاتے ہیں جو خدائی تائید کا اعلی نمونہ ہے۔چنانچہ بہائی میگزین مئی کے شمارے میں ایک سرخی بدیں الفاظ قائم کی گئی ہے

طلوع بہاء اللہ : پیغمبر وقت

اس کے نیچے لکھا ہے:

جب حضرت بہاء اللہ نے پیغمبری کا دعوی ظاہر کیا ،تو اسوقت لوگوں نے پھولوں کے بدلے پتھروں سے آپ کا استقبال کیا۔،

ناظرین کرام ! ہمارے دعوی کے ثابت شدہ اور مبرھن ہونے میں اب بھی کسی کو شک وشبہ کی گنجائش ہے؟

کیا معزز ایڈیٹر صاحب بہائی میگزین کھلے لفظوں میں ہمارے دعوی کی تصدیق کریں گے

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۳۸ء مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۹ ص ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا احیائے اسلام

شیر قالیں دگر است شیر نیستاں دگر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کی نبوت، قادیان کا حج، اور قادیان کا اسلام، یہ سب چیزیں بروزی یعنی عکسی ہیں۔ قادیانی پریس اپنے نبی کی فضیلت جو کچھ ظاہر کرتا ہے اس کی حقیقت شیخ چلی کی برات سے زیادہ نہیں۔ آج ہم جس مضمون کو سامنے رکھ کر یہ نوٹ لکھ رہے ہیں وہ اخبار الفضل ۸ مئی میں شائع ہوا ہے جس میں مرزا غلام احمد صاحب کی بعثت اور ضرورت کو اس طریق سے ثابت کیا ہے کہ اس زمانے کے مخالفین اسلام (آریوں اور عیسائیوں وغیرہ) کے حملوں کا ذکر کر کے بتایا ہے کہ اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے تھے پھر اس زمانے کی ضلالت و گمراہی کا ذکر ان لفظوں میں کیا ہے

> اسلام کے بڑے بڑے حامیوں اور خیر خواہوں کی اپنی حالت (اسی طرح مرقوم ہے۔ ثناء اللہ) ایسے لوگوں نے معاندین اسلام سے بھی بڑھ کر اسلام کو نقصان پہنچایا کیونکہ انہوں نے دوست بن کر دشمنی کی، اور مسلمان کہلا کر اسلام کو غلط رنگ میں پیش کیا۔ ان حالات میں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ کسی ایسے شخص کی ضرورت نہیں تھی کو اسلام کو ایسے نادان دوستوں سے بچاتا، جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر اسلام کو پھر زندہ کرتا، اور اس کے منور چہرہ پر اس کے کمزور اور نادان حامیوں کی دوں ہمتی اور مداہنت کے باعث گرد و غبار کی جو تہیں جم چکی تھیں ان کو وحی کے مصفی پانی سے دھو ڈالتا، اور اپنے مسیحی نفس سے مردوں میں از سر نو زندگی کی روح پھونکتا۔ (الفضل ۸ مئی ۱۹۳۸ء ص ۴)

اس دعوی پر ہم دو طرح سے نظر کرتے ہیں۔ اول اس طرح سے کہ یہ ساری تحریر مع تمہید مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصریحات کے خلاف ہے جس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفصیل یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے دنیا کی ابتداء سے اپنی پیدائش تک کل چھ ہزار سال کا عرصہ تسلیم کیا ہے اور ساتواں ہزار اپنی بعثت کا قرار دیا ہے۔ اس کے متعلق ہم اپنے لفظوں میں کچھ نہیں کہتے بلکہ مرزا صاحب قادیانی ہی کے الفاظ پیش کئے دیتے ہیں۔ ناظرین غور کریں کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے بیان میں سچے ہیں یا ان کی امت۔ آپ فرماتے ہیں:

> میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خدا کی تمام کتابوں سے یہی نکلتا ہے کہ وہ ہزار ششم ضلالت (گمراہی) کا ہزار ہے۔ اور وہ ہزار ہجرت کی تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چودھویں صدی کے سر تک ختم ہوتا ہے۔ اس ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت ﷺ نے فیج اعوج (سخت گمراہ) رکھا ہے اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں (لیکچر سیالکوٹ۔ ص ۷)

اب ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب ہزار ششم کے کون سے سال میں پیدا ہوئے۔ خود مرزا صاحب قادیانی تحفہ گولڑویہ میں اپنی پیدائش ہزار ششم سے گیارہ سال باقی رہتے ہوئے بتاتے ہیں۔ ساتویں ہزار سے پچیس تیس سال لے کر مرزا صاحب علمی بلوغ کو پہنچے۔ وہ وقت بقول مرزا صاحب ہدایت کا تھا۔ پھر اخبار الفضل کا اس کو گمراہی کا زمانہ کہنا مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب نہیں تو اور کیا ہے؟

ہم نے بارہا کہا ہے اور اب بھی ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ ہم ساری جماعت مرزائیہ سے اقوال مرزا قادیانی کے زیادہ حافظ ہیں جس کا ثبوت ہم اپنی تحریروں میں کئی دفعہ دے چکے ہیں اور آئندہ بھی دیں گے۔ انشاء اللہ۔ اسی لئے ہم نے ان لوگوں کو بارہا مشورہ دیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق مضمون لکھ کر ہمیں دکھالیا کریں لیکن جن لوگوں کے حق میں و لا کن لا تحبّو ن النّا صحین وارد ہوا ہے وہ کسی ناصح کی نصیحت کیسے مان سکتے ہیں۔

دوسری طرح سے سے نظر اس مضمون پر یوں ہے کہ الفضل نے مرزا غلام احمد صاحب کی آمد سے پیشتر مسلمانوں میں جن خرابیوں اور اسلام پر جن حملوں کا ذکر کیا ہے اور جن کو بعثت مرزا کے اسباب قرار دیا ہے کیا مرزا صاحب قادیانی کے آنے کے بعد وہ خرابیاں زائل ہوگئیں اور وہ حملے ختم ہو گئے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا عیسائیوں کی طرف سے مخالف اسلام تصنیفات بند ہوگئیں۔
کیا ڈپٹی آتھم نے مرزا صاحب کے ساتھ ۱۵ دن تک مناظرہ نہیں کیا۔
اور کیا مناظرہ کے بعد اس نے اسلامی توحید کو مجنونانہ توحید نہیں کہا۔
کیا عمادالدین اور اکبر مسیح کی تصنیفات (خلاف اسلام) شائع نہیں ہوئیں
کیا پادری عبدالحق (مسلم زادہ) نے علاوہ تردید اسلام کے قادیان میں جا کر مناظرہ کرنے کے لئے نہیں للکارا؟
کیا پادری سلطان محمد خان نے اسلام کے خلاف کتابیں نہیں لکھیں۔
کیا آریوں کی طرف سے اسلام کے خلاف تہذیب الاسلام، ترک اسلام، رنگیلا رسول، کتاب اللہ وید ہے یا قرآن، وغیرہ کتب شائع نہیں ہوئیں؟

اس کے علاوہ کیا یہ امر واقعی نہیں ہے کہ براہین احمدیہ کے زمانے میں مرزا غلام احمد صاحب نے سارے ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد پانچ لاکھ لکھی تھی جو گذشتہ مردم شماری کی رو سے باسٹھ لاکھ ستانوے ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

کیا یہ سب کچھ مرزا صاحب کے نفس مسیحائی کا اثر ہے؟ سچ ہے

نوش دارو نے کیا اثر سم پیدا

ناظرین! مورخ ہمیشہ اس اصول کو مدنظر رکھتے ہیں کہ جس زمانے کی تاریخ لکھتے ہیں اس سے سابق اور لاحق زمانوں کے بادشاہیوں کی ترقی وتنزل کا مقابلہ کر کے دکھاتے ہیں۔ اور یہ اصول علم تاریخ میں بڑا صحیح اور قابل اقتداء ہے۔ اس سنہرے اصول کے ماتحت ہم مرزا صاحب قادیانی کی بعثت کے پہلے زمانے کا مقابلہ پچھلے زمانے سے کرتے ہیں تو ہمیں ہر طرف سے مسلم قوم کا زوال اور تنزل نظر آتا ہے۔

مسلمانوں کی پولیٹکل حیثیت تو دنیا میں بہت کمزور ہوگئی، مالی حیثیت میں بھی نیچے گر گئے۔ مذہبی حیثیت کا تو ذکر ہی چھوڑ یئے۔ کلمہ توحید کے صحیح معنوں پر اعتقاد تو بجائے خود رہا، صحیح طور کلمہ پڑھنا بھی نہیں آتا۔ شرک و کفر رسوم و بدعات کی کوئی انتہاء نہیں۔ جیل خانے شراب خانے مسلمانوں سے اٹے پڑے ہیں۔ بت پرستی، وہم پرستی حتی کہ تعزیہ پرستی بھی روز بروز ترقی پر ہے۔ بایں ہمہ کہا جاتا ہے کہ مسیح موعود آئے اور اصلاح کر کے چلے گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۳۸ء مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۹ ص ۳)

مرزا قادیانی کی کامیابی خواب میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ سے ہمارا یہ دعوی ہے جس کو ہم ببانگ دہل پکار پکار کہتے چلے آئے ہیں آج بھی ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے مقصد میں بری طرح فیل ہو کر گئے ہیں۔ اس کی وجہ آج ہم یہ نہیں بتاتے کہ وہ ہمارے سامنے مر گئے بلکہ اس کے سوا کچھ اور بتائیں گے جو قابل شنید ہے۔ ہمارے جواب میں قادیانی پریس یہ کہہ کر جی خوش کر لیتا ہے کہ

> مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری احمدیت کے دیرینہ معاند ہیں جنہیں اللہ تعالی نے قدم قدم پر ان کی مخالفانہ سرگرمیوں میں ہمیشہ ناکام و نامراد رکھا
>
> (الفضل ۱۰ مئی ۱۹۳۸ء)

اچھا دلفریب جملہ ہے۔ کامیاب مخالفوں کو ناکام کہنا، دل فریبی کا اچھا سامان ہے۔ خیر ہم اس بحث میں اس وقت نہیں جاتے بلکہ اصل مضمون پر توجہ کرتے ہیں جو اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۵۔اپریل سے تعلق رکھتا ہے۔

اہل حدیث ۱۵۔اپریل میں ہم نے سوامی دیانند اور مرزا صاحب قادیانی کی ناکامی کا ذکر کیا ہے۔ اس کا جواب اخبار الفضل ۱۰ مئی میں یوں دیا گیا ہے کہ،

> مرزا صاحب نے اپنے لئے جس غلبہ کاملہ کا ذکر کیا ہے اس کی مدت تین سو سال ہے۔،

بہت خوب! پہلے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الفاظ مبارکہ تو سنئے پھر سوال پر غور کیجئے گا۔ آپ فرماتے ہیں:

> میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ عیسی پرستی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت و شان دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔

(اخبار بدر۔ قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

اے ممبران قادیانیہ ولاہور یہ! انصاف اور فہم سے ہمارا سوال سنئے اور عقل وتدبر سے جواب دیجئے کہ تثلیث پر توحید کو غالب کرنا اور رسالت محمدیہ کی عظمت اور شان ساری دنیا پر ثابت کر دینا یہ نشان صداقت ہے مرزا صاحب قادیانی کا، جو بقول آپ لوگوں کے تین سو سال میں پورا ہوگا۔ تو کیا اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ تین سو سال تک مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت ملتوی۔

مثال: کسی دیوانی مقدمہ میں مدعی اپنے گواہوں کی فہرست عدالت میں داخل کرے۔ حاکم اس فہرست کے مطابق تین چار روز تواریخ برائے شہادت مقرر کر دے۔ جب تک شہادت پوری نہ ہو جائے مدعی کے دعوی کو ثابت نہیں کہہ سکتے۔ ٹھیک اسی طرح جب تک مرزا غلام احمد صاحب کا یہ مرقومہ نشان ثابت نہ ہو جس کے لئے تین سو سال کی مدت ہے موصوف کی صداقت ثابت نہیں ہو سکتی۔

اب سوال ہمارا یہ ہے کہ آپ لوگوں نے مرزا غلام احمد صاحب کو پہلی صدی ہی میں کیوں مان لیا۔ تین سو سال گذرنے دیجئے پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

ناظرین قادیانیوں کی چالبازیوں میں ایک چالبازی یہ بھی ہے کہ تین سو سال کی شرط لگاتے ہیں جس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ نسل تین سو سال تک خاموش رہے تین سو سال جب گذر جائیں گے اس وقت کا حال خدا کو معلوم کیا ہو۔

ہندوستان بلکہ کل دنیا کی رو جو لامذہبیت اور بے دینیت کی طرف جا رہی ہے اور احادیث نبویہ بھی اس کی طرف اشارہ کر رہی ہیں کہ ایک وقت آئے گا اللہ اللہ کہنے والا بھی کوئی نہ ہوگا، اس وقت کون پوچھے گا مرزا صاحب کون تھے اور ان کا دعوی کیا تھا۔ چونکہ ہم قادیانیوں کے دلی خیر خواہ ہیں اس لئے ان کو سیدھی راہ بتاتے ہیں کہ تین سو سال گزرنے پر مرزا صاحب قادیانی کی حقیقت جو کھلے گی اس وقت کے لوگ مناسب برتاؤ کر لیں گے، آپ لوگ ابھی سے کیوں اس بلا میں پھنستے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخیر میں ایک حوالہ فیصلہ کن بقول مرزا غلام احمد صاحب ہم پیش کر کے فیصلہ ناظرین پر چھوڑتے ہیں آپ فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ قبل اس کے کہ ہم اس ناپائدار گھر سے گذر جائیں ہمارے تمام مقاصد پورے کر دے اور ہمارے لئے وہ آخری سفر حسرت کا سفر نہ ہو (تبلیغ رسالت جلد اول۔ص ۱۰)

ناظرین کرام واقعات صحیحہ کو سامنے رکھ کر ان کی تائید میں خلیفہ قادیان میاں محمود احمد کا قول: مرزا صاحب کے مقاصد میں سے اربواں حصہ بھی پورا نہیں ہوا۔ (اخبار الفضل قادیان ۱۶۔اکتوبر ۱۹۳۷ء)

ملحوظ رکھ کر فیصلہ دیجئے کہ بقول مرزا صاحب قادیانی ان کا آخری سفر، سفر حسرت ہوا یا نہیں؟ کیا اس پر یہ شعر موزوں نہیں ہے

کوئی بھی کام مسیحا ترا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ مئی ۱۹۳۸ء مطابق ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۳۰ ص ۴)

احمدیوں کو ضروری کام پر توجہ کرنی چاہیے

جناب منشی محمد عبداللہ ثالث معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آپ دونوں صنفیں (قادیانی اور لاہوری) اپنے مسائل اختلافیہ پر جی کھول کر لکھتے رہتے ہیں لیکن مشترک مخالف کی طرف کبھی توجہ نہیں کرتے جس کے حملے روزانہ احمدی قلعہ کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ کیا یہ بات قرین دانش نہیں ہے کہ اپنے اختلافات سے الگ ہو کر آپ اس مخالف کے سامنے آئیں جس سے بہت تکلیف پا کر مرزا صاحب بھی خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہے کہ یا اللہ اس کے حملے سے مجھے بچا۔ اس دعا کو انہوں نے آخری فیصلہ کی صورت میں پبلک کے سامنے یوں پیش کیا کہ ہم (مرزا وثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے۔ یہ ہے ایک ضروری امر جو احمدیت اور محمدیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے درمیان حد فاصل ہے ۲۶ مئی کو یادگار مرزا کے لئے تجویزیں کی جا رہی ہیں کیا یہ تجویز معقول نہیں ہے کہ قلعہ احمدیہ سے دشمن کی گولہ باری روکنے کی کوئی صورت کی جائے ہم سچ کہتے ہیں کہ ہمارا شیعہ کے ساتھ کتنا ہی اختلاف ہو لیکن جہاں مسئلہ نبوت محمدیہ پر بحث ہوگی ہم اور شیعہ اپنے اندرونی جھگڑے کو چھوڑ دیں گے۔ کیا وجہ ہے کہ احمدیہ جماعت بہر دو صنف ہمارے اس معقول مطالبہ پر توجہ نہیں کرتی جس کی صورت یہ ہے کہ دونوں فریق مل کر مرزا صاحب کے اصلی مخاطب (مولانا ثناء اللہ صاحب) کے ساتھ آخری فیصلہ کے اعلان پر فیصلہ کن مباحثہ کریں تاکہ آئندہ کو یہ نزاع ختم ہو جائے اور ہر دو صنف بلکہ ہر سہ فریق مل کر توحید و سنت کی تبلیغ کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ مئی ۱۹۳۸ء مطابق ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۳۰ ص ۴)

مسیح موعود اور تقسیم مال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسیح موعود جب آئیں گے تو مال تقسیم کریں گے لوگ بوجہ تمول اور مالداری کے اسے قبول نہیں کریں گے حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

یفیض المال حتی لا یقبلہ احدا

مرزا غلام احمد قادیانی نے جب مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تو اس حدیث کے ماتحت ان پر اعتراض ہوا کہ آپ اپنے مریدوں سے چندہ مانگتے ہیں۔ آپ کا اعلان ہے کہ جو تین مہینے چندہ نہ دے گا وہ جماعت سے خارج کر دیا جائے گا۔ حالانکہ حدیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود خود مال تقسیم کرے گا۔ یہ کیسی گنگا ہے جو الٹی بہہ رہی ہے۔

اس کا جواب اخبار الفضل ۱۵ مئی سنہ رواں میں نکلا ہے وہ قابل دید و شنید ہے۔ اس سب کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے مخالفوں کو انعامی دعوتیں دیں لیکن کوئی مقابلے پر نہیں آیا۔ نہ کسی نے انعام حاصل کیا۔ یہی معنی حدیث کے ہیں جو مسیح موعود کے حق میں آئی ہے کہ وہ مال تقسیم کرے گا اور کوئی قبول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرے گا۔

جواب: لا ریب چونکہ انعامی مخالفین میں ہمارا نام بھی درج ہے بلکہ سب سے بڑھ کر ہے کیونکہ ہمارے لئے انعامی رقم ایک لاکھ پندرہ ہزار تھی جس کا ذکر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب اعجاز احمدی میں ملتا ہے اس انعام کی تفصیل مرزا صاحب نے یہ کی تھی کہ

میری پیش گوئیاں ڈیڑھ سو ہیں تم (ثناءاللہ) قادیان میں آ کر ان کو جھوٹا ثابت کر دو، تو فی پیش گوئی ایک ایک سو روپیہ میں تم کو دوں گا۔ اور ایک لاکھ میرے مرید ہیں، ان سے بھی ایک ایک روپیہ لے کر تمہیں دے دوں گا۔ یہ جملہ رقم ایک لاکھ پندرہ ہزار تمہاری نذر ہوگی۔

اتنی بڑی انعامی رقم سن کر ہمارے منہ سے بھی رال ٹپکنی ضروری تھی۔ چنانچہ ہم پورا انتظام کر کے بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء قادیان مع اپنے خدم وحشم کے جا پہنچے۔ ہمارے پہنچنے کی اطلاع مرزا غلام احمد صاحب کو اپنے مخبروں سے مل گئی۔ چنانچہ ایک مخبر نے کہا: ثناءاللہ آ گیا ہے۔، تو آپ نے کمال بے نیازی سے فرمایا کہ:

ہمیں کیا، ہزاروں راہرو آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔

(اخبار البدر ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء)

یہ سن کر ہمیں ایک رباعی یاد آ گئی جو کسی مقتول معشوق نے اپنے بے نیاز محبوب کے حق میں کہی ہے

مجھے قتل کر کے وہ بھولا سا قاتل
لگا کہنے کس کا یہ تازہ لہو ہے
کسی نے کہا جس کا وہ سر پڑا ہے
کہا بھول جانے کی کیا میری خو ہے

یہی حال مرزا غلام احمد صاحب کی بے نیازی کا ہے۔ انعامی دعوت دیتے ہیں اور اس دعوت کو ان لفظوں سے پختہ بھی کرتے ہیں:

تم قادیان میں نہیں آؤ گے۔ (اعجاز احمدی۔ص ۳۷)

لیکن جب میں وہاں والہانہ پہنچ جاتا ہوں، تو فرماتے ہیں کہ ہمیں کیا!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخر میں حرف مطلب کا خط لکھتا ہوں کہ حسب وعدہ خود مجھے تردید تکذیب کا موقع دیجئے۔تو اس کے جواب میں بڑے غصے سے بھرا ہوا مکتوب پہنچتا ہے کہ ہمیں اپنے مشاغل سے فرصت نہیں ہے، تاہم تین گھنٹے تمہاری خاطر ہم دے سکتے ہیں جسکی صورت یہ ہوگی کہ ہم ایک گھنٹہ تقریر کریں گے۔اس کے بعد تم سے پوچھیں گے کہ تمہاری تسلی ہوئی یا نہیں۔تمہیں اس کے جواب میں ایک دوسطریں لکھ کر دینی ہوں گی، مگر زبان سے نہیں بولنا ہوگا۔تمہارے منہ میں لگام دی جائے گی (قادیانی اخلاق فاضلہ کا نمونہ) اورصم بکم (صم ہوکر سننا قادیانی معجزہ ہے۔) ہوکر تمہیں سننا ہوگا۔ اسی طرح ہم تین گھنٹے وقت دیں گے۔تم لعنتی ہو اورلعنت لے کر جاؤ گے۔ وغیرہ

اعیان قادیان سے ایک سوال:

مرزا غلام احمد صاحب نے جولکھا تھا کہ ڈیڑھ سو پیش گوئی اگر تم جھوٹی ثابت کرو گے تو میں اپنے ایک لاکھ مریدوں سے ایک ایک روپئہ تم کو لے دوں گا، قادیانی اور لاہوری ممبرو! کیا تم لوگ ڈیڑھ سو پیش گوئی جھوٹی ثابت ہونے کے باوجود بھی مرزا صاحب قادیانی کے مرید بنے رہتے اور مریدی کی حیثیت سے ایک ایک روپئہ چندہ دے دیتے تب تو تمہارے حق میں یہ شعر خوب صادق آتا

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۳۸ء مطابق ۴ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۳۱ ص ۳۔۴)

کیا مرزا ،توہین رسول کرنیوالا تھا؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار فاروق قادیان مورخہ ۲۱ مئی میں ایک مضمون نکلا ہے کہ علمائے اسلام جو حضرت مسیح علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانتے ہیں وہ رسول کریم ﷺ کی توہین کرتے ہیں اس قسم کی باتیں قادیانی اصحاب حسب تعلیم مرزا غلام احمد صاحب ہمیشہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہتے آئے ہیں۔ اس کا مختصر سا جواب ہماری طرف سے وہی ہے جو براہین احمدیہ میں مرزا صاحب قادیانی نے حسب دعوی خود خدا سے الہام پا کر بلکہ مجددیت کے عہدہ پر فائز ہو کر لکھا تھا۔ چنانچہ آپ نے کتاب مذکور کے صفحہ ۴۹۹ پر حضرت مسیح کو آسمان پر زندہ مانا ہے۔ پھر کیا ایسا لکھ کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے رسول کریم ﷺ کی توہین کی ہے؟ کیا کوئی راسخ العقیدہ مرید ہمیں اس کا جواب دے سکتا ہے

مرزائی دوستو!

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۳۸ء مطابق ۴ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۳۱ ص ۴)

خلیفہ قادیان کی خدمت میں عریضہ

(ان کے مریدوں کی طرف سے کھلی درخواست)

بحضور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ہم احمدیان جن کے نام درج ذیل ہیں حضور کی خدمت عالیہ میں دست بستہ عرض پرداز ہیں کہ جب سے منافقین مخرجین نے حضور کی ذات والا صفات پر طرح طرح کے اتہامات والزامات لگانے شروع کئے ہیں اسی وقت سے مقدس سلسلہ اور اس کے مقدس بانی پر دشمن سلسلہ قسم قسم کے اعتراضات کر رہے ہیں۔

اور اب تو یہ حال ہو گیا ہے کہ معاندین سلسلہ احمدیت کا نام تک نہیں لینے دیتے اور اگر کسی جگہ تبلیغ کرنی شروع کریں تو جھٹ مخالفین ومخرجین کے لگائے ہوئے الزامات پیش کرے شروع کر دیتے ہیں اور ہم سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر آپ کے خلیفہ صاحب ان عیوب سے بری ہیں تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیوں اپنی پوزیشن صاف نہیں کرتے جب کہ گذشتہ تمام بزرگان اپنی اپنی پوزیشن صاف کرتے چلے آئے ہیں۔ جیسا کہ حضرت یوسف قید سے باہر نہیں آئے جب تک اپنی بریت نہیں کرا لیتے۔ اور آنحضرت ﷺ اپنی پیاری بیوی حضرت عائشہ صدیقہ سے سلام کلام تک بند کر دیتے ہیں جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی بریت نہیں آ جاتی ...

پھر حضرت خطبہ بند کر دیتے ہیں اور آگے خطبہ نہیں دیتے جب تک کہ معترض کے سوال کا جواب نہیں دیتے۔ پھر امام بخاری اپنی ہزار دینار کی تھیلی کو سمندر میں گرا دیتے ہیں تا کہ امام صاحب کی پوزیشن پر کسی کو شبہ نہ گذرے۔ پس اگر آپ کے خلیفہ بھی سچے ہیں تو ان کو بھی اپنی بریت کرنی چاہیے۔

حضور والا! ایک طرف تو منافقین ومخرجین کا حضور کی ذات گرامی کے متعلق گندے سے گندے الزامات لگانا دوسری طرف حضور کی خاموشی۔ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں کہ دشمن ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے کہ نعوذ باللہ حضور کی ذات بابرکات میں وہ تمام گندے سے گندے عیوب پائے جاتے ہیں جو منافقین حضور کی طرف منسوب کر رہے ہیں (خاکش بدہن)

اگر حضور کی صرف اپنی ذات کا سوال ہوتا پھر تو بے شک حضور اپنی پوزیشن نہ بھی صاف کرتے لیکن یہاں تو ایک قوم کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ حضور کی اس خاموشی سے سلسلہ عالیہ اور اس کا بانی بدنام ہو رہا ہے۔ پس ہم حضور کو خدا اور اس کے رسول اکرم ﷺ اور حضرت مسیح موعو اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں کہ حضور خدا کیلئے اپنی پوزیشن صاف فرما کر ہم غریب و بے کس احمدیوں کو ان مشکلات سے رہائی عطا فرمائیں۔ احمدیت اور اس کے بانی پر جو بدنما دھبہ دشمنوں کی طرف سے لگایا جا رہا ہے اس کو دور فرما کر احمدیت کے روشن چہرہ کو منور کریں تا ایک دفعہ پھر احمدیت اپنی پوری شان سے چمکے اور اصل حقیقت کھل جائے۔ اور حضور پر نور کا نورانی چہرہ بھی روشن ہو اور حضور پر گندے الزامات لگانے والے ہمیشہ کے لئے ذلیل وخوار اور تباہ و برباد ہوں۔ اور حضور پر دوبارہ کسی کو اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قسم کے گندے الزامات کی جرأت نہ ہو سکے۔

نوٹ ۔ ہم نے یہ کھلی درخواست اس لئے بھجوائی ہے تا دوسری احمدی جماعتیں بھی وقت کی نزاکت اور سلسلہ احمدیہ اور اس کے بانی کی عزت کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین کی خدمت میں پر زور درخواستیں بھجوائیں کہ حضور اپنی پوزیشن کو صاف فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور تبلیغ احمدیت میں جو روکیں پڑ گئی ہیں ان کو دور فرمائیں اور حضرت مسیح موعود کے نام کو دنیا میں روشن کریں۔

نوٹ نمبر۲۔ اس کی ایک نقل جناب خلیفہ صاحب اور اڈیٹر صاحب الفضل اور اڈیٹر صاحب فاروق قادیان و دیگر اخبارات کو بھجوائی گئیں

ہم ہیں حضور کے خدام:

چوہدری برکت علی احمدی سکرٹری جماعت احمدیہ مروڑی۔ ریاست جنید۔

۲۔ چوہدری عبدالحکیم احمدی مروڑی۔ ریاست جنید۔

۳۔ چوہدری سلیمان احمدی۔ مروڑی۔ ریاست جنید، مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۳۸ء

مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں: ہم کون ہیں جو اس امر میں دخل دیں۔ خلیفہ صاحب کے حمایتیوں نے تو ایک رٹ میں نجات سمجھ رکھی ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے، پس اس پر اعتراض کی مجال نہیں۔ کوئی پوچھے کون سی چیز ہے جو بحکم خالق کل شئی خدا نے نہیں بنائی۔ پھر تو چور اور زانی کی طرف سے بھی یہی جواب ہے کہ ہم کو خدا نے بنایا ہے۔ یاللعجب (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جون ۱۹۳۸ء ص ۴، ۵)

چوہدری عبدالغنی مرزائی کے ساتھ مباہلہ

ناظرین موضع نتھو پور متصل ٹانڈہ میں چوہدری عبداللہ سٹیشن ماسٹر دیرینہ مرزائی ہیں۔ ان کے بھائی چوہدری عبدالغنی صاحب مرزائی کے ساتھ احقر کی گفتگو ہوئی۔ چوہدری صاحب نے تنگ آ کر مباہلہ کی طرح ڈالی۔ احقر نے انکار کیا مگر آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ مانے بلکہ مباہلہ پر مجبور کیا۔ آخر ۲۷ فروری ۱۹۳۷ء سے ۲۷ فروری ۱۹۳۸ء تک میعاد مباہلہ مقرر ہوئی۔ چنانچہ تاریخ آخری تک خداوند تعالیٰ نے بندہ کو صحیح وسلامت رکھا اور چوہدری عبدالغنی صاحب مندرجہ ذیل تکالیف اور مصائب کا شکار ہوئے۔

۱۔ ۵ جون ۱۹۳۷ء کو چوہدری عبداللہ چوہدری عبداللہ صاحب کے برادر کلاں بعارضہ قلب ایسے بیمار ہوئے کہ دل کی حرکت بند ہوگئی۔ ڈاکٹری علاج سے کچھ فائدہ نہ ہوا آخر خاکسار نے علاج کیا اور روبصحت ہوئے۔ اس بیماری میں سارا خاندان سخت پریشان رہا۔

۲۔ اسی ماہ میں ان کی اونٹنی باہر چرنے کے واسطے چھوڑی گئی اور گم ہوگئی جس کا تا حال پتہ نہیں چلتا کوشش اور تلاش کے باوجود نہ مل سکی۔

۳۔ ۱۹ ستمبر کو چوہدری عبدالغنی صاحب کے اپنے ہی ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کے انگوٹھہ پر ایسی سخت ضرب لگی کہ پورے ایک ماہ تک زمین دارہ کام کاج سے بے کار رہو گئے اور ڈاکٹری علاج ہوتا رہا۔

۴۔ ۱۰ دسمبر کو چوہدری صاحب مباہل کی لڑکی نے اپنے ہی ہاتھ سے ایک لکڑی کے ذریعہ ایک آنکھ میں زخم کرلیا اور کئی دن پریشان رہی۔

۵۔ ۴ جنوری ۱۹۳۸ء کو پھر چوہدری عبدالغنی بخار دردسر اور نزلہ وغیرہ سے سخت لاچار اور کئی دن تکلیف میں رہے۔

۶۔ ۲۹ جنوری کو چوہدری صاحب موصوف چارہ بنانے والی مشین میں چارہ بناتے وقت کپڑوں سمیت پھنس کر مشین کے گرداگرد گھومتے رہے حتیٰ کہ کپڑے سب چاک ہوگئے اور چوہدری صاحب خدا خدا کر کے جانبر ہوئے۔

۷۔ اسی سال چوہدری صاحب کی نظر کمزور ہوگئی اب بغیر عینک پڑھ نہیں سکتے۔

۸۔ چوہدری صاحب کے بڑے لڑکے کی زبان میں اسی سال لکنت پیدا ہوگئی ہے۔

۹۔ چوہدری صاحب موصوف کے برادر زادہ کی گردن بازو اور کمر نیز پنڈلیوں پر بیماری چنبل اس شدت سے ہوئی کہ دیکھا نہیں جاتا تھا۔

۱۰۔ ماہ بھادوں میں چوہدری صاحب کے برادرزادہ کی ایک بھینس کھاد کے ڈھیر میں ایسی دھنسی کہ گاؤں کے بہت سے لوگوں نے زور سے نکالی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ ماہ جنوری کی آخری تواریخ میں چوہدری صاحب مباہل کی تازہ شیر دار بھینس کی کٹی جو شام کو بالکل تندرست تھی صبح کو مری ہوئی دیکھی گئی۔

الغرض خدا کے فضل و کرم سے خاکسار ۲۷ فروری ۱۹۳۸ء تک بالکل صحیح سلامت اور نور ایمان سے بھرپور احباب کرام کی دعاؤں سے باخیریت ہے اور چوہدری صاحب مباہل کو گیارہ نقصانات اور پریشانیاں وارد ہوئیں۔ خدا ان کو راہ ہدایت اور توبہ نصیب کرے۔ ان واقعات پر ذیل کی شہادتیں ثبت ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

گواہ شد: چوہدری شاہ محمد ساکن نتھو پوری بقلم خود۔ چوہدری عنایت علی نتھو پوری (نشان انگوٹھہ)، چوہدری شان محمد بقلم خود۔ چوہدری پیر بخش نتھو پوری۔ بقلم خود۔ چوہدری محمد علی نتھو پوری (نشان انگوٹھہ) الراقم: محبوب عالم خطیب نتھو پور متصل ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جون ۱۹۳۸ء ص ۵، ۶)

مرزائیوں کو کھلا چیلنج

جناب مولوی عبدالعزیز صاحبؒ لدھیانہ سے لکھتے ہیں:

حضرات ناظرین اخبار اہل حدیث سے پوشیدہ نہیں کہ آج کل مرزائی کس طرح لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر جب کوئی جواب دینے والا ان کو نظر آتا ہے تو سوائے ٹال مٹول حیلے بہانے کے ان کو کوئی چارہ نظر نہیں ہوتا۔ اسی طریقہ پر جماعت مرزائیہ بھی اس افسوس میں جو حضرت مولانا ثناء اللہ شیر پنجاب کو مبلغ تین سو روپیہ دے چکی ہے، چیختی چلاتی پھرتی ہے اور اس سیاہ داغ کو اتارنے کے لئے ہر طریقہ سے کوشش کر رہی ہے۔ چنانچہ اسی کوشش میں بندہ کے ساتھ چار مناظرے کر چکی ہے جس کا اثر یہ ہوا کہ تین مرزائی تائب ہو کر مسلمان ہو گئے۔

اب پھر وہ لوگوں میں اپنی صداقت کا نقارہ پیٹتی ہے۔ پس میں ایک خادم اسلام ادنیٰ خادم ہوں جو ہر وقت مرزائی فریقین لاہوری و قادیانی صاحبان کی خدمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کو تیار ہوں۔ میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ جس مضمون پر مرزائی چاہیں مناظرہ کرلیں اور جس جگہ چاہیں میں حاضر ہوں۔

اے مرزائیو! میں تمہاری طرح محض اعلان کرنے والا نہیں ہوں بلکہ اللہ کی مدد سے پہلے کی طرح آپ کو صحیح راستہ دکھانے والا ہوں ۔ اگر واقعی تمہارے پاس سچائی ہے تو آؤ میدان میں نکلو۔ ورنہ سچے دل سے تائب ہوکر اعلان کردو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جون ۱۹۳۸ء ص ۶)

ترک مرزائیت

میں اپنے بھائی اللہ دتا زرگر کی تحریک سے قادیانی جماعت میں بمعہ اہل وعیال داخل ہو چکا تھا اور فہرست مریدین میں تمام گھر کے نام دے چکا تھا۔ مگر بحمد اللہ اتفاق حسنہ سے موضع بھٹو یہ متصل دینا نگر رشتہ داروں کو ملنے کے واسطے گیا وہاں پر مولوی ابوموسیٰ عبدالحمید صاحب کے وعظ وکلام نے اس قدر میرے دل پر اثر ڈالا کہ قدنی باطل پرستی کو چھوڑ کر مدنی حق پرستی یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے پر مجبور ہوا۔ اور بھائی اللہ دتا کی لڑکی جو میرے لڑکے سے منسوب تھی اس کو بھی ترک کر کے اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ کوئی شخص مجھے مرزائی خیال نہ فرماوے اور میرے حق میں دعائے استقامت فرماویں۔

نظام الدین زرگر چک ۱۳۶ تھن گڑھ تحصیل سمندری ضلع لائل پور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جون ۱۹۳۸ء مطابق ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ ص ۱۴)

احمدیہ اخباروں کا مسیح موعود نمبر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے آخری فیصلہ کی دعا کے مطابق جو ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو انہوں نے کی تھی کہ ہم (مرزا و ثناء اللہ) میں سے جھوٹا پہلے مرے گا، ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال کر گئے۔ اس سال قادیانیوں اور لاہوریوں نے غیر معمولی طور پر اپنے اخباروں کے مسیح موعود نمبر نکالے ہیں جن میں مرزا غلام احمد صاحب کی سوانح زندگی پبلک کو بہت اچھی شکل میں دکھائی ہے جو ان کا کام تھا کہ تصویر کا ایک ہی رخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دکھائیں۔انہوں نے اچھی طرح کر دیا۔دوسرا رخ دکھانا اخبار اہل حدیث امرتسر کا کام ہے جو ذیل میں کیا جاتا ہے۔

پبلک کو یاد رکھنا چاہیے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی دو حیثیتیں تھیں۔ایک اہل علم ہونے کی دوسرے اہل الہام ہونے کی۔مسلم پبلک کو جو مرزا صاحب قادیانی سے شدید اختلاف تھا،وہ ان کے اہل علم ہونے کی حیثیت سے نہ تھا کیونکہ مرزا صاحب بہت بڑے علم کے مدعی نہ تھے، بلکہ ایک معمولی استعداد کے اہل قلم تھے۔چنانچہ آپ نے جو اپنا تعلیمی نصاب بتایا ہے وہ یونیورسٹی کی عربی تعلیم کی پہلی جماعت ہے (ملاحظہ ہو کتاب آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۴۵)۔اس علمی قلت کی وجہ سے حکیم نورالدین صاحب سے آپ نے پوچھا تھا کہ قضیہ ضروریہ مطلقہ اور دائمہ مطلقہ میں کیا نسبت ہوتی ہے، جو ادنی طالب بھی جانتے ہیں۔

بحیثیت علم کلام کے آپ کو جانچا جائے تو سرسید احمد خان کا قول بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے: تصانیف مرزا ایک ذرہ کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتیں۔(خط سرسید احمد خان مندرجہ آئینہ کمالات اسلام)

ہم حیران ہیں کہ سرسید احمد خان مرحوم نے کس ایجاز اور اختصار سے تصانیف مرزا قادیانی پر اظہار رائے فرمایا جو بالکل صحیح ہے۔جماعت احمدیہ لاہور کے امیر نے مرزا غلام احمد صاحب کی کتابوں میں سے براہین احمدیہ پر بڑا فخر کیا ہے۔کاش وہ ہماری کتاب علم کلام مرزا مطالعہ کر کے اظہار رائے کرتے۔ہم نے براہین احمدیہ کو بحیثیت علم کلام کے جانچا تو ہمارے منہ بے ساختہ نکلا:

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ

مرزا غلام احمد صاحب کے الہامات کو براہین احمدیہ سے الگ کر دیا جائے (جو خود محل بحث ہیں) تو باقی مضمون سوائے لفاظی اور طول کلامی کے کچھ نہیں ملتا۔ہم نے رسالہ علم کلام مرزا میں مفصل بتا دیا ہے کہ براہین احمدیہ میں جن تین سو دلائل پیش کرنے کا دعوی کیا تھا، ان میں سے ایک بھی نہیں لکھی۔ مرزا غلام احمد صاحب کے کوئی مرید ہمارے اس بیان کو تلخ سمجھیں تو مہربانی کر کے براہین احمدیہ کے صفحات کا حوالہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیں کہ فلاں دلیل فلاں صفحہ سے شروع ہو کر فلاں صفحہ پر ختم ہوئی ہے، تا کہ ہم بھی اس گوہر بے بہا کو پا سکیں۔ بغیر اس کے ہم اس راست گوئی پر مجبور ہیں کہ مرزا صاحب کا تین سو دلائل پیش کرنے کا وعدہ اس عربی مصرعہ کا مصداق ہے:

ما موا عید ھا ا لا الا با طیل

براہین احمدیہ کے بعد مرزا غلام احمد صاحب کی جملہ تصنیفات ان کے دعوی (مسیحیت) سے وابستہ ہوگئیں۔ جو کتاب بھی دیکھو اس کا خلاصہ یہی ہوتا ہے کہ چونکہ مسیح فوت ہو گیا، اس کی جگہ میں آ گیا۔

یہ استدلال مسلمانوں کے مقابلے میں ہے۔ کفار کے سامنے آپ کا علم کلام یوں گویا ہوتا ہے:

اسلام ایسا کامل مذہب ہے کہ مجھے جیسے کامل انسان پیدا کر دیتا ہے۔

بنظر غور دیکھا جائے تو ان دونوں دلیلوں میں منطقی اصطلاح میں آپ کی ذات ہی شکل اول کا صغری ہے۔ اس لحاظ سے سارا مدار آپ کے علم کلام کا آپ کی ذات شریف پر ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ پہلے شکل اول کے اس صغری کو جانچا جائے (جانچ آگے آتی ہے)

لاہوری جماعت کے امیر (مولوی محمد علی) صاحب، مرزا صاحب قادیانی کے حق میں یہ بڑا کمال سمجھتے ہیں کہ وہ ایک گاؤں کے رہنے والے تھے، پھر اتنے دور اندیش اور اتنی سمجھ کے مالک، بغیر تعلیم اور توفیق الٰہی کے کیوں کر گئے؟

لاہوری امیر صاحب اگر مرزا غلام احمد صاحب کی سوانح عمری کو نہ چھپاتے تو ان کو یہ حیرت نہ ہوتی۔ ہم اصل واقعات پیش کر کے ان کی حیرت کو رفع کرتے ہیں

سنیے! مرزا غلام احمد صاحب طبیعت کے ذکی تھے۔ اسی لئے خاندان کے مقدمات متعلقہ زمینداره وغیرہ کی پیروی وہی کیا کرتے تھے۔ ان کو اس کام میں یہاں تک انہماک تھا کہ شرع اور رواج کے تصادم کے وقت حسب ضرورت وہ شرع کو چھوڑ کر رواج کی جانب اختیار کر لیتے تھے۔ چنانچہ ۱۸۸۶ء میں ایک ایسے مقدمہ کی پیروی کی جس میں برادری کی ایک پارٹی شرعی تقسیم کی حامی تھی دوسری رواج کی۔ مرزا صاحب اس پارٹی کی طرف سے پیروکار تھے جو شریعت کے خلاف رواج کی پابند تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتفاق حسنہ سے اس مقدمہ کی اپیل ڈویژنل کورٹ امرتسر میں آئی جس کے فیصلہ میں جج صاحب نے لکھا کہ مرزا غلام احمد نے رواج کا ثبوت نہیں دیا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب طبعی طور پر ذہین تھے کیونکہ ایسے مقدمات کی پیروی کرنے والے سیدھے سادے نہیں ہوتے۔ اسی لئے مرزا صاحب نے سیالکوٹ میں سیاہ نویسی کی ملازمت اختیار کی۔ مگر چونکہ مقدمات میں آپ کو ملکہ خاص حاصل تھا اس لئے آپ نے قانون پڑھ کر مشیر قانون (مختاری) کا امتحان دیا جس میں آپ فیل ہوگئے۔ یہ واقعات بتا رہے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب فطرۃً سیدھے سادے نہ تھے۔

یہ واقعات ایسے نہیں کہ کسی کو معلوم نہ ہوں، ہماری کتاب تاریخ مرزا کے علاوہ اکثر واقعات سیرۃ المہدی مصنفہ مرزا بشیر احمد (پسر مرزا متوفی) میں بھی ملتے ہیں۔

ہم بتا آئے ہیں کہ مرزا صاحب کے ساتھ علماء کو ان کی علمیت میں اختلاف نہ تھا بلکہ ان کے الہامی دعوی پر اعتراض تھا۔ یعنی علماء ان کو الہام الٰہی کا مخاطب نہیں سمجھتے تھے اور مرزا صاحب بھی اس امر کی حقیقت پا گئے تھے کہ میرے ساتھ علماء کا اختلاف الہامی حیثیت میں حق بجانب ہے، اس لئے انہوں نے کتاب آئینہ کمالات اسلام میں بالتصریح لکھا کہ مجھے میری پیش گوئیوں سے جانچو (کتاب شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا)۔ مدیر پیغام صلح کو بھی یہ تسلیم ہے کہ سچے مدعی کی پیش گوئیاں یکے بعد دیگرے پوری ہوتی ہیں۔ مگر جب غلط پیش گوئیاں پیش کی جاتی ہیں تو امیر جماعت احمدیہ پیغامیہ یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ: ایک دو کا کیا ذکر، اکثر کو دیکھنا چاہیے۔ (ریویو آف ریلی جنز قادیان بابت جون جولائی ۱۹۰۸ء)

یہاں پر وہ منطقی قانون بھول جاتے ہیں کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتی ہے۔ مدعی کی جانب موجبہ کلیہ ہونا ضروری ہے۔ (حقیقۃ الوحی)

ہمارا دعوی ہے کہ مرزا غلام احمد کی کوئی متحد یانہ پیش گوئی صحیح ثابت نہیں ہوئی۔ اس لئے ہم چیلنج دیتے ہیں کہ ہمارے مخاطبین (قادیانی اور لاہوری) مرزا صاحب کی متحد یانہ پیش گوئیوں کی فہرست ہمیں دے کر ہمارے ساتھ تبادلہ خیالات کریں۔

ہم یہ بھی کہتے ہیں بلکہ بزور درخواست کرتے ہیں کہ پنڈت لیکھرام مقتول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والی پیش گوئی بھی اس فہرست میں داخل کریں بلکہ اس کو پہلے لکھیں۔ پھر دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

ناظرین! ان مرزائیوں کی جرأت کو دیکھئے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی اپنی پیش گوئیوں کے علاوہ یہ دعوی بھی کرتے ہیں کہ کتب سابقہ میں بھی مرزا صاحب کے حق میں پیش گوئیاں آئی ہیں۔ اخبار الفضل اس کے بارے میں لکھتا ہے:

دیگر مذاہب کی کتابوں میں بھی اس آخری زمانے میں ایک مجدد یا نبی یا مصلح کے آنے کی خبر دی گئی ہے اور علامتوں کے ساتھ وقت بھی یہی بتلایا گیا ہے۔ تورات میں اس کا وقت ۱۲۹۰ سے ۱۳۹۰ بتلایا گیا ہے۔

(الفضل ۱۴ مئی ۱۹۳۸ء ص ۴)

ہم اس کے متعلق خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا قول پیش کر کے فیصلہ باانصاف ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔ پس ہر وہ شخص جس کو خدا عالم الغیب پر ایمان ہے اور جو کسی مذہب کو نجات کا ذریعہ سمجھ کر قبول کرتا ہے وہ ہمارا پیش کردہ بیان سنے اور حق کو قبول کرنے میں پس و پیش نہ کرے۔ مرزا صاحب قادیانی کا ایک قول جو کتب سابقہ سے منقول دکھا کر لکھا ہے ہم نقل کرتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں:

پھر آخری زمانہ اس مسیح موعود کو دانیال ۱۳۳۵ھ لکھتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ ص ۲۰۰)

اس کی مزید تشریح دوسرے مقام پر ملتی ہے جہاں آپ نے کھول کر لکھا ہے:

مسیح موعود ۱۳۳۵ھ تک کام کرے گا۔ (تحفہ گولڑویہ کلاں۔ ص ۱۱۶ حاشیہ)

یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ کتب سابقہ کی جو پیش گوئی اپنے حق میں چسپاں کی تھی وہ صحیح ثابت نہیں ہوئی کیونکہ مرزا صاحب کا انتقال ۱۳۲۶ھ میں ہوا ہے۔ یعنی مرزا صاحب کی ٹرین ۹ سال قبل از وقت واپس چلی گئی۔ غالباً اس دارنجاست (دنیا) میں رہنے سے آپ اکتا گئے ہوں گے اور شوق وصال الٰہی میں آپ یہ بھی بھول گئے کہ میں دانیال کی پیش گوئی کی تردید کرنے کے علاوہ اپنے الہام کی بھی تکذیب کرتا ہوں۔ جو حقیقۃ الوحی کی منقولہ عبارت کے ساتھ یوں درج ہے:

مسیح موعود کا زمانہ دانیال ۱۳۳۵ لکھتا ہے جو خدا تعالیٰ کے اس الہام سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشابہ ہے جو میری عمر کی نسبت بیان فرمایا ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۲۰۰)

یہ عبارت بآواز بلند پکار رہی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو خود بھی الہام یہی ہوا تھا کہ آپ ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہیں گے مگر ۹ سال قبل تشریف لے گئے۔

احمدی نمبرو! تم اپنی لفاظیوں کے ذریعہ کہاں تک اہل دنیا سے ایک بت کی پوجا کرا سکتے ہو۔

پیغام صلح مورخہ ۳۱ مئی (۱۹۳۸ء) میں مسیح موعود نمبر بقیہ ایک مضمون نکلا ہے جسے دیکھ کر ہمیں اتنا صدمہ ہوا جتنا آپ لوگوں کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے انتقال سے ہوا تھا کیونکہ سارا مضمون محض لفاظی سے بھرا ہوا، جھوٹ اور افتراء سے پر، بے معنی طوالت سے پر (نوٹ: میرے مقدمہ قاتلانہ حملہ میں وکیل ملزم کی تقریر طول پر فضول تھی جس کا جواب سرکاری وکیل نے چند منٹوں میں دے دیا)

پیغام کے گجراتی نامہ نگار کے مضمون میں کئی ایک نمبر ہیں۔ ہر ایک نمبر دل آزاری سے پر۔ خاص کر نمبر ۴ دل آزاری کے سوا کذب وافتراء کا مجموعہ۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:

> (مرزا صاحب مجدد) مامور نے اندرونی اصلاح کے لئے یہ کہا کہ قرآن سب سے مقدم ہے، حدیث اس کے بعد۔ اقوال آئمہ حدیث کے دوسرے درجہ پر ہیں۔ یہ آواز بھی کانوں کو ناگوار گذری۔ اسلام کے سب سے بڑے مولوی نے مامور سے اس بات پر مناظرہ کیا کہ حدیث قرآن پر مقدم ہے۔ یہ کوئی افسانہ نہیں نہ کوئی کہانی ہے، مباحثہ لکھا ہوا اب تک کتاب کی شکل میں موجود ہے۔ (پیغام صلح مذکور۔ص ۶ کالم اول)

ہم اس بیان کو محض بہتان سمجھتے ہیں۔ جس عالم کی طرف یہ اشارہ ہے انہیں ہم جانتے ہیں۔ وہ تو بہت بڑے عالم تھے، مدارس عربیہ کا ادنی طالب علم بھی جس نے اصول حدیث میں نخبہ اور اصول فقہ میں اصول شاشی پڑھی ہوگی وہ بھی یہ بات نہیں کہہ سکتا۔ بلکہ مسئلہ زیر بحث کچھ اور تھا جس کا ذکر بوقت ضرورت ہم کبھی کریں گے۔ سردست ہم بجائے معارضہ کے منع (طلب دلیل) پر اکتفا کرتے ہوئے نامہ نگار اور اس کی پارٹی سے اس بڑے مولوی کا نام سننا اور اس عبارت کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ پس وہ اصلی عبارت نقل کریں جو اس دعوی کے مطابق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اپنے مجدد اعظم مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب کی پیروی کریں جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے جولکھا ہے کہ مولوی غلام دستگیر قصوری نے لکھا تھا کہ ہم دونوں (قصوری اور قادیانی) میں سے جھوٹا سچے سے پہلے مرجائے۔ چنانچہ مولوی مذکور مجھ سے پہلے مرکر میری تصدیق کر گیا، اس کا ثبوت کیا ہے، تو تمہارے مسیح موعود اور تمہارے مسیحی بھائیوں پر جو نزعی حالت وارد ہوئی تھی وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اس سوال کے جواب میں بھی امید ہے تمہاری بھی یہی حالت ہو گی اگر سچے ہو، تو اپنے اس بیان کو ثابت کرو

مختصر یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نہ بحیثیت علم کوئی برگزیدہ عالم تھے، نہ بحیثیت وحی والہام خدا کے مخاطب۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جون ۱۹۳۸ء مطابق ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۳۳ ص ۶۔۸)

مرزا قادیانی بری طرح فیل ہوئے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر میں مرزا صاحب قادیانی کے فیل ہونے ہونے پر کئی دفعہ آنسو بہائے گئے ہیں، مگر ان کے اتباع ان کو پاس شدہ بلکہ پاس شدگان میں نمبر اول بتاتے ہیں۔ لیکن ہماری پیش کردہ عبارات کا جواب نہیں دیتے۔ ہمارے جواب میں یہی کہے جاتے ہیں کہ کسی نبی کے زمانے میں ایسا نہیں ہوا کہ ساری دنیا نے ان کی ہدایت کو مان لیا ہو۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ اہل حدیث کیسا ضدی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی سے وہ کام دیکھنا چاہتا ہے جو ان کے مخدوم (سیدالانبیا ﷺ) سے بھی نہیں ہوا، حالانکہ ان پر یہ آیت بھی نازل ہوئی تھی۔

هو الّذی ار سل رسو له با لهدی و دین الحقّ لیظهره علی الدّین کلّه ۔ (اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو سارے دینوں پر غالب کرے)

جب اسلام سارے دینوں آنحضرت ﷺ کے زمانے میں غالب نہیں ہوا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی سے کیوں یہ خواہش کی جاتی ہے کہ وہ سب دینوں پر غالب آتے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب سے خواہش نہیں کرتے اور نہ ان کو اس خواہش کا مخاطب سمجھتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم ان کے کسی الہامی دعوی کو سچا نہیں سمجھتے پھر ہم ان کے الہامی کلام کو کیوں پیش کرتے ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ محض ان کو اور ان کے اتباع کو الزام دینے کے لئے۔ چونکہ کسی نبی نے یہ دعوی نہیں کیا کہ میں ساری دنیا کو اپنا ہم خیال بنا لوں گا، اس لئے ان پر سوال نہیں ہوسکتا۔ نہ حضرت ﷺ نے اس بات کا اظہار کیا کہ میری تبلیغ سب پر غالب آئے گی۔ بلکہ قرآن وحدیث میں صاف اظہار ہے کہ کفر شرک دنیا میں برابر جاری رہیں گے۔ لیکن اس کے برخلاف مرزا غلام احمد صاحب کی اصل عبارت جو اس دعوی کی مظہر ہے مع جواب ان کے اتباع کے نقل کر کے با انصاف ناظرین سے انصاف کی توقع رکھتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

> چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گزرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اس کا نام خاتم الخلفاء ہے۔
>
> پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے
>
> هو الّذی ار سل رسو له بالهدی و دین الحقّ لیظهره علی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الدّین کلّه . یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے۔ یعنی ایک عالم گیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالم گیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالم گیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔ (چشمہ معرفت۔ص۸۲۔۸۳)

یہ عبارت اپنا مضمون بتانے میں بالکل صاف ہے، تاہم تھوڑی سی تشریح ہم بھی کر دیتے ہیں۔ بقول مرزا غلام احمد صاحب، آنحضرت ﷺ کے روز بعثت سے لے کر مرزا صاحب قادیانی کے یوم انتقال تک ایک ہی زمانہ ہے جس کو بقول مرزا صاحب زمانہ محمدی کہنا چاہیے۔

چونکہ یہ سارا زمانہ ایک ہی ہے اس لئے جو کام (غلبہ اسلام بشکل وحدت اقوام) آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہونے کی خبر تھی وہ نہیں ہوا۔ اس لئے کہ مسیح موعود (مرزا) کے ہاتھ سے اس کا ظہور میں آنا مقدر تھا۔ اور مسیح موعود کا یہ فعل نیابت نبوت محمدیہ کی حیثیت سے ہوگا۔ چونکہ نائب کا فعل منیب ہی کا فعل ہوتا ہے اس لئے مسیح موعود کے زمانے میں جب کہ دنیا ایک ہی مذہب (اسلام) پر آجائے گی وہ کام آنحضرت ﷺ ہی کے زمانہ میں داخل سمجھا جائے گا۔

اب ہمارا سوال صاف ہوگیا کہ کیا مسیح موعود یعنی مرزا غلام احمد صاحب کے زمانے میں ایسا ہوگیا؟ یعنی بقول مرزا صاحب عالم گیر غلبہ اسلام کو حاصل ہوگیا اور کیا مرزا صاحب قادیانی کا یہ مقولہ صحیح ہے کہ:

یہ عالم گیر غلبہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت میں ظہور میں آئے گا

جہاں تک واقعات شہادت دیتے ہیں اسلام کیا بحیثیت تعلیم اور کیا بحیثیت سیاست دن بدن تنزل کی طرف جا رہا ہے حالانکہ مسیح آیا اور آکر چلا بھی گیا اور جن لوگوں نے ان کو اس نیت سے مسیح موعود مانا تھا کہ ان کے ذریعہ سے ہم دنیا میں سب ادیان کفریہ کو مٹا ہوا اور اسلام کو سب پر غالب اور مختلف اقوام کو ایک ہی مسلم قوم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکل میں دیکھیں گے وہ آج زمانے حالت دیکھ کر آٹھ آٹھ آنسو رو رہے ہیں اور منہ سے کہتے ہیں کہ تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا۔

ناظرین! ایک طرف حالات حاضرہ کو سامنے رکھئے اور دوسری طرف مرزا صاحب قادیانی کی مرقومہ عبارت کو دیکھئے۔ اس کے بعد مرزا غلام احمد صاحب کا مندرجہ ذیل کلام ملاحظہ کیجئے:

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ قبل اس کے کہ ہم اس ناپائیدار گھر سے گزر جائیں ہمارے تمام مقاصد پورے کر دے اور ہمارے لئے وہ آخری سفر حسرت کا سفر نہ ہو۔ (تبلیغ رسالت جلد اول۔ ص ۱۰)۔

مگر حالات اور واقعات صحیحہ کے لحاظ سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بزبان حال کہہ رہے ہیں

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کے اس دنیا سے ہم نکلے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جون ۱۹۳۸ء مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۴ ص ۵۔۶)

آخری فیصلہ پر فیصلہ کن مناظرہ

جناب منشی محمد عبداللہ ثالث معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۲۷ مئی ۱۹۳۸ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں خاکسار نے احمدیوں کی دونوں جماعتوں کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ آپ اپنے باہمی مناقشات و مشاجرات کو چھوڑ کر پہلے احمدیت کے اس اشد ترین مخالف سے دو دو ہاتھ کر لیں جو سالہا سال سے آسمانی مشین گن موسومہ آخری فیصلہ کے ساتھ نہ ختم ہونے والی تباہ و برباد کن بمباری کر کے قادیانی قلعہ کو زیر و زبر کئے دیتا ہے اور آپ اس کے مقابلہ پر اموات غیر احیاء کا مصداق بنے ہوئے ہیں۔

ہمارا گمان تھا کہ ہمیں اس معقول مشورہ کا ادھر سے وہی جواب ملے گا جو آج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے قریباً چار ہزار برس پیشتر ایک شریف قوم نے جناب موسیٰؑ کو دیا تھا یعنی

فا ذ هب انت و ر بك فقا تلا انّا ههنا قا عدو ن (المائدة:٢٤)

مگر الفضل ۱۸ جون ۱۹۳۸ء میں آخری فیصلہ پر مناظرہ کا عنوان پڑھ کر ہمیں اپنے گمان غلط ہونے کا گمان ہو چلا تھا کہ بعد کی سطور نے ہمارے گمان کو ایقان کی صورت میں کر دیا۔ صدق اللہ و ان یّروا سبیل الرّ شد لا یتّخذوہ سبیلاً

اخبار الفضل قادیان کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ:

اگر اہل حدیثوں کو گمان ہے کہ وہ مناظرہ کی تاب رکھتے ہیں تو ایک شخص کو اپنا نمائندہ مقرر کر کے اعلان کر دیں جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی اعلان ہو جائے گا پھر فیصلہ کن تحریری و تقریری مناظرہ ہو سکے گا۔

گویا احمدی مجیب اپنے مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے دائر کردہ مقدمہ کو پائے انکار سے ٹھکراتا ہوا مرزا صاحب مدعی نبوت و رسالت کے تسلیم بلکہ خود تعین کردہ مدمقابل سے از سرنو جماعت اہل حدیث کی سند نیابت کا مطالبہ کر کے کسی جدید بحث کی طرح ڈال رہا ہے۔ واللہ! ہم ان مدعیان علم و عقل کی اس قسم کی مقدس چالیں ملاحظہ کر کے حیران ہوئے جاتے ہیں کہ کیا یہ وہی راست باز انسان ہیں جن کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا تھا کہ

من د خل فی جماعتی د خل فی صحا بة سیدی خیر المرسلین

بخدا اگر یہ صحیح ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے تو قادیان کی ان کانٹے دار بے ثمر جھاڑیوں کی موجودگی گلستان احمدیت کی حقیقت کو بالکل عیاں و عریاں کئے دیتی ہے۔ احمدی مولوی صاحب! آپ ان لفظی بھول بھلیوں سے احمدیوں کو دھوکہ بے شک دے سکتے ہیں مگر سمجھ دار لوگ ہرگز آپ کے دام میں نہیں آ سکتے۔ ہاں ہاں میں جانتا ہوں کہ آپ اس قسم کی کاروائیوں سے نمک حلال خادم کا لقب حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ واللہ! مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں۔ آپ ایک دفعہ نہیں ہزار دفعہ خلیفہ صاحب کے منظور نظر بن جائیں، مگر خدارا محض لفاظی سے نہیں کچھ معقول خدمت کر کے نمک حلال بنیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں خود قادیان میں حاضر ہو کر آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کومبارک باد عرض کروں گا۔ آپ نے جو میری سیدھی سادی شریفانہ تحریر کے جواب میں تعلیق بالمحال کی صورت پناہ لی ہے کیا یہ دیانتداری پر مبنی ہے

تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

مولوی صاحب! آپ سمجھ دار آدمی ہیں۔ کیا آپ نے کبھی اس مقدمہ کی نوعیت پر غور نہیں جو ہمارے اور آپ کے ملاپ میں سد سکندری بنا ہوا ہے؟ اگر آپ نے آج تک غور نہیں کیا تو سنئے میں بطور ایک واضح مثال کے عرض کرتا ہوں۔

زید اور عمر میں لین دین کا دیوانی مقدمہ ہے۔ اثناء مقدمہ میں عمر مر گیا۔ اس کا بیٹا اس کی جملہ املاک پر قابض ہوا۔ شرع اور قانون عمر کے بیٹے کو باپ کی جگہ بحیثیت مدعا علیہ مقرر کریں گے۔ زید بجائے خود قائم ہے اس کی تبدیلی یا نیابت کا حکم نہیں دیں گے۔

ہمارے اس بیان کی تصدیق کسی ماہر شرع و قانون سے آپ کرا سکتے ہیں پس اس صحیح اور سنہرے اصول کے ماتحت مولانا ثناء اللہ صاحب اپنی جگہ پر قائم ہیں اور فریق مدعا علیہ (مرزا غلام احمد) چونکہ وفات پا گئے ہیں اور ان کے صاحبزادے ان کے گدی نشین ہیں۔ اس لئے انہیں باپ کے قائم مقام ہوکر فریق مقدمہ کی حیثیت سے مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ کے سامنے آنا چاہیے۔

میں مولوی اللہ دتا صاحب کی وساطت سے خلیفہ قادیان کی خدمت میں یہ پیغام پہنچاتا ہوں کہ جس جرأت کے ساتھ انہوں نے مولوی محمد علی لاہوری کے ساتھ مباحثہ کرنے کا اعلان کیا تھا، اسی جرأت سے کام لے کر مولانا ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ پر آئیں ورنہ سمجھا جائے گا: نرم چوب را کرم مے خورد

پس مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری قادیانی آئندہ کو ہوشیار رہیں اور یہ بات دل سے نکال دیں کہ ان کے مضامین پڑھنے والے سب بے سمجھ ہیں نہیں بلکہ بہت سے لوگ بفضلہٖ تعالیٰ حقیقت شناس بھی ہیں۔

بالآخر ہم اپنے فاضل مخاطب کو بطور تنبیہ جتائے دیتے ہیں کہ کہ یاد رکھو ہم گوبھی کے وہ چھلکے نہیں ہیں جو آپ کے خلیفہ صاحب کو احمدیہ بلڈنگ لاہور کی گلی میں کوڑے کے ڈھیر پر نظر آئے تھے۔ ہم بفضلہٖ تعالیٰ وہ فولادی کانٹے ہیں کہ دامن سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوتے ہی دست بدامن ہو جائیں وہ بھی اس صورت میں کہ

جب تک دامن نہ پھٹے گرفت نہ چھٹے

پس ہم دھوکہ نہیں کھائیں گے۔ بفضل اللہ الکریم اگر آپ آخری فیصلہ پر گفتگو کرنے کی جرأت رکھتے ہیں تو مرزا صاحب کے قائم مقام کو جلد از جلد کھڑا کیجئے ادھر تمہارے نبی کا مسلمہ فریق ثانی یعنی مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری منتظر کھڑے ہیں۔ پس جلدی کرو

ورنہ خاموش کہ ایں شور وفغاں چیزے نیست

(ہفت روزہ اہل حدیث یکم جولائی ۱۹۳۸ء مطابق یکم جمادی الاول ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۳۵ ص ۴۔۵)

شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ میں مناظرہ مرزائیہ

جمیعت تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی طرف سے منشی عبد اللہ معمار، شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ میں مناظرہ پر تشریف لے گئے۔ اور ۲، ۳ جولائی ۱۹۳۸ء کو ہر دو روز چار چار گھنٹے حیات مسیح وصدق کذب مرزا پر مناظرہ ہوا۔ جس میں مرزائی مناظر کو بہت بری ناکامی ہوئی اور گردونواح میں اس مناظرہ کی دھاک بندھ گئی۔ ان مناظروں کا انتظام قریشیا نوالہ کی جماعت اہل حدیث نے کیا تھا۔

راقم۔ محمد عبداللہ ثانی۔ ناظم جمیعۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب، امرتسر۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۸ جولائی ۱۹۳۸ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۳۶۔ص ۲)

مرزا غلام احمد کا قدوم دہلی

اور سید نذیر حسین محدث کو مناظرہ کا چیلنج

(منقول از کتاب رئیس قادیان مرتبہ ابوالقاسم رفیق دلاوری مصنف آئمہ تلبیس، لاہور)

لدھیانہ میں ہزیمت ورسوائی کا جو دھبہ مرزا غلام احمد کے دامن شہرت پر لگا اس نے مریدوں میں بد دلی کی لہر دوڑا دی (مباحثہ لدھیانہ ۱۸۹۱ء میں شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی سے مباحثہ میں مرزا صاحب قادیانی کی شکست فاش کی طرف اشارہ ہے۔ بہاء)، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے مرزا غلام احمد صاحب شب و روز اس ادھیڑ بن میں مصروف رہتے تھے کہ کسی طرح اس داغ رسوائی کو دھو یا جائے۔ اسی کوشش میں انہوں نے مولوی محمد حسینؒ صاحب بٹالوی کو مسئلہ حیات وممات مسیح پر بحث کرنے کا چیلنج دیا تھا۔ مگر مولوی محمد حسینؒ صاحب ان کی علمی بے مائیگی اور ان کی ترکیب مزاج سے واقف تھے۔ انہوں نے اس چیلنج کو بصد اشتیاق لبیک کہا اور سارا مرزائی منصوبہ اس آندھی کے ایک ہی جھونکے میں خس و خاشاک کی طرح اڑ گیا۔

ادھر سے مایوسی ہوئی تو خیال آیا کہ دہلی چل کر قسمت آزمائی کریں اور یقین ہوا کہ گئی ہوئی وقعت وہیں جا کر واپس مل سکتی ہے کیونکہ وہاں مولوی محمد حسینؒ بٹالوی کے استاد مولانا سید نذیر حسینؒ محدث دہلوی معروف بہ میاں صاحب کو دعوت مناظرہ دی جائے گی تو وہ اپنی بزرگی اور مرزا کی نااہلی کے پیش نظر انہیں منہ نہ لگائیں گے اور مفت کی شہرت و ناموری حاصل ہو جائے گی۔

اس فیصلہ کے بموجب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اواخر ستمبر ۱۸۹۱ء میں دہلی جا براجے۔ آپ نے ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو دہلی میں جو پہلا اشتہار شائع کیا، وہ حسب زعم مرزائیاں توپ کا ایک گولہ تھا جس نے دہلی کی پرسکون فضا میں تلاطم برپا کر دیا۔ اس اشتہار کا اقتباس ملاحظہ ہو:

> اے برادران سکنائے دہلی! اس عاجز نے سنا ہے کہ اس شہر کے بعض اکابر علماء میری نسبت یہ الزام مشہور کرتے ہیں کہ یہ شخص نبوت کا مدعی، ملائکہ کا منکر، بہشت و دوزخ کا انکاری اور ایسا ہی وجود جبریل اور لیلۃ القدر اور معجزات اور معراج نبوی سے بکلّی منکر ہے۔ یہ الزام سراسر افتراء ہے۔ میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ ملائکہ اور معجزات وغیرہ سے منکر بلکہ ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ سنت و جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کا کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوگئی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعوی نہیں ہے اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو مثیل مسیح ہونے کا دعوی ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ میں محدث ہوں اور مامور من اللہ ہوں۔ چودھویں صدی کے لئے مسیح بن مریم کی خصلت اور رنگ میں مجدد دین ہو کر آیا ہوں۔ میں حضرت مسیح ابن مریم کو فوت شدہ اور داخل موتی یقین کرتا ہوں اور جو آنے والے مسیح کے بارے میں پیش گوئی ہے وہ اپنے حق میں یقینی اور قطعی اعتقاد رکھتا ہوں چونکہ میں اس وقت اس شہر دہلی میں وارد ہوں اور افواہ سنتا ہوں کہ اس شہر کے بعض علماء جیسے حضرت سید مولوی نذیر حسین صاحب اور جناب مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب حقانی اس عاجز کی تکفیر و تکذیب کے درپئے ہیں اور الحاد اور ارتداد کی طرف منسوب کرتے ہیں اس لئے اتماماً للحجۃ حضرات موصوفہ کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ حیات مسیح ابن مریم کی نسبت مجھے انکار ہے۔،

اگر یہ دونوں حضرات مجھے مخطی یا ملحد تصور فرماتے ہیں تو ان پر فرض ہے کہ عامہ خلائق کو فتنہ سے بچانے کے لئے اس مسئلہ میں میرے ساتھ بحث کر لیں۔ تین شرطیں ہوں گی

۱۔ امن قائم رہنے کے لئے وہ خود سرکاری انتظام کراویں۔ یعنی ایک انگریز افسر مجلس بحث میں موجود ہو کیونکہ میں اپنی قوم کا موردعتاب ہوں۔

۲۔ بحث تحریری ہو۔

۳۔ بحث وفات وحیات مسیح میں ہو۔،

میں اس اشتہار کے شائع ہونے کے بعد ایک ہفتہ تک جواب کا انتظار کرونگا اگر دونوں حضرات شرائط مذکورہ بالا کو منظور کر کے مجھے طلب کریں تو جس جگہ چاہیں میں حاضر ہو جاؤنگا۔

خاکسار غلام احمد قادیانی حال وارد دہلی بازار بلی ماراں کوٹھی نواب لوہارو

جب مرزا صاحب کا چیلنج حضرت میاں (نذیر حسین) صاحب کے پاس پہنچا تو انہوں نے بنفس نفیس (مرزا غلام احمد) قادیانی صاحب کے شبہات کو دور کرنا چاہا۔ چنانچہ یکم ربیع الاول مطابق ۵۔ اکتوبر کو اس مضمون کا ایک خط مرزا جی کے نام لکھا کہ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ بے تکلف میرے مکان پر آ جایئے اور اپنے شکوک پیش کر کے اطمینان کر لیجئے۔

اس خط کے جواب میں مرزا صاحب قادیانی نے آنے سے انکار کر دیا اور زبانی کہلا بھیجا کہ جب تک یورپئن افسر موجود نہ ہوگا میں آپ سے گفتگو نہ کرونگا۔

مولانا ممدوح کے علاوہ دہلی کے بعض دوسرے علماء نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب سے مناظرہ کی خواہش کی۔ ان میں سے ایک مولوی عبد المجید صاحب واعظ تھے۔ انہوں نے متعدد اشتہار چھپوا کر مرزا جی کو مناظرہ کیلئے مدعو کیا اور اعلان کیا کہ اگر وہ اپنا دعوی ثابت کر دیں تو انہیں ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

ازانجملہ مولوی رحیم بخش صاحب مدرس مدرسۃ القرآن تھے۔ انہوں نے بمنظوری جملہ شرائط انہیں مدرسہ میں بلا بھیجا مگر قادیانی صاحب نے ادھر کا رخ نہ کیا۔

اسی طرح مولوی مجد دعلی خان صاحب نے ۱۰۔ اکتوبر کے اشتہار میں بمنظوری جملہ شرائط مسجد فتح پوری میں مناظرہ کی دعوت دی، لیکن مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مسجد فتح پوری میں بھی نہ پہنچے۔

اسی طرح مولوی عبد المجید صاحب نے مرزا جی کو مقابلہ پر آنے کیلئے مدعو کیا اور اپنے اشتہارے۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء میں مرزا قادیانی صاحب کے تمام عذرات اور حیلوں حوالوں کو یہ کہہ کر توڑ دیا کہ آپ اپنی قیام گاہ کی چھت پر بیٹھ جائیں میں اس کے بالمقابل دوسرے کوٹھے پر بیٹھ کر گفتگو کروں گا۔ بیچ میں بازار بلیماراں حائل رہے گا اس طرح آپ کو کسی طرح کا اندیشہ نہ رہے گا۔

غرض اسی طرح مرزا صاحب قادیانی کے مقابلہ میں چودہ اشتہارات شائع ہوئے مگر انہیں علماء میں سے کسی سے مقابلہ و مباحثہ کا حوصلہ نہ ہوا۔ اور اپنی قیام گاہ کے دروازے سے، جس پر پولیس کا پہرہ تھا، قدم باہر رکھنا پسند نہ فرمایا۔

اس اثنا میں مولوی محمد حسین صاحب مرحوم بٹالوی کو معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دہلی جا کر فتنہ انگیزی شروع کی ہے، تو یہ بھی بعجلت تمام دہلی پہنچے۔ جب موعود صاحب کو اپنے قدیم دوست کی آمد کا علم ہوا تو بہت گھبرائے اور یہ سوچ کر کہ مولوی عبد الحق حقانی حنفی کو چیلنج دے کر حنفیوں سے ناحق لڑائی مول لی ارادہ کیا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقانی صاحب سے مصالحت کر کے صرف اہل حدیث جماعت سے چھیڑ خانی کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔

مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ خیال غلط تھا کیونکہ مرزائی الحاد و زندقہ سے حنفی اور اہل حدیث یکساں بیزار تھے اس لئے یہاں حنفی اور اہل حدیث کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔

بہر حال مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بہ نفس نفیس مولوی عبدالحق حقانی صاحب کے مکان پر پہنچے اور کہنے لگے کہ حافظ احمد نابینا نے دھوکہ دے کر آپ کا نام بھی لکھوادیا، میں تو صرف غیر مقلدوں سے بحث کرنا چاہتا ہوں۔ آپ حنفی ہیں اس لئے مجھے آپ سے مقابلہ کرنا منظور نہیں۔

مولوی عبدالمجید حقانی صاحب نے یہ خیال کر کے کہ گرانے سے بھگانا اچھا ہے، کہا کہ آپ بذریعہ اشتہار اس مباحثہ سے انکار کر دیں، تو ہم بھی اپنے مطالبہ سے دست بردار ہو جائیں گے۔ اس ملاقات کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے ۶۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں لکھا کہ

> اس عاجز نے ۲۔ اکتوبر کے اشتہار میں مولوی ابو محمد عبدالحق کا نام بھی درج کیا تھا۔ مگر عند الملاقات اور باہمی گفتگو سے معلوم ہوا کہ مولوی صاحب موصوف ایک گوشہ گزیں آدمی ہیں، اور ایسے جلسوں سے جن میں عوام کے نفاق اور شقاق کا اندیشہ ہو طبعاً کارہ ہیں، اور اپنے کام تفسیر قرآن مجید میں مصروف ہیں، اور اشتہار کے شرائط کے پورا کرنے سے مجبور ہیں کیونکہ گوشہ گزیں ہیں حکام سے میل ملاقات نہیں رکھتے اور بباعث درویشانہ صفت کے ایسی ملاقاتوں سے کراہت بھی رکھتے ہیں۔
>
> لیکن مولوی نذیر حسین صاحب اور ان کے شاگرد بٹالوی صاحب جواب دہلی میں موجود ہیں، ان کاموں میں اول درجہ کا جوش رکھتے ہیں، لہذا اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر ہر دو مولوی صاحب موصوف حضرت مسیح بن مریم کو زندہ سمجھنے میں حق پر ہیں، تو میرے ساتھ بپابندی شرائط مندرجہ اشتہار ۲۔ اکتوبر بالاتفاق بحث کر لیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر خانہ ساز موعود صاحب کا یہ حیلہ کارگر نہ ہوا کیونکہ مولوی عبدالحق نے ۹۔ اکتوبر کو مطبع یوسفی دہلی میں اس مضمون کا ایک اشتہار چھپوا کر مشتہر کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے میرے ساتھ مناظرہ نہ کرنے کا جو عذر پیش کیا ہے وہ سراسر دروغ آمیز اور دجل ہے۔ میں واقعی حکام سے میل جول نہیں رکھتا لیکن بالائی انتظام کے لئے اوپر کے لوگ موجود ہیں۔ پس مرزا قادیانی صاحب ۱۱۔ اکتوبر کو ٹاؤن ہال میں آئیں اور مجھ سے مناظرہ کرلیں ورنہ جھوٹے سمجھے جائیں گے۔

دوسری طرف مولوی محمد حسینؒ صاحب بٹالوی نے مرزا غلام احمد صاحب کے اقرار مباحثہ کے جواب میں ۷۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو ایک اعلان شائع کیا جس میں قادیان کے الہامی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا کہ

> آپ نے خاکسار اور حضرت میاں (نذیر حسینؒ) صاحب کو مقابل و مباحث بنانا چاہا ہے اور یہ حقیقت ظاہر ہے کہ مباحثہ میں ایک ہی شخص بول سکے گا، دونوں مل کر آپ سے ہم کلام نہ ہوں گے، لہذا یہ قرار پایا ہے کہ پہلے خاکسار آپ سے گفتگو کرے۔
>
> اگر خاکسار آپ کو ساکت اور لاجواب کر دے تو پھر حضرت میاں (نذیر حسین) صاحب کو تکلیف دینے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور اگر خاکسار آپ کے جواب سے ساکت ہو جائے تو پھر آپ حضرت میاں (نذیر حسین) صاحب سے گفتگو کے مجاز ہوں گے۔ یہی امر بحکم عقل موزوں و مناسب ہے۔ شاگردوں کے ہوتے ہوئے ایک شیخ الکل اور امام وقت کو زیبا نہیں ہے کہ آپ جیسوں کو اپنا مخاطب بنائے۔
>
> اور اگر آپ اپنی ہی شرطیں بلاکم و کاست منظور کرانا چاہتے ہیں تو ہم اس امر کے لئے بھی حاضر ہیں۔ لیجئے بتاریخ ۱۱۔ اکتوبر بوقت ۹ بجے دن چاندنی محل میں تشریف لے آیئے اور خاکسار سے گفتگو کر لیجئے۔ ہماری طرف سے کوئی شرط نہیں اور آپ کی تمام شرطیں منظور ہیں۔

یہ اشتہار چھپوا کر متعدد ذرائع سے مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس بھیجے گئے اور زبانی پیغام بھی پہنچائے گئے۔ مرزا صاحب نے اس اشتہار کو پڑھ کر اور پیغامات کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سن کر کوئی عذر و انکار نہ کیا، جس سے ہر ایک کو یقین ہو گیا کہ قادیانی صاحب وقت مقررہ پر چاندنی محل پہنچ جائیں گے۔ اس لئے فرش فروش کا انتظام کیا گیا۔

اب مولوی محمد حسینؒ بٹالوی صاحب اور مولوی عبدالحق صاحبؒ حقانی کی طرف سے ایک مشترکہ چٹھی مرزا قادیانی صاحب کے نام بھیجی گئی جس کا مضمون یہ تھا کہ مولوی عبدالحق صاحب نے آپ کو ٹاؤن ہال میں مباحثہ کیلئے بلایا تھا، آج یہ قرار پایا ہے کہ بالفعل ایک ہی مناظرہ چاندنی محل میں ہو۔ آپ وقت مقررہ پر ضرور تشریف لائیں کیونکہ فرش وغیرہ پر بہت سا روپیہ صرف ہو چکا ہے۔

وقت مقررہ پر مرزا غلام احمد صاحب کا سخت انتظار شروع ہوا۔ لیکن انہیں نہ آنا تھا، نہ آئے اور جلسہ بے نیل و مرام برخاست ہوا۔

مرزا قادیانی کی عہد شکنیاں اور مقابلہ سے گریز

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے ۶۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء کے اشتہار میں لکھا تھا کہ مولوی نذیر حسین صاحب اور ان کے شاگرد محمد حسین بٹالوی صاحب جو اب دہلی میں موجود ہیں ان کاموں میں اول درجہ کا جوش رکھتے ہیں، لہذا اشتہار دیا جاتا ہے کہ بپابندی شرائط مندرجہ ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء بحث کر لیں۔ ، لیکن مرزا جی نے مولوی محمد حسین کے ساتھ مباحثہ کرنے سے صاف انکار کر کے نقض عہد کیا اور کہا کہ میں خاص مولوی نذیر حسین صاحب سے گفتگو کرونگا کیونکہ مجھے ابوسعید محمد حسین کی گفتگو سے بالطبع نفرت ہے۔ ہاں وہ مولوی نذیر حسین صاحب کے مددگار رہیں۔

اس اصرار کی وجہ سے حضرت میاں (نذیر حسین) صاحب اس بات پر مجبور ہو گئے کہ وہ بذات خود مرزا غلام احمد قادیانی سے گفتگو کریں۔ اس فیصلہ کے بموجب ۱۱۔ اکتوبر کو ایک اور جلسہ چاندنی محل میں تجویز ہوا، اور میاں (نذیر حسین) صاحب نے مرزا قادیانی صاحب کو ایک چٹھی میں اطلاع دی کہ میں بذات خود آپ سے گفتگو پر آمادہ ہوں۔ آپ ۱۱۔ اکتوبر کو فلاں وقت چاندنی محل میں آجائیے۔ ،

لیکن مرزا قادیانی صاحب اس عہد کے بھی پابند نہ رہے اور مجلس مناظرہ میں آنے سے صاف انکار کر دیا اور اس مضمون کا ایک خط لکھ بھیجا کہ چونکہ میں دیکھتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ جوش عوام کا حد سے بڑھا ہوا ہے، لہذا یہ تجویز قرار پائی ہے کہ غلام قادر صاحب فصیح ڈپٹی کمشنر کے پاس جا کر اطلاع دیں تو پھر ایک تاریخ مقرر کر کے جلسہ ہو۔

اس پر چاندنی محل کا جلسہ برخواست ہوا، اور اہل دہلی کو یقین ہو گیا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مباحثہ ہی منظور نہیں ہے، وہ محض حیلے حوالے اور دفع الوقتی سے کام لے رہے ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اس فرار و گریز کا نہ صرف دہلی میں بلکہ تمام ہندوستان میں شہرہ ہوا، اور ان کے دامن شہرت پر سخت بدنما داغ لگا۔

حضرت میاں صاحب کی شان میں دریدہ دہنی

حضرت مولانا نذیر حسینؒ صاحب ہندوستان بھر کے نامی گرامی علمائے اہل حدیث کے استاد اور شیخ الکل کے لقب سے ممتاز تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے ۱۷۔ اکتوبر کے اشتہار میں ان کی شان میں سخت دریدہ دہنی کی اور لکھا کہ:

> اگر چہ آپ درس قرآن و حدیث میں ریش و بروت سفید کر بیٹھے ہیں مگر آپ کو کسی استاد نے حقیقت تک نہیں پہنچایا۔ اور قال اللہ و قال الرسول کے مغز سے دور، مہجور اور بے نصیب محض ہیں۔ آپ کو شرم کرنی چاہیے کہ شیخ الکل ہونے کا دعوی اور پھر اس فضیحت کی غلطی کہ مسیح کو قرآن اور احادیث صحیحہ کی رو سے زندہ سمجھ رہے ہیں۔ اگر آپ کو کچھ شرم ہے تو اب بلا توقف بحث کے لئے میدان میں آجائیں، تا سیہ روئے شود کہ دروغش باشد
>
> میں حیران ہوں کہ آپ کس بات کے شیخ الکل ہیں۔ اگر آپ بحث نہیں کرنا چاہتے تو
>
> ایک مجلس میں میرے تمام دلائل وفات مسیح سن کر تین مرتبہ قسم کھا کر کہہ دیجئے کہ یہ دلائل صحیح نہیں ہیں اور میرا یہی عقیدہ ہے کہ مسیح بجسدہ العنصری آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔
>
> تب میں آپ کی اس گستاخی اور حق پوشی اور بد دیانتی اور جھوٹی گواہی کے فیصلہ کے لئے جناب الٰہی میں تضرع اور ابتہال کرونگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اگر آپ تقوی کا طریق چھوڑ کر ایسی گستاخی کریں گے تو ایک سال میں اس گستاخی کا آپ پر ایسا کھلا کھلا اثر پڑے گا جو دوسروں کے لئے بطور نشان کے ہو جائے گا۔ (تبلیغ رسالت یعنی مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۳۷۔۳۸)

جامع مسجد دہلی میں مجلس مناظرہ

مولوی محمد حسین مرحوم بٹالوی اور دوسرے علمائے اسلام کو اس بات کا کامل یقین تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اپنے وعدہ پر قائم نہیں رہیں گے اور مباحثہ نہ ہوگا اور وہ حضرت میاں (نذیر حسینؒ) صاحب کی قسم پر راضی نہ ہوں گے۔

۱۸۔ اکتوبر کو مسلمانان دہلی کی طرف سے اس مضمون کا ایک اشتہار شائع کیا گیا کہ مرزا قادیانی صاحب کی بدگوئی اور دریدہ دہنی کی وجہ سے جو انہوں نے حضرت شیخ الکل (میاں نذیر حسین) کی شان میں کی اس قابل نہیں رہے کہ حضرت میاں صاحب ان کو اپنا مخاطب بنائیں۔ ہاں مولوی محمد حسینؒ صاحب بٹالوی اور میاں صاحب کے دوسرے تلامذہ میں سے جس کسی سے وہ گفتگو کریں ان سے مباحثہ کر لیں اور اگر مباہلہ کرنا پسند ہے تو مولوی عبدالحق امرتسری یا مولوی عبدالمجیدؒ صاحب سے کر لیں۔،

لیکن اس کے بعد فیصلہ ہوا کہ ۲۰۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو جامع مسجد دہلی میں مجلس مناظرہ منعقد ہو، اور عوام الناس اور بعض خواص نے حضرت میاں (نذیر حسین) صاحب کو اس بات پر راضی کر لیا کہ جامع مسجد کے اجلاس میں تشریف لے چلیں۔ مرزا صاحب قادیانی کو بھی اطلاع کر دی گئی۔ مرزا جی نے اس کے جواب میں لکھا کہ اب میں نے حفظ امن کا انتظام کر لیا ہے، میں جامع مسجد میں مقررہ وقت پر پہنچ جاؤنگا۔

۲۰۔ اکتوبر کو نماز عصر سے پیشتر ہزار ہا مسلمان جامع مسجد میں پہنچ گئے۔ مولانا سید نذیر حسین صاحب اور دوسرے علماء دہلی بھی تشریف لے آئے۔ مرزا قادیانی صاحب اپنے بارہ پیروؤں کے ساتھ آموجود ہوئے۔ چونکہ نماز عصر کا وقت ہو گیا تھا مسلمانوں نے با جماعت نماز ادا کی۔ مرزا قادیانی صاحب اور ان کے بارہ حواری مسلمانوں کے ساتھ شریک نہ ہوئے۔

اتنے میں انگریز سپرنٹنڈنٹ پولیس جو مرزائیوں کی دعوت پر آیا تھا جامع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسجد میں آ موجود ہوا۔ نماز کے بعد نواب سعید الدین رئیس لوہارو، مولوی عبدالمجید اور سید بشیر حسین انسپکٹر پولیس حضرت میاں (نذیر حسین) صاحب کے ایماء سے مرزا قادیانی کی جگہ پر گئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی ساتھ ہولیا۔

ان لوگوں نے جا کر کہا کہ آپ لکھ دیجئے کہ اگر میاں (نذیر حسین) صاحب میرے دلائل کو حلف اٹھا کر مسترد کر دیں تو میں اسی مجمع میں توبہ کر لوں گا۔

مرزا قادیانی صاحب نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ ان کے سکوت سے مضطرب ہو کر ایک مرزائی اٹھ کھڑا ہوا، اور کہنے لگا کہ ہاں ایک سال کے بعد توبہ کر لیں گے بشرطیکہ حضرت مرزا صاحب کی بددعا کا کوئی اثر نہ ہوا۔

سپرنٹنڈنٹ نے (ہنس کر) کہا یہ تو کوئی بات نہیں اس کو کوئی منظور نہیں کر سکتا۔

مولوی عبدالمجید نے (سپرنٹنڈنٹ سے خطاب کر کے کہا) صاحب! ہم آپ ہی کو حکم ٹھہراتے ہیں۔ آپ ان سے دریافت کیجئے کہ آپ نے ۱۷۔ اکتوبر کے اشتہار میں لکھا ہے کہ مولوی نذیر حسین صاحب ایک مجلس میں میرے تمام دلائل وفات مسیح سن کر قسم کھائیں۔ سو کیا آپ اپنے دلائل وفات مسیح پیش کر سکتے ہیں؟ اور اگر مولانا ممدوح آپ کے دلائل کو تسلیم نہ کریں اور ان کے بطلان پر حلف اٹھالیں تو کیا آپ توبہ کر لیں گے؟

مرزا جی نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ انگریز سپرنٹنڈنٹ مرزا صاحب اور ان کے دام افتادوں کو دیر تک سمجھاتا رہا کہ تم کیوں بات بڑھاتے ہو ایک مختصر بات کہو۔

مرزا صاحب نے کہا کہ ہم صرف مسئلہ حیات وممات مسیح پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔

مولوی عبدالمجید نے کہا کہ ہم نہ صرف مسئلہ حیات وممات مسیح کا بلکہ آپ کے تمام عقاید کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں جس صورت میں کہ آپ کے بہت سے دوسرے عقاید بھی اسلام کے خلاف ہیں ہم کیوں ایک ہی مسئلہ کا تصفیہ کریں۔ بڑا دعوی تو آپ کو مسیحائی کا ہے آپ اس کا کچھ ثبوت پیش کر سکتے ہیں؟

سپرنٹنڈنٹ، نواب صاحب، بخشی اکرام اللہ خان سب رجسٹرار و مجسٹریٹ، نواب سید سلطان مرزا آنریری مجسٹریٹ اور تمام معززین و اراکین جلسہ نے اس کی تائید کی اور کہا مرزا صاحب قادیانی دوسرے قصوں کو چھوڑ کر آپ صرف اپنی مسیحیت کا ثبوت دیجئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب نے کہا ہم صرف مسئلہ حیات وممات مسیح پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔

یہ سن کر نواب سید سلطان مرزا اور مولوی عبدالمجید نے مولوی محمد حسین بٹالوی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں قادیانی کے سامنے کر دیا اور کہا لیجئے! یہ مولوی صاحب حاضر ہیں ان سے مسئلہ حیات وممات مسیح پر ہی گفتگو کر لیجئے۔

مرزا صاحب، مولانا بٹالوی کو دیکھ کر سہم گئے اور گفتگو سے انکار کر دیا۔

مولوی عبدالمجید نے کہا اچھا مرزا صاحب اگر آپ مناظرہ سے جی چراتے ہیں تو پبلک کی رائے پر فیصلہ کر لیجئے۔

مرزا جی کے پیرو نے کہا کہ پبلک تو آپ کے ساتھ ہے۔ سپرنٹنڈنٹ (نے مرزا سے مخاطب ہو کر کہا) فرض کرو حضرت مسیح انتقال کر گئے تو اس حالت میں سب برابر ہیں۔ آپ کو دوسروں سے زیادہ کیا استحقاق ہے کہ آپ کو مسیح سمجھ لیا جائے؟ بہر حال آپ کو اپنے دعوی کا ثبوت دینا ضرور ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس کا جواب نہیں دیا۔

پھر مولوی عبدالمجید نے بآواز بلند کہا صاحبو! خاموش ہم ہر مسئلہ میں گفتگو کے لئے تیار ہیں (اور مرزا صاحب کو خطاب کر کے کہا) جناب! آپ کے پاس کوئی شرعی دلیل ہے تو پیش کیجئے۔

خواجہ محمد یوسف وکیل علی گڈھ نے منجانب مرزا صاحب، مولوی عبدالمجید کو مخاطب کر کے کہا کہ حضرت اگر ایک شخص مسلمان ہوتا ہے اسے کیوں مسلمان نہیں کرتے۔ مولوی عبدالمجید نے کہا کہ اگر توبہ کرے تو ہمارا بھائی ہے۔ خواجہ یوسف نے کہا کہ ابھی ان سے توبہ لکھوائے دیتا ہوں وہ لکھ دیں گے کہ جو کچھ قرآن وحدیث کے خلاف میں نے لکھا ہے وہ مردود ہے اور میں مسلمان ہوں۔

مولوی عبدالمجید نے کہا کہ اگر کسی مغالطہ کے بغیر لکھ دیں تو ہم ابھی منظور کرتے ہیں۔

مرزا صاحب توبہ نامہ لکھنے لگے مگر وہی الفاظ جو ۲۔ اکتوبر کے اشتہار میں شائع کر چکے تھے، یعنی مجھ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ شخص نبوت کا مدعی معجزات ملائکہ اور لیلۃ القدر کا منکر ہے حالانکہ میں تمام اسلامی عقاید کو مانتا ہوں۔

عبدالمجید نے کہا کہ مرزا صاحب یہ تو آپ پہلے ہی شائع کر چکے ہیں، لکھنا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ چاہیے کہ میں نے اپنی کتابوں فتح اسلام، توضیح مرام اور ازالہ اوہام میں جو عقیدے اسلامی عقائد کے خلاف لکھے ہیں ان سے توبہ کرتا ہوں۔

خواجہ صاحب نے کہا مرزا غلام احمد صاحب نے کوئی امر خلاف اہل اسلام نہیں لکھا مگر سمجھنے کا فرق ہے۔

مولوی عبدالمجید نے کہا کہ اچھا مرزا صاحب اسی موضوع پر گفتگو کر لیں کہ ان کے عقاید قرآن اور حدیث کے خلاف ہیں یا نہیں؟ ہم ابھی ان کی کتابیں پیش کر دیتے ہے۔

مرزا نے کہا ہم گفتگو نہیں کرتے۔ اراکین جلسہ نے کہا کہ یہ اجتماع اس لئے ہوا ہے کہ آپ اپنے عقائد کا ثبوت پیش کریں یا اگر مولانا نذیر حسین صاحب بحلف آپ کے عقاید کا خلاف قرآن وحدیث ہونا بیان کر دیں تو آپ توبہ کریں۔

مرزا غلام احمد نے کہا ہم صرف مسئلہ حیات وممات مسیح کا تحریری ثبوت چاہتے ہیں اور کوئی گفتگو نہیں کرتے۔

اراکین جلسہ نے کہا کہ مرزا صاحب یہ جلسہ تحریروں کے لئے نہیں ہوا۔ یہ کام تو گھر بیٹھے ہی ہوسکتا ہے اور ہو رہا ہے جب آپ اپنے دعوے کا ثبوت نہیں دے سکتے تو بہتر ہے کہ لوگوں کو رخصت کر دیا جائے۔

نواب سعید الدین (اراکین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے) اور کچھ نہیں تو مرزا صاحب وفات مسیح کے متعلق اپنے دلائل پیش کریں۔

مرزا صاحب۔ ہم تو صرف مولانا صاحب سے حیات مسیح کا تحریری ثبوت چاہتے ہیں

اراکین جلسہ۔ اگر واقعی آپ کی خواہش ہے کہ گفتگو ہو اور گفتگو کسی نتیجہ پر پہنچے تو نہ صرف میاں صاحب بلکہ ان کے شاگرد بھی آپ سے گفتگو کے لئے تیار ہیں لیکن خلاف مقصود تحریروں کے کے لئے یہ جلسہ نہیں ہوا۔

سپرنٹنڈنٹ: (مولوی عبدالمجید کی طرف خطاب کرکے) آپ پکار کر کہہ دیجئے کہ مرزا صاحب گفتگو نہیں کرتے لہذا جلسہ برخواست۔ سب لوگ خاموشی کے ساتھ رخصت ہو جائیں

مولوی صاحب: صاحبو! جلسہ برخواست مرزا صاحب اپنے دعوی کا ثبوت پیش نہیں کر سکتے

سپرنٹنڈنٹ۔ مولوی نذیر حسین صاحب سے بھی جا کر کہہ دیجئے کہ جلسہ برخاست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب مولوی صاحب اور میر بشارت حسین کو توال شہر، میاں صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ مرزا صاحب گفتگو نہیں کرتے اس لئے جلسہ برخاست ہے۔ اس کے بعد کوتوال نے مرزا صاحب کے پاس جا کر کہا کہ اب آپ تشریف لے جایئے بیٹھنا بے کار ہے۔ مرزا صاحب قادیانی اس کو غنیمت سمجھے کہ جان بچی لاکھوں پائے۔

بوقت مراجعت مرزا صاحب اس شعر کا مصداق تھے:

عجائب چال سے ظالم ترا مستانہ آتا ہے
اڑاتا خاک سر پر جھومتا مستانہ آتا ہے

صاحبزادہ میاں بشیر احمد ابن مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب سیرۃ المہدی (جلد۲صفحہ۹۰) میں جامع مسجد سے مرزائی واپسی کا جو عبرتناک فوٹو اتارا ہے ذرا اس کو بھی ایک نظر دیکھ لیجئے۔ صاحب موصوف لکھتے ہیں:

جب زیادہ (لوگ) مسجد سے نکل چکے تو حضرت (مرزا) صاحب بھی اٹھ کر باہر تشریف لائے اور بہت سے سپاہی اور پولیس آپ کے اردگرد تھے جب آپ شمالی دروازہ پر آئے تو خدام نے اپنی گاڑیاں تلاش کیں کیونکہ ان کو آنے جانے کا کرایہ دینا کر کے ساتھ لائے تھے اور کرایہ پیش گی دے دیا تھا لیکن معلوم ہوا کہ لوگوں نے مالکوں کو بہکا کر روانہ کر دیا تھا اور دوسری بھی کوئی گاڑی، یکہ، ٹم ٹم تانگہ پاس نہ آنے دیتے تھے۔ اس طرح حضرت (مرزا) کو قریباً ۱۵ منٹ دروازہ پر انتظار کرنا پڑا۔ اس اثنا میں لوگوں کے گروہ در گروہ جو مسجد کے باہر کھڑے تھے بلوہ کر کے حضرت کی طرف آنے لگے۔ پولیس کا افسر ہوشیار تھا اس نے حضرت سے کہا کہ آپ فوراً میری گاڑی میں بیٹھ کر اپنے مکان کی طرف روانہ ہو جائیں کیونکہ لوگوں کا ارادہ فاسد ہے۔ چنانچہ حضرت اور مولوی عبدالکریم سیالکوٹی دونوں اس گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے اور باقی لوگ بعد میں پیدل مکان پر پہنچے۔ اس موقع پر حضرت کے ساتھ مولوی عبدالکریم، سید امیر علی، غلام قادر فصیح، محمد خان کپورتھلوی حکیم فضل دین بھیروی، پیر سراج الحق اور چھ اور دوست تھے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۸ جولائی ۱۹۳۸ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۳۶۔ ص ۵ تا ۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوالات متعلقہ حیات مسیح کے جوابات ۔۱

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

الفضل ۶ مئی ۱۹۳۸ء میں ملک محمد حسین صاحب محرر چونگی میونسپل کمیٹی وزیر آباد کی طرف سے حیات ونزول مسیح سے متعلق چند سوالات شائع کئے گئے ہیں جن کا جواب حسب ذیل ہے۔

مکرمی ملک صاحب السلام علیکم ۔ آپ اہل حدیث ہونے کے مدعی ہیں لیکن آپ نے اپنے شبہات کو بجائے علماء اسلام سے بالمشافہ یا بلا واسطہ بذریعہ خط و کتابت حل کرنے کے انہیں مخالفین کے اخبار میں شائع کر کے اپنے اور اہل اسلام کے درمیان معاندانہ مباحثے کی بنیاد ڈالی ہے کیا اہل، حدیثی اسی کا نام ہے۔

تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

آپ لکھتے ہیں: اگر جواب نہ آیا تو کمترین کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے سے کوئی روک نہ ہوگی۔

سبحان اللہ! کیا عجیب دلیل اور معقول دھمکی ہے۔

اے جناب! کیا حیات مسیح کے منکر کے لئے احمدی ہونا لازم ہے؟ پھر تو یہود نامسعود آریہ ہندو سکھ وغیرہ سب کے سب احمدیت کی رونق کہے جا سکتے ہیں کیونکہ یہ سب حیات مسیح کے منکر ہیں۔

مخالفین اسلام کو جانے دیجئے مسلمانوں میں کئی گروہ نیچری چکڑالوی وغیرہ وفات مسیح کے قائل ہیں کیا یہ سب مرزائی ہیں۔

برادرم! غور فرمایئے اس نامعقول دلیل پر کہ مرزا صاحب قادیانی اس لئے مسیح موعود ہیں کہ مسیح وفات پا چکے ہیں۔

یہ تو وہی بات ہوئی کہ چاول سفید ہوتے ہیں لہذا زمین گول ہے۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملک صاحب مرزا جی نے خود فیصلہ کر دیا کہ؛

مسیح کے نزول کا عقیدہ ایسا نہیں جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے ارکان سے ہو بلکہ صد ہا پیش گوئیوں میں سے ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ (ازالہ اوہام۔ص ۱۴۰)

اندریں صورت ہم کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی صداقت خود انہی کے مقرر کئے ہوئے معیاروں مثل متحد یا نہ پیش گوئیوں نیز دلائل قرآنیہ علامات مسیح موعود مندرجہ احادیث نبویہ سے جانچو۔ اگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ان پر پورے اتریں تو وہ سچے بصورت دیگر ہم حیات وفات مسیح جیسی علمی بحثوں میں پڑ کر کسی ایسے ویسے شخص کو مسیح موعود تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہیں۔

یہ ہے وہ اصل الاصول، جس پر عمل کرنے سے مرزائیت کا تمام تانا بانا ادھڑ کر رہ جاتا ہے۔ کیا کوئی مرد میدان ہے کہ اس اصول کے مطابق ہمارے ساتھ تحریری یا تقریری بحث مباحثہ کر سکے اور فیصلہ کے لئے کسی ایک غیر جانبدار آدمی کو ثالث مقرر کر لے میں علی الاعلان وجدانی پیش گوئی کرتا ہوں کہ کوئی بھی احمدی اس مقابلہ کے لئے کھڑا نہ ہوگا۔

مکرم من! تدبر سے کام لیجئے فرض کیا کہ حضرت مسیح وفات پا گئے۔ کیا اس سے کوئی ایسا شخص مسیح کہلانے کا حق دار ہو جائے گا جس کی تمام متحد یا نہ پیش گوئیاں سراسر کذب و افتراء ثابت ہوں۔ جس کے تمام اصول دفع الوقتی اور خود غرضی پر مبنی ہوں۔ جس کی تحریرات میں صد ہا خلاف واقعہ امور ہزار ہا بدیہی اختلافات عوام سے لے کر انبیاء کرام بلکہ خود خالق انس و جاں تک کی ذات ستودہ صفات اس کے زور قلم سے نہ چھوٹی ہو۔ اس پر مستزاد یہ کہ خود اس کی صحت جسمانی بھی مراق ہسٹیر یا دردگردہ دن میں سو سو دفعہ پیشاب آنا سل ودق جیسی موذی امراض سے قابل رحم ہو۔

ملک صاحب! یہ باتیں جو میں نے تحریر کی ہیں کسی سے سن سنا کر نہیں بلکہ علی وجہ البصیرت لکھی ہیں جن کا کھلا کھلا ثبوت میرے پاس ہے۔ آپ اگر اس پر آمادہ ہوں تو بالمشافہ بھی آپ کو ان کا ثبوت دینے پر تیار ہوں۔

باقی رہے آپ کے سوالات، سو اگرچہ بحالات مذکورہ بالا نیز اس وجہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ہماری طرف سے بیسیوں دفعہ ان کے مسکت و مدلل جوابات دیئے جا چکے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو تفسیر ثنائی مولفہ استاذنا العلام مولانا فاتح قادیان محمد ثناء اللہ صاحب امرتسری و رسالہ شہادۃ القرآن ہر دو حصہ مصنفہ حضرت المکرّم مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی و محمد یہ پاکٹ بک مولفہ خاکسار راقم الحروف، وغیرہ تاہم بپاس خاطر جناب ذیل میں کچھ مختصراً عرض کئے دیتا ہوں۔

سوال نمبر ا۔ بخاری میں ہے پیغمبر خدا قیامت کے دن عرض کریں گے میں جب تک زندہ رہا صحابہ کا نگران رہا جب تو نے مجھے وفات دے دی پھر مجھے علم نہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن خدا کو وہی جواب دوں گا جو حضرت عیسیٰؑ نے دیا کہ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم کیا اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتا کہ توفی کے معنی موت ہیں حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے اگر وہ دوبارہ دنیا میں آئیں اور عیسائیوں کو بگڑا ہوا دیکھیں تو قیامت کے دن وہ یہ جواب نہیں دے سکتے۔

منشی عبداللہ معمار صاحب جواباً لکھتے ہیں: آپ کی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ یہ سوال و جواب قیامت کے دن ہوگا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی آخر میں یہی مسلک اختیار کیا تھا کہ:

یہ سوال و جواب حضرت عیسیٰ سے قیامت کے دن ہوگا (حقیقۃ الوحی۔ص ۳۱)

بخلاف اس کے ازالہ اوہام (جس کے متعلق مرزا جی نے اشتہار میں اعلان کیا تھا کہ اس کتاب میں رب جلیل کے القاء سے مسیح کی وفات کے ثبوت میں حکیم وحمید تعالیٰ شانہ کی تعلیم اور تفہیم سے قرآن کی ۳۰ صریح آیتوں سے استدلال کیا ہے اس کتاب میں نور ہدایت حق ملے گا) اس کتاب کے اندر مرزا صاحب قادیانی نے یہ لکھا ہے:

بخاری اور مسلم کی حدیث میں آنحضرت ﷺ آیت فلما توفیتنی کی یہی تفسیر فرماتے ہیں کہ اس سے وفات ہی مراد ہے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ سوال و جواب مسیح سے عالم برزخ میں ان کی وفات کے بعد کیا گیا نہ کہ قیامت میں کیا جائے گا۔ پس جس آیت کی تفسیر کو آنحضرت ﷺ نے کھول دیا پھر اگر کوئی تفسیر نبوی کو سن کر شک میں رہے تو اس کے ایمان اور اسلام پر تعجب نہیں۔ (ازالہ اوہام طبع سوم۔ص ۳۰۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملک صاحب! پہلی تحریر سے ظاہر ہے کہ یہ سوال و جواب قیامت کے دن ہوگا اور اس تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ یہ سوال و جواب ہو بھی چکا ہے۔

فرمایئے مرزا صاحب قادیانی مدعی نبوت و رسالت کی ہر دو تحریروں سے کون سی حق اور کون سی افتراء علی اللہ والرسول پر مبنی ہے۔

کیوں جی! خدا کے راست باز بندے ایسے ہی ہوتے ہیں جو ایک وقت تو نہ صرف قرآن میں بلکہ جناب سید الانبیا ﷺ کی حدیث میں بھی تحریف کر کے مسیح کے مکالمہ کو عالم برزخ سے متعلق ٹھہرائیں اور دوسرے وقت اس کے صریح خلاف لکھیں انصاف سے فرمایئے کہ اب افسوس اور تعجب کس کے ایمان اور اسلام پر کرنا چاہیے۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بالکل سچ فرمایا ہے کہ:

اختلاف اور تضاد یا منافق کے اقوال میں ہوتا ہے یا پاس گلوں کے اقوال میں (مفہوم ست بچن۔ص ۳۱)

ملک صاحب راقم ہیں کہ: حضرت عیسیٰ قیامت کے دن خدا کی بارگاہ میں عرض کریں گے یا اللہ میں جب تک زندہ رہا ان کا نگران رہا جب تو نے مجھے وفات دے دی تو مجھے ان کے حالات کا علم نہیں۔،

اس تحریر سے عیاں ہے کہ ملک صاحب تو فیتنی کے معنی وفات لے کر نتیجہ نکالتے ہیں عیسائی بعد وفات مسیح بگڑے ہیں۔ اب اگر میں خود مرزا غلام احمد صاحب کی تحریرات سے یہ دکھا دوں کہ عیسائی جناب مسیح کی زندگی میں بگڑے ہیں تو یقیناً آپ کو تو فّیتنی کے معنی موت نہیں زندگی ماننے پڑیں گے۔ پس آپ توجہ سے سنیں۔ مرزا جی راقم ہیں:

۱، جب (مسیح) صلیب سے نجات پا کر کشمیر چلے آئے تو اس (پولوس) نے تثلیث کا مسئلہ کھڑا کیا۔ (کشتی نوح حاشیہ۔ص ۶۰)

۲۔ انجیل پر ابھی تیس برس نہیں گذرے تھے کہ بجائے خدا کی پرستش کے ایک عاجز انسان کی پرستش نے جگہ لے لی۔ (چشمہ معرفت۔ص ۲۵۴)

ضروری نوٹ؛ پولوس کی تاریخ وفات ۶۷ عیسوی ہے دیکھو انڈیکس ٹو دی ہولی بائبل مشتہرہ جارج ای آئل اینڈ ولیم سپائس وڈ لنڈ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ وہ (مسیح) صلیب سے زندہ اتارا گیا اور احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ کے بعد مسیح نے ایک سو بیس برس عمر پائی۔ (تذکرۃ الشہادتین ص ۲۷) (کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں۔ لہٰذا مرزا صاحب قادیانی کا اپنا مقولہ ہے)

تحریرات بالا سے صاف واضح ہے کہ حضرت مسیح بعد واقعہ صلیب ۱۲۰ برس زندہ رہے اور تثلیث ۳۰ برس بعد ہی پھیل گئی۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ عیسائی جناب مسیح کی زندگی میں ہی بگڑے ہیں۔

ملک صاحب! آپ مانتے ہیں کہ عیسائی حضرت مسیح کی زندگی ....اور اوپر ثابت ہو چکا کہ تثلیث کا عقیدہ مسیح کی حیات میں پھیلا ہے پس توفی کے معنی موت نہیں ہو سکتے مرزائی توفی بمعنی ھجر ت الی الکشمیر کرلیں ہم بقرینہ را فعك الیّ رفع آسمانی مراد لیتے ہیں۔

مکرم من! اسی شخص کو آپ نبی اور رسول ماننے کی دھمکیاں دے رہے ہیں

میرے پہلو سے اٹھا آگے ستم گر ہے کھڑا
مل رہے گی ملک کو کفران نعمت کی سزا

ملک صاحب! اتقوا اللہ۔ اتقوا اللہ۔ اتقوا اللہ۔ مرزا صاحب قادیانی کی منقولہ تحریرات شاہد ہیں کہ عیسائی حضرت مسیح کی زندگی میں ہی بگڑے ہیں۔ بخلاف اس کے مرزا صاحب نے ۲۰ مئی ۱۹۰۴ء کو گورداسپور میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

وہ (حضرت عیسیٰ) کہتے ہیں کہ عیسائی اگر بگڑے تو میری وفات کے بعد بگڑے ہیں۔ (ریویو آف ریلی جنز قادیان۔ جلد ۶ نمبر ص ۱۹۹)

پیارے ملک صاحب! آپ کے نزدیک مسیح موعود کے لئے راست گوئی بھی شرط ہے یا نہیں انصاف!

آپ لکھتے ہیں:

اگر حضرت مسیح دنیا میں آئیں اور عیسائیوں کو بگڑا ہوا دیکھیں تو قیامت کے دن وہ یہ جواب نہیں دے سکتے کہ مجھے امت کے بگڑنے کا علم نہیں۔

جناب من! مسیح کا یہ قول کہ مجھے امت کے بگڑنے کا علم نہیں، یہ قرآن کے کون سے پارے، حدیث کی کس کتاب میں درج ہے۔ بخدائے لایزال یہ حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح پر چٹا جھوٹ ہے۔ قرآن پاک گواہ ہے کہ جناب مسیح قیامت کے دن اپنی امت کے بگاڑ کو جانتے ہوئے مخفی رنگ میں سفارش کریں گے۔

ان تعذّبهم فانّهم عبادك و ان تغفر لهم فانّك انت العزيز الحكيم (علام الغیوب اگر تو ان (بگڑے ہوئے) بندوں کو عذاب کرنا چاہے تو یہ تیرے غلام ہیں اور اگر تو ان گنہگاروں کو بخش دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے) (المائدۃ:۱۱۸)۔

کیا یہ الفاظ کسی بے خبر انسان کے ہو سکتے ہیں۔ فتدبر

مرزائیوں کی عادت ہے کہ وہ مرزا صاحب کو زیر مواخذہ پا کر قرآن مجید میں ہر طرح کی تحریف پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ممکن ہے کوئی عدو مبین آپ کے اردگرد بھی ہو جو مذکورہ بالا آیت شریف میں تحریف کی کوشش کرے، اس لئے میں آپ کو ایک آسان طریقہ سمجھائے دیتا ہوں۔ یعنی خود مرزا غلام احمد صاحب مدعی مسیحیت کی دستخطی تحریر دکھائے دیتا ہوں کہ عیسائیوں کے بگاڑ کا حضرت مسیح کو قیامت بلکہ مرزا جی کی پیدائش سے بھی پیشتر اچھی طرح علم ہے۔ سنئے مرزا صاحب قادیانی رقم طراز ہیں:

خدا تعالیٰ نے اس عیسائی فتنہ کے وقت یہ فتنہ حضرت مسیح کو دکھایا یعنی ان کو آسمان پر اس فتنہ کی اطلاع دے دی تب وہ اپنی قوم کی خرابی کو کمال فساد پر دیکھ کر نزول کے لئے بے قرار ہوا (چنانچہ میں اس کا مظہر ہو کر آیا ہوں)

(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۲۶۸ حاشیہ)

ملک صاحب! جب جناب مسیح کو اپنی امت کے بگاڑ کی اطلاع ہے تو اس صورت میں وہ قیامت کے دن انکار کیسے کر سکتے ہیں؟ غور فرمائیے

ابھی ایک مرحلہ اور باقی ہے کہ جس صورت میں خود مرزا غلام احمد صاحب کو تسلیم ہے کہ حضرت مسیح اپنی امت کے احوال سے باخبر ہیں تو پھر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ کیوں کر لکھا کہ: وہ عرض کریں گے بار خدایا مجھے کوئی علم نہیں کہ میرے پیچھے انہوں نے کیا کیا (ریویو آف ریلی جنز۔جلد ۶ نمبر ۳ ص ۱۹۹)۔ خدا نہ کہے گا کہ، جھوٹ کے پتلے، میں نے تو خود تجھے آسمان پر اطلاع دے دی تھی یہاں تک کہ تو نے خود محترمہ چراغ بی بی کے بیٹے کو مسیح ابن مریم بنا کر قادیان میں روانہ کیا۔

مکرم ملک صاحب! یہی وہ مسیح موعود صاحب ہیں جن کے مذہب میں چلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانے کی آپ ہمیں دھمکی دیتے ہیں۔ اگر آپ سچ مچ جوہر شناس ہیں تو ہمیں امید ہے کہ آپ جوہر اور کنکریوں میں تمیز کر کے جوہر کو ترجیح دیں گے۔

بر درام میرا دل تو یہ چاہتا ہے کہ مسئلہ حیات مسیح میں مرزا صاحب نے جس قدر پلٹے کھائے آیات کو بگاڑا اور احادیث میں تحریف کی بزرگان دین پر افتراء کئے غلط بیانیاں کیں متضاد تحریریں لکھیں وہ سب ایک ایک کر کے آپ کے سامنے رکھوں مگر یہ مضمون اخباری ہے بخوف طوالت سر دست اس طرز کو چھوڑ کر آپ کے سوال کے بقیہ حصہ کی طرف آتا ہوں۔ کبھی فرصت میں سن لینا بڑی ہے داستان میری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جولائی ۱۹۳۸ء۔ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۳۷ ص ۵۔۷)

سوالات متعلقہ حیات مسیح کے جوابات۔۲

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ملک صاحب کا سارا زور لفظ تو فی پر ہے۔ جواباً عرض ہے کہ از روئے لغت وقرآن حدیث لفظ تو فی کے تین معنی ہو سکتے ہیں۔

۱۔ پورا لینا۔۲۔ موت۔۳۔ نیند۔

اب آیئے اس بات پر غور کریں کہ حضرت مسیح کے متعلق جو تو فی کا وعدہ دیا گیا وہ کن معنوں سے ہے۔

اس وقت کا نقشہ یہ ہے کہ حضرت مسیح محصور ہیں۔ دشمن مکان کا گھیرا ڈالے کھڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ وعدہ دیتا ہے

یاعیسی انّی متو فّیك و را فعك الیّ و مطهّر ك من الّذین كفروا

۔ (اے عیسیٰ میں تیری تو فی کروں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھاؤنگا اور ان کفار سے تجھے پاک رکھوں گا)۔ (آل عمران:۵۵)

ملک صاحب! یہ مسلمہ فریقین ہے کہ اس آیت میں خدا نے حضرت مسیح کو کفار کے ہاتھوں سے بچانے کا وعدہ دیا ہے چنانچہ الفاظ مطهرك من الذین كفروا اس پر نص صریح ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی تسلیم کیا ہے کہ حضرت مسیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچ گئے تھے۔ بعد میں کشمیر چلے آئے اور ۱۲۰ برس عمر پا کر فوت ہوئے۔

اب اگر توفّی کے معنی موت لئے جائیں تو مطلب آیت کا یہ نکلا کہ

اے عیسیٰ! میں پہلے تیری جان نکالوں گا پھر تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا پھر تجھے کفار کے ہاتھوں سے بچاؤں گا۔

مکرمی! کیا آپ کا ضمیر اس غلط اور بے ڈھنگے ترجمہ کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوسکتا ہے۔ یقیناً نہیں ہوگا۔ ممکن ہے کوئی احمدی آپ کو یہ کہہ کر مغالطہ میں ڈالے کہ تطہیر تو اسی وقت ہوگئی تھی مگر تو فی کشمیر میں جا کر ہوئی ہے،

تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن پاک میں تو فی کا لفظ پہلے اور تطہیر از کفار کا فقرہ بعد ہے۔ اور مرزا غلام احمد صاحب نے نہ تو ایک دو جگہ بلکہ بیسیوں مقامات پر اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس آیت کی ترتیب کو بدلنا ناجائز ہے۔ بلکہ لکھا ہے کہ ترتیب بدلنے والے بے ایمان دجال محرف ہیں (معاذ اللہ استغفر اللہ) ملاحظہ ہو تریاق القلوب، ازالہ اوہام، ضمیمہ نصرۃ الحق وغیرہ۔ اور مرزائی حضرات بھی اس کو مانتے ہیں اندریں صورت تو فی کے معنی اس جگہ کسی حالت میں بھی موت نہیں ہوسکتے۔

احمدی دوست تو فی بمعنی کشمیر کی طرف جانا کر لیں ہم بقرینہ را فعك الیّ، صعود الی السماء کر لیں گے لهم دینهم و لنا دیننا۔ کیا کوئی مرد میدان احمدی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے اقوال کو حجت مانتا ہوا اس جگہ تو فی کے معنی موت کر کے ہم سے منہ مانگا انعام حاصل کرے۔

ملک صاحب کہیں گے کہ پھر آنحضرت ﷺ کے فرمان اقول کما قال عبد الصالح فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم کا کیا کیا مطلب ہے۔ جواباً عرض ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں وہی کہوں گا جو حضرت مسیح کہیں گے بلکہ اقول کما قال عبد الصالح فرمایا ہے یعنی میں اس کی مانند کہوں گا۔ یہ بات محتاج دلیل نہیں کہ کما حرف تشبیہ ہے اور مرزا صاحب کو بھی یہ تسلیم ہے کہ

تشبیہات میں پوری پوری تطبیق کی ضرورت نہیں بلکہ بسا اوقات ایک ادنیٰ مماثلت بلکہ صرف ایک جزو میں مشارکت کے باعث ایک چیز دوسری چیز پر اطلاق کر دیتے ہیں (ازالہ اوہام۔ ص ۲۷۰ طبع اول۔ ص ۳۰ طبع ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنا بریں آنحضرت ﷺ کے فرمان کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح حضرت مسیح کی تو فی بمعنی بمعنی رفع الی السماء کے بعد ان کی امت بگڑی ہے، ویسے ہی میری موت کے بعد میری امت میں تغیرات ہوئے ہیں۔

ملک صاحب! اس حدیث سے یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ تو فی کے معنی موت ہیں اور آنحضرت ﷺ نے اپنے حق میں تو فی کا لفظ کہاں استعمال کیا ہے۔ مزید توضیح مطلوب ہو تو بخاری شریف کی اسی حدیث کا پہلا ٹکڑہ ملاحظہ فرمائیں۔

فرمایا نبی کریم ﷺ نے انکم محشو رو ن حفا ۃ عرا تاً غر لاً ثم قر أ کما بد أ نا او ل خلق نعیدہ تم قیامت کے دن ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ اٹھائے جاؤ گے پھر حضور نے یہ آیت پڑھی کما بد ناا ول خلق نعیدہ یعنی خدا فرماتا ہے کہ جیسے ہم نے تمہیں پہلے پیدا کیا ہے ویسے ہی پھر کریں گے۔

ملاحظہ ہو اس جگہ صرف کما سے صرف ننگے بدن، ننگے پاؤں، غیر مختون اٹھائے جانا مطلوب ہے نہ کہ بعینہ پہلی پیدائش کی طرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہونا۔

مکرمی ملک صاحب! اگر اب بھی آپ کے شبہات زائل نہ ہوئے ہوں تو آپ اس بارے میں کتاب شہادۃ القرآن ہر دو حصہ مولفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی ملاحظہ فرمائیں۔ نیز مرزا صاحب کی کتاب براہین احمد یہ جو بقول مرزا صاحب بحکم خدا لکھی گئی اور آنحضرت ﷺ نے اسے پسند فرما کر اس کا نام قطبی رکھا وغیرہ کا صفحہ ۴۹۸، ۴۹۹ و ۵۰۵ و ۵۱۹ ملاحظہ فرمائیں جہاں خود مرزا غلام احمد صاحب نے قرآن کی آیات کو اپنے الہامات ظاہر کر کے ان سے حضرت مسیح کی زندگی دوبارہ آمد متو فیك کے معنی پورا لینے والا کئے ہیں۔

ملک صاحب! اگر حیات مسیح کا مسئلہ قرآن کے خلاف ہوتا اور شرک ہوتا جیسا کہ مرزا غلام احمد نے بعد میں لکھا ہے تو خود مرزا صاحب کیوں ۵۲ برس کی عمر تک (۱۸۹۱ء تک) اس میں مبتلا رہے۔ مشرک تو نبی ہو ہی نہیں سکتا کما قال اللہ تعالی۔ لا ینال عھدی الظا لمین۔ خود مرزا صاحب قا دیانی نے بھی ریویو آف ریلی جنز ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۰ تا ۷۲ پر لکھا ہے کہ: نبی سے شرک کا صدور قطعاً محال ہے۔

(اہل حدیث امرتسر ۲۲ جولائی ۱۹۳۸ء مطابق ۲۳ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۳۸ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضلع تھرپارکر میں مناظرہ مرزائیہ

ڈینی سر ضلع تھرپارکر سندھ کے گردونواح میں مرزائیوں نے اراضیات خرید کر بود و باش اختیار کر رکھی ہے۔ وہاں کے مسلمانوں میں تبلیغ مرزائیت شروع کی تو جمیعۃ العلماء تھرپارکر نے ۲۱۔۲۲ جولائی کو تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ چنانچہ ان کی دعوت پر جمیعت تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی طرف سے منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری کو وہاں بھیجا گیا جنہوں نے وہاں حیات مسیح و کذبات مرزا پر زبردست مناظرے کئے۔ الحمدللہ کہ سامعین پر بہت اچھا اثر پڑا اور مرزائی تبلیغ کی قلعی کھل گئی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۹ جولائی ۱۹۳۸ء۔ ۳۰ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۳۹ ص ۲)

مسلمانوں کی بدحالی اور مرزا قادیانی کی ناکامی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

لاہوری اخبار پیغام صلح ۱۳ جولائی ۱۹۳۸ء نے ہمدم لکھنو سے ایک رقت آمیز مضمون نقل کیا ہے جو درج ذیل ہے:

> اخبار الاہرام قاہرہ میں یحی فاروق سنجولی ساکن دیار مغرب نے ہندوستان کے متعلق اپنے تاثرت ظاہر کئے ہیں جو خالی از دلچسپی نہیں۔
>
> دس ہفتہ کے مختصر قیام کے بعد میں اس کا حق دار نہیں کہ اس وسیع ملک کے باشندوں کی نسبت کوئی قطعی رائے ظاہر کروں جو ملک کہ ایک براعظم کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن ہندوستانی مسلمانوں نے مجھے ایک عزیز بھائی کی طرح کشادہ ہاتھوں سے اپنی سوسائٹی کی آغوش محبت میں لے لیا اور ان کی اخوت اسلامی کے مظاہرہ نے مجھے اس اجنبی ملک میں اجنبیت نہ محسوس ہونے دی۔

ہندوستانی مسلمانوں کے خودغرض اکابر:

لاریب ہندوستانی مسلمانوں میں حمیت مذہبی اور غیرت اسلامی بہت زیادہ ہے۔ لیکن افسوس کہ وہ عیوب جو ہمارے اکابر میں نظر آتے ہیں، مسلمانان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہند کے لیڈروں میں بھی نمایاں ہیں۔ وہ نہایت خودغرض اور طماع ہیں۔ خلوص و ایثار کا ان میں نام نہیں، اور نہ قومی درد رکھتے ہیں۔ لیڈروں کی پست ذہنیت نے عوام میں حوصلہ مندی باقی نہیں رکھی اور وہ غیر ملکی حکومت سے مطمئن اور قانع ہیں۔

ہندوستان کی مسلم آبادی

یہ غلط خیال ہے کہ ہندوستان ایک اسلامی ملک ہے اور وہاں مسلمان ہی مسلمان بستے ہیں۔ اس ملک میں اگرچہ ایک ہزار برس اسلامی حکومت پر تو افگن رہی، مگر ان کی رواداری یا تغافل شعاری کی وجہ سے وہاں مسلمانوں کی آبادی بہت کم ہے۔ اس سے بھی کم جتنی مصر میں قبطیوں کی آبادی ہے۔ ان کی جسمانی اخلاقی اور اقتصادی حالت بہت گری ہوئی ہے۔

ہندوستان میں سب سے پہلا شہر جو میں نے دیکھا وہ بمبئی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شہر ہندوستان کی تجارت کا مرکز تھا، اور ساری کی ساری تجارت مسلمانوں کے ہاتھ تھی۔ مگر جو مجھے نظر آیا وہ یہ تھا کہ اس وقت تقریباً ساری تجارت غیر مسلموں کے ہاتھ میں ہے۔ جن میں بیداری حوصلہ مندی اور شوق حکومت ہے۔ مسلمان نہایت منحنی، پست ہمت اور بداخلاق ہیں۔ ان کو عام طور پر موالی یا بدمعاش کہا جاتا ہے۔ سڑکوں پر لڑنے جھگڑنے اور گالیاں بکنے والے زیادہ تر مسلمان ہی ہوتے ہیں۔ اور میں نے سنا ہے کہ جرائم بھی زیادہ تر وہی کرتے ہیں۔ غیر مسلم اس قدر بیدار ہوشیار ہو چکے ہیں کہ وہ غیر ملکی اشیاء کے استعمال سے پرہیز کرتے ہیں مگر مسلمان زن و مرد اپنی قوم کی مالی خستہ حالی دیکھنے اور جاننے کے باوجود بدیشی مال استعمال کرتے ہیں۔ تماشہ گاہوں یعنی گھوڑ دوڑ سینما اور تھیٹر میں علی العموم مسلمان زرق برق کپڑے پہنے ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے یا غیر مہذب مذاق کرتے نظر آویں گے۔ وہ متانت اور سنجیدگی جو شعار اسلامی میں داخل ہے رفو چکر ہوگئی ہے۔ فضول خرچی اور بے کاری بڑھ گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلموں میں علم و عمل کا اس قدر شوق ہے کہ وہ تعلیم گاہوں میں بھرے ہوئے ہیں اور چستی و چالاکی رکھتے ہیں۔

جنگی اسپرٹ

ایک بات بے شک تسلی بخش ہے وہ یہ کہ مسلمانوں میں اب تک جنگی سپرٹ موجود ہے۔ مگر افسوس کہ اس سے فائدہ اٹھانے والا کوئی نہیں ان کے قائد اور لیڈران اپنی لیڈری کی شان جمانے میں اس قدر منہمک رہتے ہیں کہ وہ عوام کے مذہبی جوش یا جنگی سپرٹ کو صحیح راستہ پر لگانے کی فرصت نہیں پاتے۔ ان کی بے حسی یا ناسمجھی کا اس سے بڑھ کر کیا مظاہرہ ہوسکتا ہے کہ اگر چہ خلافت ختم ہوگئی مگر ہندوستان کے مسلمانوں میں خلافت کی تحریک اب بھی پوری سرگرمی سے جاری ہے۔ خلافت ہاؤس بھی ہے۔ خلافت کمیٹی بھی ہے۔ اور خلافت والینٹیئر بھی ہیں جو اس خلافت عثمانیہ کے تحفظ کے لئے مقرر ہیں جس کو تقریباً بیس برس ہوئے دست برد زمانہ نے نسیاً منسیاً کر دیا۔ مگر یہ والنٹیئر صرف نمائش کے ہیں جس طرح کہ مصر میں بینڈ بجانے والے زرق برق وردیاں پہن کر نکلتے ہیں۔ حالانکہ جمہور اسلام میں جو جنگی سپرٹ ہے اگر اس سے کوئی کام لینے والا ہوتا اور اسے فوری طریقہ پر منظّم کرتا تو یقیناً وہ اتنی طاقت اور قوت حاصل کر لیتے کہ غیر حکومتوں سے مرعوب ہوتے۔

مذہبی سپرٹ

ہندوستان کے مسلمانوں کی مذہبی اسپرٹ نمائشی حیثیت رکھتی ہے۔ مذہب کو وہ بطور نمائش کے استعمال کرتے ہیں اور یہ بقول جھگڑوں پر اپنا وقت اور اپنی جانیں صرف کرتے ہیں۔ بمبئی کے قریب کسی مسجد کے پاس ایک غیر اسلامی معبد بنا اور سارے بمبئی کے مسلمان بے چین تھے کہ غیر مسلم اس معبد میں عبادت نہ کرنے پائیں۔ مذہب سے لاعلمی کا یہ حال ہے کہ وہ بزرگوں کی قبروں پر جا کر نذر نیاز چڑھاتے ہیں۔ میلہ لگاتے ہیں اور قدم قدم پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسجدیں بناتے ہیں۔ لیکن نو کروڑ مسلمان جو محکومیت کی زندگی بسر کر رہے ہیں ان کے نزدیک اسلام کی اس سے کوئی توہین نہیں ہوتی۔ شادی میں تماش بینی میں غرض نمائش کے ہر موقع پر بے دریغ روپیہ خرچ کرتے ہیں، مگر قومی ضرورتوں کے ایک پیسہ اپنی جیب سے نہیں نکالتے۔ اور ان کے قائداعظم شیخ شوکت علی نے مجھ سے بیان کیا کہ قومی تحریکیں عدم میسر سرمایہ کی وجہ سے معطل پڑی ہیں۔ نماز روزہ کی پابندی کو مدار اسلام کہا جاتا ہے لیکن اسلام کی ترقی اور ناموری کو مذہب سے علیحدہ سمجھا جاتا ہے۔ ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ اگر اس نے نماز روزہ ادا کر لیا تو نجات کا حق دار بن گیا۔ لیکن قومی یا ملکی خدمت کی طرف کوئی راغب نہیں نہ کسی کو اس کا خیال ہے کہ مسلمانوں کی اقتصادی اور اخلاقی حالت کی اصلاح ایک فریضہ مذہبی ہے مافوق الفطرت قوتوں پر ان کو اس قدر اعتماد ہے کہ وہ اپنے دست و بازو سے کچھ کرنا نہیں چاہتے اور ان کو اس سے کچھ غیرت نہیں آتی کہ غیر مسلم جن کو وہ اپنا حریف سمجھتے ہیں ان پر مالی اقتصادی اور سیاسی فوقیت رکھتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ مذہب کو انہوں نے ایک نمائشی چیز بنا رکھا ہوا ہے جو ملاؤں کے ہاتھ میں ایک کھلونا بن گیا ہے۔

مسلمانانِ ہند کی فرومائیگی

جو حالت طنجہ یا الجیریا کے ہوٹلوں میں مسلمان قلیوں کی نظر آتی ہے کہ وہ فرانسیسی افسروں کی خوشنودی کے لئے ہر قسم کی ذلیل حرکت کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں، قریب قریب وہی حالت میں نے ہندوستان میں مسلمانوں کی دیکھی کہ وہ روپیہ کے لئے ہر قسم کی ذلیل حرکت کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ اور جس طرح شیشوان یا طیطوان کے مسلمان اپنے ماضی کو بھول کر اپنے فرنگی آقاؤں کے فرمان برداری پر خوش ہیں، اسی طرح ہندوستان کے مسلمانوں کو بھی اس کی کوئی غیرت نہیں کہ جس ملک پر انہوں نے ایک ہزار برس حکومت کی وہاں وہ اب محکومیت کی ذلت برداشت کر رہے ہیں یا دولت و تجارت سے محروم ہو گئے ہیں۔ ہمارے ہم وطن بھائیوں کی طرح وہ ہر بات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو قسمت کے حوالہ کرتے ہیں اور اس سوءِ ظنی میں گرفتار ہیں کہ ان کی ذلت وخواری خداوند عالم کی طرف سے ہے اوران کے ہاتھوں کی کمائی نہیں۔

نوجوانوں کی حالت

مصراورمراقش میں بھی قوم کی امیدیں نوجوانوں سے وابستہ ہیں جوعلوم جدیدہ حاصل کر کے رفتار زمانہ کو پہچاننے اور اپنی ملت کی اصلاح کی کوشش میں مصروف ہیں۔ ہندوستان کے مسلمان نوجوانوں میں تعلیم بہت کم ہے لیکن جوتعلیم یافتہ کہلاتے ہیں ان میں کوئی مذہبی جوش نہیں کیونکہ فرنگی حکومت مذہب سے کنارہ کشی کرتی ہے اورمحبان ملت قومی تعلیم کی اہمیت وضرورت کونہیں سمجھتے۔ سارے ہندوستان میں جوایک براعظم کی حیثیت رکھتا ہے صرف دوتین قومی مدرسہ ہیں۔ ایک دہلی میں، دوسرادیوبند میں، تیسراعلی گڈھ میں۔ بمبئی میں مجھے امید دلائی گئی تھی کہ اندرون ملک مسلمانوں میں فوجی سپرٹ بہت نمایاں ہے لیکن میں سارا ہندوستان گھوما مگر مجھے کہیں بھی مسلمانوں میں بیداری ہشیاری یا صحیح فوجی سپرٹ دکھائی نہ دی۔ اور ہرجگہ میں نے کاہلی سستی یا توہم پرستی کا دور دورہ دیکھا۔ بعض جگہ تو جہالت اور بے حسی کا یہ عالم دیکھا کہ مسلمان یا تو آپس میں ہی لڑتے بھڑتے ہیں یا ہمسایہ اقوام سے مصروف پیکار ہیں۔

لیڈروں کی کیفیت

مسلمان لیڈروں کی حالت میں اوپر لکھ چکا ہوں کہ کسی کے دل میں قومی درد نہیں۔ ہر شخص اپنا ذاتی مطلب نکالنے کا خواہش منداوراپنے رقیب یا حریف سے جومسلمان ہوتا ہے لڑنے پر کمربستہ۔ مجھے اس کا نہایت افسوس ناک تماشہ دہلی میں نظر آیا جہاں میں دومسلمان مولویوں سے ملا جواخبارنویسی بھی کرتے ہیں اورلیڈری بھی کرتے ہیں، لیکن ایک دوسرے کے جانی دشمن ہیں، اوراپنا زیادہ وقت ایک دوسرے کی فضیحت میں صرف کرتے ہیں۔ میں جب تک ان کے پاس بیٹھا رہا ان کی لن ترانیاں سن سن کر افسوس کرتا رہا کیونکہ ہردواس بات کوثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے کہ وہ مسلمانوں کے حاکم یا آقا ہیں اورمسلمان ان کے فرمان بردار، وہ چاہیں تو مسلمانوں میں انقلاب برپا کردیں مگر اس سوال کا جواب نہ دے سکے کہ وہ انقلاب برپا کیوں نہیں کرتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پیغام صلح لاہور ۱۳ جولائی ۱۹۳۸ء)

اس دل دہلا دینے والے مضمون کو پڑھنے کے بعد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ زریں فقرہ بھی سنئے :

میرے آنے کا ایک مقصد یہ ہے کہ مسلمان اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالی چاہتا ہے ۔(الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۰)۔

احمدی ممبرو !مضمون (در پیغام صلح) اور مرزا صاحب کا یہ کلام ہدایت التیام دیکھ کر بتاؤ کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے مقصد میں کامیاب گئے ہیں یا ناکام۔

قادیان کے اخبار الفضل نے بھی مسلمانوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی دعوت دی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں : مسلمانوں کی زبوں حالی کا یہ نقشہ اور ان کے خود ساختہ لیڈروں کے حالات کا یہ مرقع بہت کچھ عبرت ناک ہے۔مگر انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ راہ نمائی کا معیار یہ نہیں کہ زید یا بکر یا عمرو یا خالد ایک شخص کو بظاہر اچھا سمجھ کر اسے اپنا لیڈر منتخب کر لیں۔ بلکہ راہ نمائی کا معیار یہ ہے کہ خدا اسے لوگوں کا راہ نما بنائے کیونکہ بندوں کے فیصلے غلط ہو سکتے ہیں لیکن خدا تعالی کا انتخاب غلط نہیں ہوسکتا۔مگر یہ امر بھی اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے کہ خدائی انتخاب سے منتخب ہونے والا راہ نما آج جماعت احمدیہ کے سوا اور کسی کو میسر نہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ غیر معمولی سرعت سے ترقی کی طرف قدم بڑھا رہی ہے ۔اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ وہ بھی ترقی کریں تو انہیں چاہیے کہ اس اولوالعزم راہ نما کے جھنڈے تلے آجائیں جو بہزار شان و شوکت آج جماعت احمدیہ کی راہ نمائی کا فرض سرانجام دے رہا ہے ۔ بے شک ہمارا یہ مشورہ انہیں گراں گزرے گا مگر کیا کیا جائے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی زبوں حالی کا علاج بجز اس کے اور کوئی نہیں ۔(اخبار الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۳۸ء صفحہ اول)

ہمیں یہ دعوت سنتے ہوئے سال ہا سال گزر گئے۔ پہلے بڑے میاں (مرزا غلام احمد) کی زندگی میں سنتے رہے۔اس کے بعد خلیفہ اول نورالدین کی زندگی میں سنتے رہے ۔اب خلیفہ ثانی (مرزا محمود احمد) کی زندگی میں بھی سنتے ہیں ۔

رہی یہ بات کہ جماعت احمدیہ بڑی ترقی کر رہی ہے، واقعات کے لحاظ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم اس کو ایک بے تعبیر خواب سمجھتے ہیں۔ گزشتہ مردم شماری رپورٹ میں سارے پنجاب میں (جو احمدیوں کا مرکز ہے) احمدیوں کی کل تعداد ۵۶ ہزار لکھی گئی ہے جن میں لاہوری غیر مبایعین اور قادیانی مخرجین اور منافقین بھی شامل ہیں، حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی زندگی میں اعجاز احمدی میں اپنے مریدوں کی تعداد پہلے ایک لاکھ بتائی، پھر چھلانگ مار کر دفعۃً چار لاکھ تک پہنچ گئے۔ آپ کے بعد خلیفہ ثانی کی گدی نشینی کے وقت ۱۸ ہزار بتاتے ہیں۔ پھر ترقی کر کے دو اڑھائی لاکھ بتانے لگ جاتے ہیں آخر ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں صرف چھپن ہزار نکلتے ہیں۔ ان مختلف اقوال کو ملحوظ رکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں انّکم لفی قول مختلف یؤفك عنه من افك۔

جماعت احمدیہ کی ترقی کا راز معلوم کرنا ہو، تو ناظرین ارکان احمدیہ کی تحریرات دیکھیں جو پوشیدہ رازوں کو طشت از بام کر رہی ہیں۔

سنا کرتے تھے شہرہ ذوق جن کی پارسائی کا
وہ سب رند خرابات اپنے نکلے ہم نوا نکلے

(اہل حدیث امرتسر ۲۹ جولائی ۱۹۳۸ء مطابق ۳۰ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۳۹ ص ۵۔۷)

قادیانی مغالطہ: نزول مسیح کی تاویل اور اسکا جواب

جناب شفا مبارک پوری اعظمی لکھتے ہیں:

احادیث صحیحہ صریحہ سے صاف صاف طور پر ثابت ہے کہ حضرت مسیح آسمان پر زندہ موجود ہیں اور پھر دوبارہ دنیا میں نزول فرمائیں گے۔ مگر جماعت مرزائیہ چونکہ حیات ونزول مسیح کی منکر ہے اسلئے وہ اپنے مسیح موعود مہدی معہود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی غلط رہنمائی میں لفظ، نزول مسیح، کی نہایت رکیک تاویل کرتی ہے اور وہ بھی ایسی کہ جس سے خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے قول کی تکذیب لازم آتی ہے۔ بہرکیف وہ تاویل یہ ہے:

یہ امر کہ احادیث میں مسیح کے لئے نزول کا لفظ آتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح آسمان سے اتریں گے۔ سو یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ نزول کے معنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہونے کے بھی ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وانزلنا الحدید یعنی ہم نے لوہا اتارا۔ تو کیا لوہا آسمان سے اترتا ہے۔

(ٹریکٹ نمبر ۵ من جانب انجمن احمدیہ دہلی ص ۱۰)

ناظرین کرام! سادہ لوح مسلمان تو اس تاویل فاسد کو دیکھ کر مغالطہ وفریب میں مبتلا ہو سکتے ہیں الا ماشاء اللہ۔ مگر جن حضرات کی قرآن وحدیث پر کافی نظر ہے اور ساتھ اس کے وہ کتب مرزا کے بھی ماہر ہیں ان کے نزدیک تو یہ تاویل پادر ہوا ہے۔ پس سنئے! تاویل مذکورا حادیث صحیحہ صریحہ (ازانجملہ ایک حدیث یہ ہے کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم من السماء۔ بیہقی اس حدیث میں آسمان سے اترنے کی تصریح موجود ہے) کے خلاف ہونے کے علاوہ خود مرزا صاحب کے بیان کے بھی مخالف ہے کیونکہ مرزا صاحب نے بھی تصریح کے ساتھ حدیث بیان فرمائی ہے کہ مسیح آسمان سے اتریں گے، قادیان میں نہ پیدا ہوں گے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں

دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی (اس وقت مرزا کی تاویل سے بحث نہیں) آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر ہے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی تو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔ (بدر قادیان۔ ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵)

چونکہ مرزا صاحب کی بیان کردہ حدیث میں مسیح کے آسمان سے اترنے کا صاف ذکر ہے اسلئے جماعت مرزائیہ کے لئے اب اس کے انکار کرنے کی بالکل گنجائش نہیں رہی۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ بقول جماعت مرزائیہ آیت بل رفعه الله اليه میں آسمان کا لفظ نہیں ہے لہذا ثابت نہیں ہوتا کہ مسیح آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ چنانچہ ٹریکٹ عجائبات مسیح صفحہ ۸ میں مرقوم ہے:

پھر یہ بھی سوچو کہ آیت میں تو کہیں آسمان کا لفظ نہیں بلکہ رفعه الله اليه ہے یعنی خدا نے حضرت عیسیٰؑ کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اس سے کہاں ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر ہیں۔

پس جب کہ حدیث میں (بہ شہادت مرزا) آسمان کا لفظ موجود ہے تو مسیح کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسمان سے اترنے کا انکار کرنا خود اپنے ہی قول بالا سے باطل ہوتا ہے۔ اور مسیح موعود مرزا صاحب قادیانی کے قول کی جو تکذیب لازم آتی ہے وہ علاوہ بریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث۔۱۲۔اگست ۱۹۳۸ء مطابق ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ ص ۶۔۷)

پیغام صلح کے الفاظ میں مرزا صاحب کی دعوت

اور ہماری طرف سے اس کی اجابت

لاہوری مرزائیوں کا اخبار پیغام صلح لکھتا ہے:

مغربی تعلیم وتہذیب اور مغربی خیالات کے رواج کے ساتھ ساتھ ملک میں دہریت کی رو بڑھ رہی ہے۔ اب تو یہ کیفیت ہوگئی ہے کہ جو کوئی شاعر اخبار نویس افسانہ نگار یا لیڈر سستی شہرت حاصل کرنے اور اپنی آزاد خیالی کا سکہ جمانے کا خواہاں ہوتا ہے وہ خدا اور مذہب کے خلاف ہرزہ سرائی شروع کر دیتا ہے پہلے ایسے آدمی زیادہ تر ہندوؤں اور دوسری غیر مسلم اقوام میں تھے لیکن افسوس اب مسلمانوں میں بھی بکثرت پیدا ہو گئے ہیں۔

اس سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ اپنے ان غلط ملحدانہ خیالات کو مسلمان نوجوانوں میں پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اب ان کو مسلمان قوم کے اندر ہی سے قدر دان بھی ملنے لگے ہیں ان کے رسائل اور کتابیں کافی تعداد میں فروخت ہونے لگی ہیں۔

اس طرح دہریت والحاد کا زہر ہماری آئندہ نسل میں پھیل رہا ہے۔ حال ہی میں ایک مشہور شاعر (جو ایک رسالہ کے اڈیٹر بھی ہیں) کا ملحدانہ کلام شائع ہوا ہے جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔ انسانوں کو مخاطب کر کے کہا ہے

آپ اے آدم کے بچے نا مراد و نا تمام
اے خدائی کے اسیر اے شہر یاری کے غلام
شہر یاری سنگ دل ہے اور خدا ئی بے نیاز
آدمی اے آدمی تو اور اٹھائے انکے ناز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اغنیا بے حس ، خدا غافل ، حکومت بے عمل
بن پڑے تجھ سے تو ان تینوں کے پھندے سے نکل
سنگ پاروں کی حقیقت کیا سوئے گوہر نہ دیکھ
نا خدا کیسا ، خدا کی سمت بھی مڑ کر نہ دیکھ
کر بھی بے دخل ان اربا ب عز و جاہ کو
آسمانوں پر خدا کو اور زمین پر شاہ کو

اسکے بعد شاعر صاحب یوں گویا ہوتے ہیں

ایک شاہ بحر و بر ہے ایک پر دنیا ہے تنگ
کھا چکا ہے کیا تری میزان کے لوہے کو زنگ
فاقہ کش مخلوق مضطر ہے ذرا آنکھیں تو کھول
بھوک کے کانٹے پہ اپنے رزق کے وعدے کو تول
دائرے میں رزق کے جب اتنی وسعت ہی نہ تھی
اتنی آبادی بڑھانے کی ضرورت ہی نہ تھی
اے خدا اے سرپرست نکتہ سنجان ریا
اے خدا اے نادر و چنگیز کے حاجت روا

ان اشعار سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ یہ مسلمان کہلانے والے غلط روشاعر کس قدر بے باک ہو چکے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ پہلے بھی بڑے بڑے رندمشرب اور شوخ نگار شاعر گذرے ہیں لیکن خدا سے بغاوت اور سرکشی صرف دور حاضر کی خصوصیت ہے۔

بعض اسلامی اخبارات اس روش کے خلاف آواز بلند کرتے رہتے ہیں چنانچہ ان اشعار کے خلاف بھی انہوں نے لکھا ہے اور سخت بے زاری کا اظہار کیا ہے۔لیکن یہ صرف ان کے درد اسلامی اور قوت ایمانی کی دلیل ہے۔اس سے مرض کا علاج نہیں ہوسکتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات اظہار بے زاری میں شدت مخالفت کے اندر ضد اور غلط خیالات پر مزید پختگی پیدا کر دیتی ہے۔دہریت کا حملہ بڑا ہی سخت ہے اس کی مدافعت کے لئے انتہائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنجیدگی اور کوشش کی ضرورت ہے۔

ہر ایک صاحب الرائے اس امر سے اتفاق کرے گا کہ اس طوفان دہریت کے ازالہ کے لئے عقلی و منطقی دلائل بہت زیادہ مفید ثابت نہیں ہو سکتے۔ ان سے صرف ایک حد تک ہی کام لیا جا سکتا ہے۔ ضرورت ہے کسی ایسے شخص کی جس کا خدا کے ساتھ زندہ اور حقیقی تعلق ہو جو اب بات کا مدعی ہو کہ خدا موجود ہے اور اب بھی وہ انسانوں کے ساتھ کلام کرتا ہے اور جو لوگ ایک صحیح راستہ پر چل کر خدا کو دیکھنے اور اس کے ساتھ کلام کرنے کی کوشش کریں اور وہ کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس زمانہ میں ایسی شخصیت صرف مرزا غلام احمد صاحب کی نظر آتی ہے انہوں نے تمام منکران مذہب و خدا کو دعوت دی کہ خدا مجھ سے کلام کرتا ہے میری التجاؤں اور دعاؤں کو سنتا ہے اس کے لئے ثبوت دیئے اور دنیا نے آپ کے اس دوی کی صداقت کے بے شمار ایمان افروز کرشمے بھی دیکھے

خوب یاد رکھئے دہریت کی رو کا مقابلہ کسی ایسی شخصیت اور ایک خالص خدا پرستانہ تحریک کے بغیر ناممکن ہے۔ تمام خدا پرسوں کو یا تو کوئی ایک ایسی شخصیت تلاش کرنی چاہیے اور اگر وہ ایسا نہین کر سکتے اور یقیناً نہیں کر سکتے تو پھر اس کیسوا اور کوئی چارہ نہیں کہ تحریک احمدیت کے معاون بن کر دہریت کی رو کا مقابلہ کریں۔ (پیغام صلح لاہور ۲۲ جولائی ۱۹۳۸ء ص ۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: جس بزرگ کی طرف آپ نے ان گمراہ لوگوں کو دعوت دی ہے اس کے متعلق ان کا عذر بھی آپ نے سنا ہوگا، جو یہ ہے کہ اس بزرگ کے اقوال سے ان کو یقین ہو گیا ہے کہ (بقول ان کے) یا تو خدا کا الہام ہی غلط ہے یا یہ بزرگ غلط گو ہیں کیونکہ اس بزرگ کا قول تھا:

میں دنیا میں وحدت اسلامی قائم کرنے آیا ہوں۔ تمام اقوام مٹ جائیں گی صرف ایک اسلامی قوم رہ جائے گی اور وہ ایک اعلیٰ درجہ کے متقی ہوں گے۔

(رسالہ چشمہ معرفت مصنفہ مرزا قادیانی)۔

جب واقعہ یہ ہے جو آپ نے لکھا ہے تو پھر اس میں کیا شک رہا کہ بقول ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے یا تو الہام غلط ہے، یا یہ بزرگ اپنے دعوی میں غلط گو ہیں۔

پس آپ ہی بتائیے کہ وہ کون سی شق اختیار کریں۔ یہ تو وہی بات ہوئی جیسے اردو میں مثال ہے: تیلی بھی کیا اور روکھا بھی کھایا۔

وہ بزرگ آئے بھی، اور تعلیم دے کر چلے بھی گئے۔ اور ان کے ماننے والوں کی نسبت ساری دنیا کے مقابلے میں وہی ہے جو شرح چغمینی وعلم ہیئت کی کتاب میں بلند سے بلند پہاڑ کی صبح عرض شعیر کے ساتھ دی گئی ہے بلکہ اس سے بھی اور وہ بھی ایسے کہ حسب اعتقاد پیغام: سب غالی عیسائیوں کی روش پر چلنے والے، خلافت یزید کا نمونہ، سرکاری سانڈ۔ وغیرہ وغیرہ، تو پھر اس بزرگ کے دامن سے وابستہ ہونے کا فائدہ کیا۔ اور لوگ بھی جو ان بزرگ سے تعلق پیدا کریں گے وہ بھی نمک میں مل کر نمک ہو جائیں گے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔ اگست ۱۹۳۸ء مطابق ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ ص ۵، ۶)

بہاء اللہ کی بابت سوال اور اس کا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

عرصہ سے مسئلہ ہماری طرف سے شائع ہوتا آیا ہے جس کا ثبوت ہم بدلائل کثیرہ دے چکے ہیں کہ شیخ بہاء اللہ مدعی رسالت تھے۔ باوجود اس کے قادیانی اخبار الفضل ۲ جون میں لکھا گیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ کا دعوی متعلقہ رسالت بہاء اللہ غلط ہے اگر وہ سچے ہیں تو اس کا ثبوت دیں۔ بلکہ وہ (بہاء اللہ) الوہیت کا دعویدار تھا۔

اصل بات یہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ کا دعوی رسالت کرنے کے بعد چالیس سال تک زندہ رہنا قادیانی رسالت کے لئے سخت مضر ہے اس لئے وہ ان کو مدعی رسالت کی بجائے مدعی الوہیت بناتے ہیں۔ آج تک ہم نے جتنے ثبوت اپنے دعوی پر پیش کئے ہیں وہ سب کتب بہائیہ سے ماخوذ ہیں۔ خود شیخ بہاء اللہ کا الہام جس میں آپ لفظ رسول، سے مخاطب ہیں آپ کی کتاب اقدس میں مرقوم ملتا ہے۔ اس کے علاوہ خدا کی طرف سے قرآنی طرز پر بصیغہ خطاب بلفظ قل، بہاء اللہ کا مخاطب ہونا آپ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوی نبوت ورسالت ثابت کرنے کو واضح دلیل ہے ۔ملاحظہ ہو کتاب اقدس ۔از بہاء اللہ ۔صفحات ۵۶، ۵۹، ۷۴، ۷۶ وغیرہ

اس زبردست دلیل کے بعد ہم ایک دلیل شیخ بہاء اللہ کے دعوی رسالت پر ایسی پیش کرتے ہیں جس کے سامنے قادیانی جماعت کی گردنیں بحکم (فظلت لها خا ضعین) جھک جائیں گی ۔ناممکن ہے کہ بحیثیت مرزائی ہونے کے ہمارے دعوی کی تکذیب کرسکیں ۔پس سنئے :

قادیانی نبی حضرت مرزا غلام احمد جماعت مرزائیہ کے حقیقی پیشوا جو بقول جماعت مرزائیہ حکم ، عدل، صادق ، مصدوق ، اور مسیح موعود ہوکر تشریف لائے تھے،۔ ان کا اپنا قول ہے : آج پرچہ پیسہ اخبار ۲۷ ۔اگست ۱۹۰۴ء کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہوا کہ حکیم مرزا محمود نام ایرانی لاہور میں فروکش ہیں وہ بھی ایک مسیحیت کے مدعی کے حامی ہیں ۔(قادیانی لیکچر لاہور ٹائٹل پیج ص ۲)

اس عبارت کے نیچے صاف لفظوں میں لکھا ہے: الراقم مرزا غلام احمد قادیانی

بتایئے ! مسیحیت کا مدعی رسول ہوتا ہے یا خدا ؟ جو لقب بھی آپ ایسے مدعی کے لئے تجویز کریں گے ہم مرزا صاحب قادیانی کو اسی لقب سے ملقب سمجھ لیں گے کیونکہ وہ وہ بھی شیخ بہاء اللہ کی طرح مدعی مسیحیت تھے ۔اب یہ فیصلہ قادیانی جماعت کے ہاتھ میں ہے کہ بہاء اللہ ایرانی مدعی مسیحیت کو مدعی رسالت کہیں یا مدعی الوہیت

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ ۔اگست ۱۹۳۸ء مطابق ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ ص ۴)

مسئلہ تقدیم وتاخیر اور اخبار فاروق قادیانی

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں :

اخبار فاروق مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۳۸ء میں مسئلہ تقدیم وتاخیر پر ایک مضمون شائع کیا گیا ہے جس میں فاروق کے نامہ نگار نے علماء اسلام کو جی کھول کر برا بھلا کہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ مطلب یہ کہ یہ لوگ قرآن پاک کی بعض آیات میں تقدیم وتاخیر کے قائل ہیں اس لئے ۔محرف یہودی لعنتی، ہیں۔

ہمیں مضمون نگار کی سخت گوئی پر تعجب نہیں ہے۔ یہ تو ان کے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی سنت موکدہ ہے۔ ہاں تعجب ہے تو یہ ہے کہ اڈیٹر صاحب فاروق نے یہ مضمون اپنے اخبار میں کیسے درج کر دیا جو خود مرزا غلام احمد مدعی رسالت کے بھی خلاف ہے۔ اخبار فاروق میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا خلاصہ اسی کے الفاظ میں یہ ہے کہ:

> علماء نے قرآن وحدیث میں یہودیانہ تحریف کی ہے۔مثال کے طور پر مسئلہ تقدیم وتاخیر ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ قرآن پاک کے الفاظ کو اپنی جگہ سے تبدیل کر کے آگے پیچھے کر دینا۔تمام علماء کی تحریریں تقریریں پڑھ سن جایئے سوائے آیت یا عیسی انی متو فیك و را فعك الیّ کے کسی اور جگہ یہ مسئلہ پیش نہیں کیا جاتا۔ہم پوچھتے ہیں تقدیم وتاخیر کا مسئلہ صرف اسی آیت کے لئے ہے، کسی اور آیت کے نہیں۔الخ

منشی محمد عبداللہ معمارؒ امرتسری لکھتے ہیں: سطور بالا میں دو باتوں پر زور دیا گیا ہے۔

۱۔یہ کہ تقدیم وتاخیر کرنا یہودیانہ تحریف ہے۔۲۔یہ کہ سوائے آیت یا عیسی انی متو فیك کے کسی اور آیت میں علماء اسلام نے اس مسئلہ کو جاری نہیں کیا

حالانکہ یہ دونوں باتیں یکسر بہتان وافتراء ہیں، وقال اللہ تعالی انما یفتری الکذب الذین لایؤمنو ن بآیات اللہ و اولئك ھم الکا ذبون (النحل:۱۰۵)

نامہ نگار اگر تفسیر اتقان (جس کا خود اس نے حوالہ دیا ہے) کا صفحہ ۳۰۰ فصل چوالیسویں، جس میں مصنف اتقان نے مسئلہ تقدیم وتاخیر پر مکمل بحث کر کے اس کی متعدد امثلہ پیش کی ہیں، دیکھ لیتا تو اسے کبھی یہ بہتان باندھنے کی جرأت نہ ہوتی۔

تفسیر اتقان کا سمجھنا تو مشکل ہے میں کہتا ہوں اگر اڈیٹر فاروق یا اس کا نامہ نگار مرزا صاحب قادیانی کی کتاب تریاق القلوب کے مطالعہ سے ہی بہرہ ور ہوتا تو اسے اس یہودیانہ فعل کا ایک ممتاز فاعل بہشتی مقبرہ میں ہی یہ فریاد کرتا ہوا مل جاتا کہ

کئے لاکھوں ستم فاروق نے اس پیار میں ہم پر
خدا نخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

او فاروق کے بے خبر اڈیٹر! سن تو سہی تیرا مسلمہ نبی کیا کہتا ہے:

یہ تو سچ ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ حرف واؤ کے ساتھ ہمیشہ ترتیب کا لحاظ واجب ہو...

اگر بعض آیات میں مفسرین نے ترتیب موجودہ قرآن شریف کے برخلاف بیان کیا ہے تو یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ انہوں نے از خود ایسا کیا ہے بلکہ بعض نصوص حدیثیہ نے اسی طرح ان کی شرح کی تھی یا قرآن شریف کے دوسرے مواضع کے قرائن واضحہ نے اس بات کے ماننے کے لئے انہیں مجبور کر دیا تھا کہ ظاہری ترتیب نظر انداز کی جائے (لیکن) بجز چند مقامات کے باقی تمام قرآنی مقامات کو ظاہری ترتیب میں پاؤ گے۔

ملخصاً بلفظہ۔ (تریاق القلوب۔ صفحہ ۳۵۲۔۳۵۵ طبع دوم)

بیان بالا سے صاف عیاں ہے کہ مفسرین رحمة الله عليهم اجمعين آیت انّی متو فیك میں ہی نہیں بلکہ اور بھی آیات میں تقدیم و تاخیر کے قائل ہیں اور ان کا یہ فعل دیگر نصوص قرآنیہ و حدیثیہ پر مبنی ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ خود مرزا صاحب بھی، دو چار مقامات، میں تقدیم و تاخیر کے قائل تھے۔ اندریں صورت فاروق کا، یہود یانہ، فتوی خود اسی پر الٹ پڑتا ہے۔ کیا خوب ۔ ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

اخبار فاروق کی ایک اور غلطی

حضرت ابن عباسؓ کا مذہب ہے کہ آیت انی متو فیك و را فعك الیّ میں تقدیم و تاخیر ہے یعنی حضرت مسیح کا رفع تو اسی وقت ہو گیا تھا مگر آپ کی وفات آخری زمانہ میں (آسمان سے نازل ہونے کے بعد) ہو گی۔ چنانچہ تفسیر ابن جریر، جس کا مصنف عند لمرزا بھی رئیس المفسرین معتبر آئمہ محدثین میں داخل ہے، (دیکھو آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۸۔ چشمہ معرفت صفحہ ۲۵۰) ایسا ہی تفسیر درمنثور وغیرہ میں حضرت ابن عباسؓ سے بسند صحیح منقول ہے۔ اس پر فاروق کا نامہ نگار لکھتا ہے:

یہ لمبی لمبی تفسیریں جو ابن عباس سے منسوب کی گئی ہیں غیر مقبول ہیں ان کے راوی مجہول ہیں۔ (تفسیر اتقان۔ ج ۲۰ ص ۲۸۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منشی عبداللہ معمار لکھتے ہیں: قطع نظر اس کے کہ تفسیر اتقان کا جو حوالہ دیا گیا ہے وہ غلط ہے، میں کہتا ہوں کہ تفسیر اتقان کی یہ عبارت حضرت ابن عباسؓ کی اس تفسیر کے بارے میں ہے جو ان کی تالیف شدہ کہی جاتی ہے یعنی تفسیر عباسی۔ چنانچہ خود آپ نے علامہ شوکانی کی جو عبارت دوسرے نمبر پر پیش کی ہے اس میں یہ امر مصرح ہے۔ پس ان عبارات کا یہ مطلب نہیں کہ تفسیر عباسی کے علاوہ دیگر کتب احادیث و تفاسیر معتبرہ مثل ابن جریر وغیرہ میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی جو روایات متعلقہ تفسیر قرآن منقول و مندرج ہیں وہ بھی غیر مقبول ہیں۔

دیکھئے خود آپ نے بلکہ مرزا نے بھی ابن عباسؓ کی روایت متو فیك (ممیتك) کو بطور سند و دلیل پیش کیا ہے کیا یہ بھی غیر معتبر نہیں ہے؟ فتدبر و لاتکن من الغا فلین

نامہ نگار فاروق کی بے جا تعلّی

جماعت احمدیہ کا ایک کھلا چیلنج دنیا کے سامنے ہے کہ قرآن مجید کا کوئی ایسا لفظ دکھاؤ جسکو ہم نے اپنے مطلب کے لئے معنوں میں بگاڑ لیا ہو۔

الجواب: مرزا صاحب قادیانی نے ازالہ اوہام میں آیت متعلقہ مسیح بل رفعه الله اليه کے معنی عزت کی موت، کئے ہیں (ص ۲۴۶ طبع ۳۔ ص ۵۹۱ طبع اول)۔ ایسا ہی آیت خاتم النبیین کے معنی نبی گر اور آیت و آوینا ھما الی ربوۃ ذات قرار و معین کے معنی ھجرت الی الکشمیر کئے ہیں حقیقۃ الوحی ص ۲۸، ۷۹، ۱۰۱۔ وغیرہ مہربانی کر کے سردست ان تین ہی معنوں کا ثبوت کسی گذشتہ تفسیر میں دکھائیں اور منہ مانگا انعام پائیں ورنہ خدا سے شرمائیں اور قادیان کے کسی چھپڑ میں غسل فرمائیں۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۶۔ اگست ۱۹۳۸ء مطابق ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۴۳ ص ۴۔۵)

سوالات متعلقہ حیات مسیح کے جوابات

پر قادیان میں صف ماتم۔۱

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملک محمد حسین محرر چونگہ وزیر آباد ہماری جماعت کے پرانے رکن ہیں۔ پچھلے دنوں مرزائیوں نے ان پر ڈورے ڈالنے شروع کئے چنانچہ وہ خود ایک خط میں مجھے لکھتے ہیں

آخر کار مرزائیوں نے مجھ پر داؤ چلانا چاہا اور آمد و رفت شروع کر دی۔ اور کہا حدیث ابن عباس کا جواب تمہارے علماء کے پاس کوئی نہیں اس سے وفات مسیح ثابت ہے۔

آخر کار ملک صاحب نے اخبار الفضل میں چند سوالات شائع کروائے جن کا مختصر سا جواب تو میں نے اخبار اہل حدیث میں دیا مگر بذریعہ خط و کتابت قریباً ۲۰، ۲۰ صفحات کے مضامین ان کی خدمت میں ارسال کئے۔ اس کا نتیجہ وہی ہوا جس کی مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید تھی۔ یعنی ملک صاحب نے چند دنوں کی خط و کتابت کے بعد بکمال سعادت تحریر فرمایا:

میری تسلی ہوگئی ہے واقعی فرقہ مرزائیہ کذب گوئی سے نہیں ڈرتا۔ پھر اس کذب پر تاویل ایسی کرتا ہے کہ جس کا نہ سر نہ پیر۔ آپ کے مضامین جو آتے تھے، وہ وزیر آباد کے اکثر لوگ جو حیات مسیح کے قائل نہیں تھے مجھ سے لے جاتے تھے اور پڑھ کر بہت خوش ہوتے تھے۔ بلکہ بعض کے خیالات آپ کی طرف ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے جس نے میرے جیسے گنہگار کو جو ایک نہایت گمراہی میں پڑنے والا تھا بچالیا۔ جزاکم اللہ

ادھر مرزائیوں کو جب اس کا علم ہوا تو انہوں نے اس ناکامی کا بدلہ یوں لینا شروع کیا کہ اخبار الفضل اور اخبار فاروق قادیان میں مسلسل مضامین شائع کرنے شروع کئے۔ مدعا یہ کہ جو بات معماریہ غلط ہیں، ملک صاحب ہمارے دام سے نہ نکلیں۔ الغرض قصر مرزائیت میں ایک کھلبلی مچ گئی اور ان کی پریشانی کا باعث سردست وہ مضمون ہے جو خاکسار کی طرف سے اہل حدیث میں لکھا گیا ہے۔ اگر انہیں ان مضامین کی سن گن لگ مل جائے جو خاکسار نے بذریعہ خطوط ملک محمد حسین صاحب کو بھیجے ہیں تو میرا گمان ہے کہ قادیانی اخبارات کے نامہ نگاروں کی تحریرات پریشانیوں کی حد سے گزر کر کتاب، مضحکات المجانین، کا دلچسپ ترین باب بن جائیں۔

خدا گواہ ہے کہ قادیانی اخباروں میں جو سلسلہ مضامین شروع ہے، میں جیسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے اسے پڑھتا ہوں، اپنے قلب و روح کی گہرائیوں میں خوشی و مسرت کی ایک لہر دوڑتی ہوئی محسوس کرتا ہوں۔

بات یہ ہے کہ اس قرعہ اندازی میں جو طبقہ زمہریر اور خطہ کشمیر جنت نظیر کے متعلق کی گئی تھی ہم بفضلہٖ تعالیٰ جنتی طبقہ کے مالک و وارث ٹھہرائے گئے ہیں۔ اس لئے ہمارے قلوب سرور و راحت سے معمور و لبریز ہیں۔ پھر اگر ہمارے مخالف اپنی بدقسمتی پر چیخیں چلائیں، تو ہمیں ان پر ناراض ہونے کا کوئی موقع نہیں۔ وہ اس وقت قابل رحم ہیں اور ہمیں ان سے پوری ہم دردی ہے۔

ہمارے امرتسری احباب کہتے ہیں کہ آپ جواب کیوں نہیں دیتے۔

میں کہتا ہوں کہ بھائی ایک تو وہ بیچارے پہلے ہی نیم جان ہو رہے ہیں، اب ان پر ایک اور وار کرنا گویا مرے کو مارے شاہ مدار ، کا مصداق ہے۔ مگر ہمارے دوست ان کی اس نیم بسمل حالت میں شائد کچھ روحانی لذت محسوس کرتے ہیں۔ تقاضے پر تقاضا ہو رہا ہے آخر کار مجھے ان کی خواہشات پر قادیانی حالت کرب و بلا کے نظارے کو قربان ہی کرنا پڑا۔

مرزائی دوستوں کو ہم سے بڑی شکایت یہ ہے کہ ملک محمد حسین صاحب کے سوالات تو مسئلہ حیات مسیح پر تھے، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کذبات کیوں طشت از بام کئے گئے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

خواہ نخواہ حضرت (مرزا قادیانی) کو گالیاں دی گئیں۔،

حالانکہ ہم نے کوئی گالی نہیں دی۔ البتہ مرزائیوں کی ان تحریرات سے ہم پر یہ مزید انکشاف ہوا ہے کہ قادیانی مجیب مرزا غلام احمد صاحب کی کتابوں سے بھی ناواقف ہیں دیکھئے مرزا صاحب قادیانی تو لکھتے ہیں: دشنام دہی اور چیز ہے اور بیان واقع دوسری شئے ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۸ طبع ۳)

مگر قادیانی اصحاب ہمارے بیانات کو، جو از سرتا پا کتب مرزا سے ماخوذ ہیں، گالیاں قرار دے رہے ہیں:

قلم حیرت میں غرق ہے اسے کیا سمجھے

اخبار فاروق رقم طراز ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر حضرت (مرزا قادیانی) کی پیش گوئیاں غلط ثابت ہوگئیں تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں۔

جواباً گذارش ہے سائل نے لکھا تھا کہ سوالات متعلقہ حیات مسیح کا جواب نہ دیا گیا تو میں ایک ماہ کے بعد مرزائی ہو جاؤں گا۔

اس لئے اصل سوال کا جواب دینے کے ساتھ ساتھ اور دور رس مجیب کا فرض تھا کہ جس مذہب کو حق سمجھ کر سائل اس کی طرف جانا چاہتا ہے ذرا اس کی بھونڈی شکل کے درشن بھی اسے کرا دیتا تا کہ بحکم تعرف الا شیاء با ضدادھا وہ اس غلطی سے محفوظ رہے۔ بتلایئے میں نے ایسا کرنے میں کون سا گناہ کیا۔ بخدا اگر آپ جوہر شناس ہوتے تو مجھے اس پر مبارک باد دیتے، نہ کہ الٹا ہدف ملامت بناتے

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

اخبار فاروق کو ایک یہ بھی شکایت ہے کہ ہم نے اپنے بیان میں مبالغہ کیا ہے جیسا کہ وہ لکھتا ہے:

پیش گوئیوں کو ایک سرے سے باطل ٹھہرا دیا،

تحریرات مرزا کے متعلق لکھ دیا کہ ان میں ہزار ہا اختلاف ہیں جسمانی صحت پر نکتہ چینی کرنے لگے تو کسی طبی رسالے سے تمام بیماریوں کی فہرست لے کر نقل کر دی کذب بیانی کی انتہاء کر دی۔

میں ناکردہ گناہ اس بارے میں سوائے اس کے کس طرح اپنے مخاطب کو سمجھا جا سکتا ہوں کہ جناب معلوم ہوتا ہے آپ ابھی تک کتب مرزا سے واقف ہی نہیں پھر اتنی جلدی احمدی ہو جانے کی کیا ضرورت تھی کچھ تو تحقیق کی ہوتی۔

سنئے صاحب! میں نے جو لکھا ہے کتب مرزا سے لکھا ہے۔ میرے الفاظ ذیل جو اخبار اہل حدیث میں شائع ہو چکے ہیں ملاحظہ کر کے ہر ایک بات کا ثبوت لے لیں۔ میں نے لکھا تھا: ادپر مستزاد یہ کہ خود اس (مرزا) کی جسمانی صحت بھی مراق ہسٹیریا یا دردگردہ دن میں سو سو دفعہ پیشاب آنا سل دق جیسی موذی امراض سے قابل رحم ہو،

اب مذکورہ امراض کا نمبروار ثبوت ملاحظہ فرمائیں

ا۔ مجھ کو دو بیماریاں ہیں مراق اور کثرت بول (تشحیذ الاذہان۔ج ا ص ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ حضرت کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے بعد ہوا تھا (سیرۃ المہدی۔ج ا ص ۵۵ طبع دوم)

۳۔ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۳ء دردگردہ شروع ہوگئی ایک دفعہ دس دن برابر دردگردہ رہی (حقیقۃ الوحی۔ص ۳۴۵)

۴۔ بعض وقت سو سو دفعہ دن میں پیشاب آیا ہے (نسیم دعوت۔ص ۶۷)

۵۔ دق کی بیماری۔ (تریاق القلوب طبع ۲ ص ۷۶)

۶۔ حضرت کو سل ہوگئی۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول۔طبع ۲ ص ۵۵)

مجھے امید ہے کہ ان حوالجات کو پڑھ کر میرے دوست اپنی خفگی واپس لیں گے اور اگر مرزا غلام احمد صاحب کی امراض کی مزید فہرست دیکھنے کے خواہش مند ہیں تو اڈیٹر فاروق صاحب کی معرفت چار پیسے کے پتاشے ارسال کر کے دریافت کر لیں۔ چند امراض کا نام لکھ دیتا ہوں حوالے پتاشے کھانے کے بعد بتاؤں گا۔ دوران سر، تشنج قلب، حالت مرمی کالعدم، قولنج زہیری، جسم بے بس، خطاب جنون۔ امراض دماغی، ذہول، نسیان، کمی حافظہ وغیرہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ ستمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۶ رجب ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۴۴ ص ۵۔۷)

قادیانی اور لاہوری مرزائیوں میں مباحثہ کب ہوگا؟

شاید قیامت سے ایک روز پہلے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

آج قریباً دو سال کا عرصہ ہونے کو ہے کہ قادیانیوں اور لاہوریوں میں ایک فیصلہ کن مباحثے کی تحریک جاری ہے۔ دونوں طرف سے دعوت مبارزت شائع ہو رہی ہے۔ آج اس سلسلہ کی آخری کڑی وہ مضمون ہے جو پیغام صلح ۲۲۔ اگست ۱۹۳۸ء میں بابو عمر الدین کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ ہم نے اس اثنا میں دونوں فریق کو مشورہ دیا ہے کہ تم لوگوں کا آپس میں اتفاق ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے، ہاں اگر ہمارے مشورہ پر عمل کرو تو یہ مشکل حل ہو سکتی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ تم دونوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فریق کا مبحث تو متعین نہیں ہوتا، آؤ ہم تم دونوں کو ایک متعین (طے شدہ) مضمون بتائیں وہ یہ کہ مرزا صاحب کے آخری فیصلہ والے مضمون پر دونوں فریق مل کر ہم سے فیصلہ کن مباحثہ کرلو۔ اس سے تمہاری باہمی شکر رنجی بھی دور ہو جائے گی اور تمہارے لیڈر ایک دوسرے سے صحیح معنوں میں بغل گیر ہو جائیں گے مگر تم لوگوں نے ہماری گزارش پر توجہ نہیں کی کیونکہ یہ مباحثہ تمہارے حق میں بہت کٹھن ہے۔

اب ہم تمہیں اس میں معذور سمجھ کر ایک اور مبحث پیش کرتے ہیں جس پر (امید ہے کہ) تم دونوں فریق دل و جان سے متفق ہو جاؤ گے۔

سنئے! آپ لوگ دو سال سے اس میں نزاع کر رہے ہو کہ مرزا غلام احمد صاحب نبی تھے یا مجدد؟ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ (دونوں گروہ) کس کسی طرح اتفاق نہیں اس لئے آج ہم ایک دوسرا عنوان پیش کر کے امید رکھتے ہیں کہ آپ (دونوں گروہ) ہمارے مقابلہ میں متفق ہو جاؤ گے (یا ہو جانا چاہیے) وہ عنوان یہ ہے

مرزا صاحب مسلم تھے یا غیر مسلم؟

دونوں فریق کا اتفاق کرانے کے لئے کوئی مبحث اس سے زیادہ اچھا نہیں ہوسکتا۔

پس آپ ہر دو صنف اپنے محترم بزرگ مرزا صاحب مدعی مسیحیت و مجددیت کی لاج رکھ لیں جو آپ کی دونوں جماعتوں کا فرض ہے۔ کیا میں آپ لوگوں کی خوش اعتقادی بحق مرزا صاحب سے امید رکھوں کہ اس دعوت کی قبولیت سے باقاعدہ اطلاع دیں گے۔ میرا یہ مضمون بہت مجمل ہے کیونکہ استاد غالب مجھے مشورہ دے رہے ہیں

نہ دے نامے کو غالب طول اتنا مختصر لکھ دے
کہ حسرت سنج ہوں عرض ستم ہائے جدائی کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ ستمبر ۱۹۳۸ء ص ۵)

ساون کے اندھوں کو ہرا ہی نظر آتا ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مشن کی بنیاد چونکہ دعوی الہام پر ہے اور ان کی بنا کی خامی بارہا اہل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں ظاہر کی گئی ہے، یعنی دلائل قاہرہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی الہام سراب کی طرح محض بناوٹ ہے جس کا ادنی ثبوت یہ ہے کہ اگر مرزا صاحب قادیانی کا دعوی الہام صحیح ہوتا تو آج یہ سطور لکھنے والا زندہ نہ ہوتا بلکہ اس کی بجائے مرزا صاحب ہوتے۔ اس کی تفصیل اہل حدیث اور دیگر کتب میں بار ہا ہو چکی ہے۔ چونکہ قادیانی تحریک کی بنا ہی افتراء اور جھوٹ پر ہے اس لئے بحکم گندم از گندم بروید جو از جو

آج بھی قادیان سے جھوٹ ہی کی آوازیں نکلتی ہیں چنانچہ الفضل ۱۸۔ اگست ۱۹۳۸ء میں چلتے چلتے ایک مضمون میں مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کو درمیان میں لاکر ناحق کوسا گیا۔ چنانچہ اخبار الفضل قادیان کے الفاظ یہ ہیں:

> پنڈت لیکھرام کے قتل کی تحقیقات میں اور مارٹن کلارک کے قتل کے مقدمہ میں بن بلائے عدالت میں مولوی محمد حسین صاحب بغرض شہادت آ دھمکے تھے جس پر ان کو عدالت سے جھڑک کر باہر نکال دیا تھا اگر ان کے مذہب میں جھوٹ بولنا جائز نہیں تو ذرا اس کے روحانی فرزند مولوی ثناء اللہ صاحب سے دریافت کریں کہ عند الضرورت ان کی مذہبی کتب میں دروغ گوئی جائز ہے یا نہ اور انہوں نے مقدمہ مولوی کریم دین میں بمقام گورداسپور ۱۹۰۴ء میں یہ گواہی دی تھی یا نہ کہ جھوٹ بول کر بھی ایک شخص متقی رہ سکتا ہے (الفضل ۱۸۔اگست ۱۹۳۸ء ص ۵)

بالکل جھوٹ اور محض افتراء ہے۔ ممکن ہے لکھنے والے کی عمر اس زمانے میں بلوغت کو ہو اس لئے گمان غالب ہے کہ وہ کسی جابر راوی سے سن کر ایسا لکھ رہا ہے

حقیقت یہ ہے کہ مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا ابوالحسن تبتی اور ملا محمد بخش لاہوری تینوں کے حق میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک منذر الہام شائع کیا کہ: ان تینوں پر عذاب نازل ہوگا۔

اس منذر اعلان پر مولانا محمد حسین مرحوم نے ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کے پاس درخواست دی کہ مجھے اسلحہ رکھنے کی اجازت دی جائے کیونکہ مرزا صاحب نے میرے حق میں عذاب کی پیش گوئی کی ہے مجھے خطرہ ہے کہ وہ مجھ پر حملہ نہ کرا دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پر مرزا صاحب قادیانی کی طلبی ہوئی اور معاملہ پیش ہوا نتیجہ یہ ہوا کہ ان سے وعدہ لیا گیا۔ مولانا بٹالوی سے یہ وعدہ لیا گیا کہ قادیان کو چھوٹے کاف سے نہ لکھیں اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے وعدہ لیا گیا کہ وہ بٹالوی کو بطالوی نہ لکھیں (جیسا کہ وہ لکھا کرتے تھے) اور (مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے) دوستوں کے حق میں کوئی انذاری پیش گوئی شائع نہ کریں۔

پس یہ ہے اصل حقیقت مولانا محمد حسین مرحوم کے عدالت میں جانے کی جس کو کذب وزور بہتان وافتراء سے اس رنگ میں پیش کیا گیا اگر سچے ہیں تو اس زمانہ کی تحریر پیش کریں۔

نوٹس: قادیانی گروہ اگر اس واقعہ میں آپ کو سچا جانتا ہے تو اہل حدیث بٹالہ کے جلسہ میں اس مضمون پر بحث کرلے پھر دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے

ہاں مجھ سے جو سوال کیا گیا اس کا جواب دیتا ہوں

میرے بیان میں بھی جھوٹ سے کام لیا گیا ہے اور ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتے ہیں جس کا مجھے کوئی گلہ نہیں کیونکہ

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

اسلئے میں آج اس بہتان کے قلع قمع کے لئے مصدقہ مسل سے عبارت نقل کرتا ہوں:

میرا بیان یوں ہے:

دروغ گو، جعل ساز، بہتان باندھنے والا۔ افتراء باندھنے والا، دغا دینے والا، ایک معنی سے متقی ہے بشرطیکہ خدا کی توحید پر قائم ہو۔

(پیغام صلح لاہور ۱۶ جون ۱۹۱۶ء ص ۴)

اس بیان میں جو الفاظ میں نے کہے ہیں ان کے ثبوت میں تفسیر بیضاوی کا حوالہ بارہا دے چکا ہوں اب بھی دیتا ہوں کہ تفسیر مذکور میں آیت هدى للمتقين کے ذیل میں یہ مضمون پایا جاتا ہے۔

مسئلے کی شکل اور ہے اور بہتان طرازی اور ہے۔ میں ان قادیانی علماء سے پوچھتا ہوں کہ حدیث میں جو آیا ہے من قال لا اله الا الله دخل الجنة و ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زنا و ان سرق (جو لا الہ الا اللہ کہے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اگر چہ اس نے زنا کیا ہو یا چوری کی ہو) ۔ اگر اس حدیث پر تمہاری طرح کوئی منکر حدیث اعتراض کرے کہ زنا اور چوری اس حدیث کے موافق جائز ہے تو اس کا کیا جواب دو گے ۔ اس کے سوال کو دیانت پر مبنی سمجھو گے یا محض جہالت کا کرشمہ جانو گے ؟

قادیانی ممبرو! کہتے ہوئے ، لکھتے ہوئے ، اعتراض کرتے ہوئے ، بہتان لگاتے ہوئے سمجھ لیا کرو کہ اہل حدیث ابھی زندہ ہے اور اس کی آواز بلند ہے اور وہ تم کو للکار کر کہتا ہے کہ

سنبھل کے رکھو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ ستمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۱۳ رجب ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۴۵ ص ۴۔۵)

ترجمان اور قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

رسالہ ترجمان القرآن جو پہلے حیدرآباد دکن سے نکلتا تھا اب وہ خوش قسمتی سے قادیان کے ضلع گورداسپور مقام جمال پور (قریب پٹھان کوٹ) سے شائع ہونا شروع ہوا ہے ۔ رسالہ ہذا کے کسی معاون رئیس نے کچھ زمین وقف کی ہے جس کی آمدنی اشاعت اسلام پر خرچ کرنے کا اعلان کیا گیا ہے ۔ بقول بانیان اس مقام کے اردگرد اسلامی ماحول پیدا کرنے کا تہیہ کر لیا گیا ہے چنانچہ اس جگہ کا نام ہی دار السلام رکھا گیا ہے ۔ یہ اعلان دیکھ کر ناممکن تھا کہ قادیان کے ارباب میں بے چینی پیدا نہ ہوتی کہ اشاعت اسلام کرنے والے تو ہم ہیں ہمارے ہی ضلع میں ہمارا مقابلہ کرنے کے لئے ترجمان القرآن والے کہاں سے آ گئے ۔ اسی جوش میں الفضل نے ایک طویل مضمون لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ :

اشاعت اسلام ہو یا کوئی اور دینی کام جب تک مامور من اللہ کے ماتحت نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو بار آور نہیں ہوسکتا۔

ہم پوچھتے ہیں اور پوچھنے کا حق رکھتے ہیں اور قادیانی جماعت کی ضمیر سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس سوال کا جواب بتائے کہ :

تم لوگ جو اپنے مامور من اللہ کے ماتحت ہو کر کام کرتے ہو کہاں تک کامیاب ہو۔

ابھی تو تم سے قصبہ قادیان بھی صاف نہیں ہوا۔ ایک طرف سکھوں کی آبادی ، دوسری طرف آریوں کی ، تیسری طرف ہندوؤں کی ، چوتھی طرف احراریوں کی ، پانچویں طرف مصریوں کی۔ ان کے علاوہ بقول تمہارے خلیفہ صاحب کے منافقوں کی بھی (جو تمہارے ہی بغلی گھونسہ بنے ہوئے ہیں) کافی تعداد ہے۔

ہم سچ کہتے ہیں کہ اگر تمہارا حساب صحیح اور باقاعدہ شائع ہو تو پیغامیوں کا یہ بیان بالکل صحیح ثابت ہو کہ تمہاری رقوم چندہ میں سے قریباً چودہ آنہ فی روپیہ خاص کاموں پر خرچ ہوتا ہے اور بمشکل دو آنے ، اشاعت اسلام پر خرچ ہوتا ہوگا (اسلام بھی قادیانی جس میں نبوت مرزا داخل ہے)

چونکہ ترجمان کے مقصد اشاعت میں قادیانی نبوت داخل نہیں ہے اس لئے تمہارا بدکنا استاد غالب کے شعر کے ماتحت آتا ہے

الجھتے ہو جو کبھی دیکھتے ہو آئینہ
جو تم سے شہر میں ہوں ایک دو تو کیسے ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ ستمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۱۳ رجب ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۴۵ ص ۴۔۵)

سوالات متعلقہ حیات مسیح کے جوابات

پر قادیان میں صف ماتم ۔۲

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں

اخبار فاروق اپنی اشاعت مورخہ ۱۴۔اگست ۱۹۳۸ء میں راقم ہے:

جو شخص وفات مسیح کا قائل ہے اور قرآن و حدیث پر بھی ایمان رکھتا ہے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیلئے سوائے مرزا صاحب کو اس صدی کا مجدد ماننے کے کوئی چارہ ہی نہیں

اے جناب! کسی منکر وفات مسیح سے تو یہ توقع ہی نہ رکھئے کہ وہ مرزا صاحب کو صادق مان لے گا۔ بھلا جو قرآن پاک جیسی مقدس ومطہر ومعقول ومدلل کتاب سے روگردانی کر کے حیات مسیح کا منکر ہوگا وہ مرزا صاحب جیسے انسان کو ملہم کیسے مان سکتا ہے جس کی ایک بات بھی معیار معقولیت پر ٹھیک نہیں اترتی۔

البتہ میں قائل حیات مسیح ہو کر بھی مرزا صاحب کی تجدید کا معترف ہوں۔ چنانچہ وہ باتیں جن کی بنا پر میں مرزا صاحب کو انوکھا مجدد تسلیم کرتا ہوں ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں۔

۱۔مرزا محمد یوسف نے ایک معجون بنا کر بھیجی ہے قوت باہ کے لئے فائدہ مند ہے مدت سے میرے استعمال میں ہے (مکتوبات مرزا جلد۲ص ۵۵)

۲۔ یہ دوا بہت ہی فائدہ مند ہے۔ایک مرض مجھے خوف ناک تھی۔صحبت کے وقت لیٹنے کی حالت میں نعوذ بکلی جاتا رہتا تھا وہ (عارضہ) بالکل جاتا رہا۔میں نے اس میں آثار نمایاں پائے ہیں۔(ص۱۴ حوالہ مذکور)

۳۔حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) فرمایا کرتے تھے کہ بعض اطباء کے نزدیک افیون نصف طب ہے۔حضرت نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ ہدایت کے ماتحت بنائی اس کا بڑا جزو افیون تھا۔ یہ دوا حضور وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوران میں استعمال کرتے رہے۔ (الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء)

۴۔کچھ عرصے تک آپ نے سنکھیا کے مرکبات استعمال کئے (الفضل ۵ فروری ۱۹۳۵ء)

۵۔حکیم محمد حسین صاحب السلام علیکم ایک بوتل ٹانک وائن پلومر کی دکان سے خرید دیں (مکتوبات مرزا بنام حکیم محمد حسین لاہوری۔ص ۵)

منشی محمد عبداللہ معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سردست بیسیوں حوالہ جات سے یہ پانچ حوالے پیش کرتا ہوں جن کی وجہ سے مرزا غلام احمد صاحب کی تجدید ماننے پر مجبور ہوا ہوں۔

جس طرح امور مذکورہ کی بنا پر میں مرزا صاحب کو جدید مجدد تسلیم کرتا ہوں اسی طرح بعض تحریرات کی رو سے میں مرزا صاحب کو، فوق البشر ہستی، بھی ماننے کو تیار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔ سنئے یہ بات محتاج دلیل نہیں کہ ایک انسان کسی صورت میں بھی غسل خانہ کی ٹونٹی میں گھس نہیں سکتا مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے والد مرحوم ومغفور سے جب کوئی شخص یہ آ کر پوچھتا کہ آپ کے چھوٹے صاحبزادے یعنی مرزا غلام احمد صاحب کہاں ہیں، تو وہ فرماتے:

مسجد میں جا کر سقاوہ کی ٹونٹی میں تلاش کرو۔ (براہین احمدیہ طبع ۴ ص ۶۷)

احمدی دوستو! کیا کہتے ہو۔

اور سنو: مرزا غلام احمد صاحب نصرۃ الحق طبع دوم کے صفحہ ۱۰۰ پر راقم ہیں:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

اس شعر میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فیصلہ ہی کر دیا۔ احمدی دوست توفی اور رفع کے بکھیڑوں میں الجھے پھرتے ہیں، مرزا صاحب آدم زاد ہونے سے ہی انکاری ہیں۔ کیا خوب: جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

یہی وجوہات ہیں جن کے باعث ہم نے لکھا تھا کہ حیات وممات مسیح کی علمی بحثوں میں پڑنے کی بجائے پہلے یہ تو جانچ لیں کہ جس بزرگ کی شخصیت ہی متنازع ہے وہ اس لائق بھی ہے کہ مسند مسیحیت کی رونق ہو سکے جس سے ہمارے احمدی دوست خواہ مخواہ غصہ میں آ جاتے ہیں۔

ہم نے اپنے مدعا کو یوں واضح کرنے کی کوشش کی تھی کہ جس شخص کے لئے مرزائی دوست آستینیں چڑھائے ہوئے آمادہ رزم ہیں۔ وہ خود لکھ گئے ہیں

مسیح کے نزول کا عقیدہ ایسا نہیں جو ہماری ایمانیات کی جزء یا ہمارے دین کے ارکان سے ہو ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ تعلق نہیں

(ازالہ اوہام۔ ص ۶۰ طبع ۳)

حیرت ہے کہ اس بات کا جواب نہ تو اخبار الفضل قادیان نے دیا ہے، نہ اخبار فاروق قادیان نے۔ شائد اس تحریر کو منسوخ سمجھتے ہوں۔

مجھے مرزائی اصحاب کی روش پر رہ رہ کر تعجب ہوتا ہے کہ ان کا نبی اور رسول تو یہ کہتا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیات وممات مسیح کے مسئلہ سے متعلق مجھے بالکل نومیدی ہوتی پس خدا تعالی نے میرے دل میں ڈالا کہ میں دوسرا رخ اختیار کروں جو اصل بنیاد میرے دعوی کی ہے یعنی اپنے سچے ملہم ہونے کا ثبوت دوں (انجام آتھم ص ۴۸ طبع ۲)

یعنی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بحکم خدا مسئلہ حیات وممات مسیح کو ترک کر کے اصل بنیاد اپنی سچائی کی کو قرار دے گئے ہیں مگر مرزائی لوگ آج تک کولہو کے بیل کی طرح وہیں کے وہیں چکر کاٹ رہے ہیں۔

پس حقیقت یہی ہے کہ اصل بحث مرزا غلام احمد صاحب کے سچا جھوٹا ہونے پر منتہی ہے مرزا صاحب قادیانی نے عمدہ بات لکھی ہے کہ:

کچھ شک نہیں اگر وہ لوگ مجھے سچا ملہم سمجھتے ہنسی تکفیر سے پیش (ہی) نہ آتے

(حوالہ مذکور)

کیسا صاف فیصلہ ہے

خلاصہ یہ کہ مسئلہ حیات مسیح پر دفتروں کے دفتر لکھے جا چکے ہیں جو محفوظ ہیں ہر شخص انہیں پڑھ کر حق و باطل میں تمیز کر سکتا ہے پس اب اصلی (بنیاد؟)... پر ہی گفتگو ہونی چاہیے مرزا صاحب قادیانی نے خوب لکھا

پھر اسی بحث کو چھیڑنا یا فیصلہ شدہ باتوں سے انکار کرنا محض شرارت اور بے ایمانی ہے (ضمیمہ انجام۔ص ۳۵)

امید ہے کہ آئندہ مرزائی اصحاب مرزا صاحب پر ان فیصلوں پر عمل کرنے کو وفات مسیح کا مسئلہ (زیر بحث؟) نہیں لائیں گے اور اگر لائیں تو ہمارے ناظرین ان کو قائل کریں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ ستمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۱۳ رجب ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۴۵ ص ۵۔۶)

مرزا کرشن صاحب قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مسیح کا یہ دعوی تھا کہ میں مسلمانوں کے لئے مسیح اور ہندوؤں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے کرشن ہوکر آیا ہوں ۔اس دعوی کا اخبار الفضل قادیان ۶ ستمبر میں اعادہ کیا گیا ہے جوحقیقت میں مرزا غلام احمد صاحب کے دعوی کی تردید ہے، مگر ان کے مخلصین غلبہ محبت میں تردید اور تائید میں فرق نہیں سمجھتے ۔آج ہم اس کی تفصیل پیش کرتے ہیں ۔

کرشن جی کا قول الفضل قادیان میں نقل ہوا ہے :

جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا ہے پاپ زور پکڑتا ہے تب میں جنم لیتا ہوں اور پاپ کو مٹا کر پھر سے دھرم کی شان دوبالا کرتا ہوں ۔

اس مقولے کے بعد لکھا ہے: کرشن ثانی کی آمد:

مندرجہ بالا الفاظ کو سامنے رکھئے اور موجودہ زمانے کا جائزہ لیجئے ۔کیا آج یہی نقشہ حرف بحرف نظر نہیں آرہا۔ ہر منصف مزاج کا دل گواہی دے گا کہ بے شک یہی وقت ہے موعود کرشن کے جنم لینے کا ۔لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ وعدے کے مطابق ہے کہاں؟

ہمارے ہندو بھائیوں کے پاس سوائے خاموشی کے اس کا کیا جواب ہے ۔ کاش کہ انہیں معلوم ہو کہ جس کرشن کا وہ انتظار کر رہے ہیں وہ خدا کے وعدے کے مطابق قادیان میں جنم لے چکا ہے ۔(الفضل ۶ دسمبر ۱۹۳۸ء ص۴)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: اس بیان میں راقم مضمون نے سبب اور مسبب دونوں کا ذکر کیا ہے۔ یا بالفاظ دیگر مقتضی اور مقتضا دونوں کا بیان کیا ہے ۔یعنی یہ بتایا ہے کہ مذہب اور دھرم کی خرابی مقتضی تھی کرشن جی کے آنے کی، چنانچہ وہ قادیان میں آ گئے ۔مگر اس کا کیا جواب کہ وہ مقتضا (دھرم مذہب کی خرابی) علی وجہ الکمال آج بھی موجود ہے۔ چنانچہ اخبار مذکور کے اسی صفحے پر میں یہ الفاظ بھی درج ہیں (جو بالکل صحیح ہیں)

آج دنیا کی ہر قوم گوشے گوشے سے چلا چلا کر بآواز بلند اپنی روحانی موت کا اقرار کر رہی ہے۔

یہ عبارت بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ مذہبی اور روحانی موت ہر گوشے میں ترقی پذیر ہے ۔واقعات بھی اس کی شہادت دیتے ہیں ۔ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ فی ہزار ۹۹۹ ، لوگ دھرم سے پتت (مذہب سے ہٹے ہوئے) ہیں۔چین جاپان مع اکثر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصہ یورپ کے، خدا کے منکر ہو کر مذہب کو جواب دے چکا ہے۔ باقی جو مذہب کا نام لیوا ہے وہ مسیح پرست اور صلیب پرست ہے۔ بر اعظم افریقہ بھی ایسا ہی ہے۔ ہندوستان کی حالت ہمارے سامنے ہے، جس میں کوئی قوم ہم کو مذہب و دھرم کی پابند نظر نہیں آتی۔ اور یہ روز بدن ترقی پکڑ رہی ہے۔ اگر کرشن جی کے کلام کے صحیح معنی یہ لئے جائیں، تو یہ زمانہ مقتضی ہے کسی مصلح اعظم کے آنے کا۔ اور اگر خدا کے علم میں اس بے دینی کی ترقی ابھی باقی ہے تو شاید یہ آمد چند دن اور ملتوی ہو جائے۔

بہر حال اگر مان بھی لیں کہ دین و دھرم کی موت سے کرشن جی کو قادیان میں آنا چاہیے تھا، تو ہم کہیں گے کہ وہ ہماری سر آنکھوں پر تشریف لائیں ہماری طرف سے یہ شعر ان کی نذر ہوگا

گر بر سر چشم من نشینی نازت بکشم کہ نازنینی

لیکن مرزا صاحب جن دنوں مسیح اور کرشن بن کر آئے جس پر آج ساٹھ سال ہونے کو ہیں اس زمانے میں دین و دھرم اتنا مردہ نہیں تھا جتنا کہ آج کل ہے۔

اس لئے ہم کہیں گے کہ وہ قبل از وقت سواری لے آئے۔ شائد اسی لئے وہ میعاد مقررہ سے پہلے ہی تشریف لے گئے کیونکہ انہوں نے اپنی عمر کی مدت ۷۵۔ اور ۸۶ سال کے درمیان بتائی تھی اور ۶۹ سال کی عمر میں تشریف لے گئے جس پر ہمیں بافسوس یہ کہنا پڑا:

کیا آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے

مختصر یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نہ مسیح موعود ہیں، نہ کرشن گوپال کیونکہ دونوں کے آنے کا جو وقت ہے وہ اس سے پہلے ہی آ گئے اور پہلے ہی چلے گئے جس پر یہ شعر ہمارے منہ سے نکلا

آتے ہی کہتے ہو کہ جانا جانا
ایسا جانا تھا تو جانا تمہیں کیا تھا آنا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ ستمبر ۱۹۳۸ء ص ۴، ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معیار صداقت مسیح موعود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مرید اپنے خیال میں بڑے پکے اور دھنی ہیں۔ ہمارے خیال میں مسیحی بھی اتنے پختہ اور دھنی نہ ہوں گے جتنے کہ یہ حضرات ہیں۔ مسیحیوں کے ساتھ تثلیث پر بحث ہو، تو مغلوبیت پا کر چند روز ساکت ہو جاتے ہیں لیکن اتباع مرزا غلام احمد قادیانی میں یہ کمال ہے کہ مغلوبیت کے بعد مزید جوش دکھاتے ہیں گویا انہی کے حق میں ہے

تعزیر جرم عشق ہے بے صرفہ محتسب
بڑھتا ہے اور ذوق گناہ یاں سزا کے بعد

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت اور اس پر بحث، بڑی دلیری ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ الفضل یہ دلیری آئے دن کرتا ہے۔ چنانچہ یکم ستمبر ۱۹۳۸ء کے پرچے میں ایک سرخی یہ نظر آئی

معیار صداقت حضرت مسیح موعود اور مخالف علماء

راقم مضمون نے اس سرخی کے نیچے بڑی کوشش سے مرزا غلام احمد صاحب کا نبی ہونا ثابت کیا ہے۔ آپ کا بیان دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک یہ کہ مرزا صاحب کی زندگی کے حالات قبل از دعوی نبوت بہت پاکیزہ ہیں۔

اس کا جواب اخبار اہل حدیث امرتسر میں بارہا دیا گیا ہے کہ یہ دعوی غلط ہے۔ مرزا صاحب قادیانی قبل از دعوی ماموریت و مسیحیت معمولی دنیا داروں کی طرح ایسے مقدمات میں پیروکار ہو جاتے تھے جو شریعت کے خلاف ہوتے تھے۔ مثلاً رواج کو بمقابلہ تعلیم اسلام مقدم کرنا۔

دوسری دلیل جو واقعی دلیل ہے بشرطیکہ اپنے معنی میں صادق ہو اور وہ دلیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم غیب پر اطلاع ہے، جسکے متعلق الفضل کے الفاظ یہ ہیں:

یہ معیار ایسا ہے جو ہماری طرف سے صداقت حضرت مسیح موعود (مرزا) کے متعلق مخالفین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود (مرزا) نے غیب سے خبر پا کر متعدد پیش گوئیاں کیں اور سینکڑوں ان میں سے روز روشن کی طرح پوری ہو چکی ہیں تو پھر حضور کے دعوی کی صداقت میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے۔ (الفضل قادیان یکم ستمبر ۱۹۳۸ء ص ۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

بے شک یہ دلیل اپنی صورت مرقومہ کی حیثیت سے صحیح ہوسکتی ہے اور اگر اس کا محکی عنہ متحقق ہو جائے۔ یعنی یہ بات ثابت ہو جائے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے جو غیبی خبر بتائی وہ پوری ہوگئی۔ ہم تو اس بات کے شاکی ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی کوئی غیبی خبر صحیح نہیں ہوئی۔ منطقی قاعدے سے موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتی ہے مگر ہم قادیانی موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ کلیہ دکھانے کو بھی تیار ہیں۔ سر دست سالبہ جزئیہ پیش کرتے ہیں جو بڑا اہم ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب نے خدا سے الہام پا کر پیش گوئی کی کہ ایک خاتون محترمہ محمدی میرے نکاح میں آئے گی۔ اس پیش گوئی کا نام نکاح آسمانی ہے اور یہ ایسا مشہور ہے جس کی تفصیل کی ضرورت نہیں نتیجہ کیا ہوا؟

سب کو معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو فوت ہوئے آج تیس سال ہو گئے اور منکوحہ آسمانی (محمدی بیگم) ابھی تک زندہ ہے۔ نکاح کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ پھر اس کے کذب ہونے میں کیا شبہ ہے؟

قادیانی ممبرو! اس کا آسان جواب یہ کہ بقول مولوی محمد علی صاف کہہ دو:

ایک دو الہام غلط ہونے سے سب کی نفی نہیں ہوسکتی۔ یہ شاذ ہے۔

اگر تم یہ کہو گے تو ہم تمہیں علاوہ منطقی قاعدے کے جس کا مضمون ہم اوپر بتا آئے ہیں کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب کا ارشاد قول فیصل کی طرح پیش کریں گے کہ:

جس شخص کی ایک بات بھی جھوٹی ثابت ہو اسکی کسی بات کا اعتبار نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن جس کی ساری باتیں جھوٹی ہوں، البتہ اس کی بابت عذر وہی کیا جا سکتا ہے جو عرب کے مشہور شاعر متنبّی نے کیا ہے

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها

و من عهدها الا يدوم لها عهد

(یعنی محبوبہ اگر وعدہ خلافی کرے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اس کے وعدے میں یہ داخل ہے کہ وہ وعدہ پورا نہ کرے گی)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ ستمبر ۱۹۳۸ء ص ۵)

تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج سے پہلے کئی مرتبہ ہم اس امر کو ظاہر کر چکے ہیں کہ قادیانی اہل قلم اپنے دعوی اور دلیل میں تطبیق کی ضرورت نہیں جانتے۔ وہ اسباب مرض بیان کر کے اقتضاء علاج بتاتے ہیں، لیکن ان کے علاج کے بعد بیمار میں اسباب اور علامات مرض برابر پائے جاتے ہیں۔ یہ ایک طبی اصطلاح ہے جس کو عام لوگ نہ سمجھیں تو ہم ان کو دوسرے الفاظ میں سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

قادیانی کہتے ہیں کہ دنیا میں فسق و فجور، بددیانتی، گمراہی بہت پھیلی ہوئی ہے، اس لئے کسی مصلح، کسی نبی کے آنے کی ضرورت ہے۔ رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان میں ایک سوال کیا گیا ہے کہ اب نبی کے آنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے جواب میں چند ضرورتیں بتائی ہیں جو یہ ہیں:

اول: اس زمانے میں تقوی ہی مفقود ہے تو اس تعلیم (تعلیم قرآن) کو عام علماء کس طرح ترویج دے سکتے ہیں۔

دوم۔ مسلمانوں اور خصوصاً ان کے علماء کی توجہ دین کی طرف سے بالکل ہٹ چکی ہے اور سب دنیا کمانے میں منہمک ہیں آوے کا آوا بگڑ چکا ہے تو کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب بھی الٰہی مصلح کی ضرورت نہیں؟ کیا یہ صحیح نہیں کہ جو علمائے دین ہیں وہ جمیعۃ العلماء کی طرح ہندو پرست یا زر پرست یا لیڈری پرست ہو چکے ہیں ۔ جو دیندار اور بزرگ کہلاتے ہیں ان کا ظاہر اور ہے اور باطن اور، چال چلن بگڑ گئے ہیں خدا کے گھر بدکاری کے اڈے بنے ہوئے ہیں جو علم ہے وہ محض قشر اور چھلکا ہے۔ تزکیہ نفوس معدوم، صوفیہ اور واعظین ان سے بھی بڑھ گئے ہیں اور کوئی قسم شرک اور ناجائز طور پر کمانے کی نہیں جس پر وہ عامل نہ ہوں۔ سوائے مقوی اور اعلیٰ کھانے، عمدہ پہننے اور تکبر کرنے کے ان کو آتا ہی کیا ہے؟ ہاں بعض عورتوں کے اغوا میں بھی کمال رکھتے ہیں۔

سوم: عوام کی حالت یہ ہے کہ رسول کی جگہ رسوم نے لے لی۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتے۔

چہارم: لاکھوں کھلم کھلا مرتد ہو گئے۔

پنجم: اسلامی عقاید اور احکام پر تسلی نہیں رہی۔ نہ یقین رہا۔ بلکہ کرید کر معلوم کرو تو دہریہ ہیں۔

ششم: امراء کا یہ حال ہے کہ ان کا دین اور خدا صرف دولت اور عیش پرستی ہی ہے۔ راست بازی، دین کی تڑپ اور اشاعت اسلام سے ایسے دور ہیں جیسے نور سے ظلمت۔

ہفتم: یہ زمانہ اشاعت اسلام کا تھا۔ اور اسلام کی اشاعت ابھی تک دلائل و براہین سے نہیں ہوئی تھی کیونکہ جنگوں نے مسلمانوں کو دم نہیں لینے دیا تھا۔ اب تیرہ سو سال کے بعد وہ امن اور سامان اشاعت اور قوموں کے آپس میں ملنے جلنے کے حالات پیدا ہوئے تھے کہ دنیا میں اس سے پہلے کبھی موجود نہ تھے۔ پس ضرور تھا کہ اس وقت تکمیل اشاعت اسلام کے لئے ایک عظیم الشان رسول بھیجا جاتا جو دلائل و براہین سے اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرتا۔

ہشتم: پھر یہ کہنا کہ نبی کی ضرورت نہیں، اس لئے بھی غلط ہے کہ اس وقت دنیا میں عیسائیت کا غلبہ ہے۔ ہندوستان میں آریہ لوگوں کا غلبہ ہے۔ بدھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذہب کا دنیا کے ایک بڑے حصہ پر غلبہ ہے۔ پھر دنیا پر لیظہرہ علی الدین کا وعدہ کیونکر اور کب پورا ہوگا۔ اس وقت تو آنحضرت ﷺ کے خود آنے کی ضرورت ہے کیونکہ تمام مذاہب نے اسلام پر ہر طرف سے ایک یورش کر دی ہے۔ پس ضرورت ہے کہ کوئی مبعوث ہو جو آنحضرت ﷺ کے اس کام کو پورا کرے۔ (ریویو آف ریلی جنز جولائی ۱۹۳۸ء ص ۱۹۔۲۰)

بقول مضمون نگار یہ اسباب ہیں کسی جدید کے آج کل آنے کے۔ چنانچہ بقول قادیانی جماعت کے وہ قادیان میں آ گیا اور آ کر چلا بھی گیا۔

اب سوال یہ ہے کہ آیا وہ ان اسباب کی وجہ سے آیا جو اس میں ذکر ہیں۔ کیا آ کر اس نے ان اسباب کا ازالہ کیا؟

ہم ان نمبروں میں شروع نمبر سے سوال کرتے ہیں۔

۱۔ کیا اہل زمانہ کو تقوی حاصل ہو گیا؟

۲۔ کیا مسلمانوں اور علماء کی توجہ، دین کی طرف مبذول ہو گئی؟

۳۔ جمیعۃ العلماء اور دیگر صوفیوں کے چال چلن درست ہو گئے؟

۴۔ عوام نے رسوم قبیحہ چھوڑ دیں؟

۵۔ مرتد ہونے سے لوگ رک گئے (خود قادیان کے ضلع گورداسپور میں آئے دن ارتداد کے مقدمات ہوتے رہتے ہیں۔ ذرا ان کو بھی دیکھ لیجئے)۔

۶۔ اسلامی عقاید پر مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کی تسلی ہو گئی؟

۷۔ امراء نے عیش پرستی چھوڑ دی؟

۸۔ اشاعت اسلام مکمل ہو گئی؟

۹۔ آریوں بدھوں اور بقول مرزا صاحب یاجوج ماجوج (یورپین اقوام۔ حمامۃ البشری ص ۲۸) سب سیدھے ہو گئے؟

غالباً یہ سب خواب کی باتیں ہیں۔ یہ کہنا کہ اس میں مرزا صاحب نبی اللہ کا کیا قصور جب کہ لوگوں نے انہیں تسلیم نہیں تو قصور لوگوں کا ہے۔ خود مرزا غلام احمد صاحب کے ارشادات کے خلاف ہے کیونکہ براہین احمدیہ میں صاف لکھ چکے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام اطراف اکناف دنیا میں پھیل جائے گا۔
کیا وہ پھیل گیا ؟ جرمن اور فرانس تو مسلمان ہو چکا ہوگا۔ روسی تو بقول الہام مرزا صاحب کے سب احمدی ہو گئے ہوں گے (ریویو بابت ستمبر ۱۹۱۷ء ص ۳۴۴)۔ انگلستان اور دیگر ممالک یورپ میں اسلام ہی کا ڈنکا بجتا ہوگا۔ غالباً وہاں کے سکہ پر کلمہ اسلام ہی کندہ ہوگا۔ چین و جاپان میں بدھ مذہب نیست و نابود ہو گیا ہوگا (کیا ہی بچوں کے دل بہلانے کی باتیں ہیں)

دنیا میں کفر و شرک فسق و فجور مرزا صاحب کی تشریف آوری سے پہلے جتنا تھا اگر یہ کہا جائے کہ اس سے سو چند ہو گیا ہے تو مبالغہ نہیں۔ حتی کہ قادیان ہی کو دیکھو جس کی بابت کہا جاتا تھا کہ وہ دارالامن والاماں ہے، وہ آج دارالجدل والجدال بلکہ دارالکفر والطغیان ہو گیا ہے۔ آئے دن مقدمہ بازی، فریب کاری، لڑکے لڑکیوں کے جھگڑے بلکہ قتل و خون ہو رہے ہیں۔ غرضیکہ مولوی سعد اللہ لدھانوی کا شعر خوب چسپاں ہے:

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دار الزیاں بینی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ ستمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۲۷ رجب ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۴۷ ص ۵۔۶)

کذبات مرزا۔۲

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:
گذشتہ پرچہ میں مرزا صاحب مدعی نبوت و مسیحیت کے دس کذبات درج ہوئے ہیں۔ آج اس کے آگے ملاحظہ ہوں۔

کذب نمبر ۱۱

مرہم عیسیٰ (کے متعلق مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں)
تمام طبیبوں نے جو مختلف قوموں میں گزرے ہیں اس بات کو بالاتفاق تسلیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر لیا ہے کہ یہ نسخہ حضرت عیسیٰ کے لئے بنایا گیا تھا۔ چنانچہ ہزار ہا کتاب ایسی پائی گئی ہے جس میں یہ نسخہ مع وجہ تسمیہ درج ہے اور وہ کتابیں اب تک موجود ہیں۔ اکثر کتابیں ہمارے کتب خانہ میں موجود ہیں (ایام الصلح ص ۱۱)

منشی عبداللہ معمار لکھتے ہیں: اخبار الفضل و فاروق کے نامہ نگار اصحاب اگر طب کی ہزار کتاب، تو بہت بڑی بات ہے، ۵۰۰ بلکہ ۲۰۰ کتاب کی عبارات ہی دکھا دیں جن میں نسخہ مرہم عیسیٰ بمعہ وجہ تسمیہ مقولہ مرزا درج ہو تو ہم مرزا صاحب کو اس معاملے میں راست گو مان لیں گے۔ کوئی جوان مرد احمدی ہے کہ اپنے صادق نبی کو جھوٹ کے اس ناپاک داغ سے بچائے۔

بھائیو! جھوٹ بولنا معمولی سی بات نہیں ہے کہ ایک مدعی مسیحیت و الہام کا اس سے ملوث ہونا نظر انداز کیا جائے جھوٹ وہ مکروہ فعل ہے کہ بقول حضرت مرزا صاحب وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔

(شحنۂ حق۔ ص ۶۰)

اندریں صورت ہمارے احمدی سجنوں خاص کر ہمارے مخاطبوں مولوی وقیع الزمان (نامہ نگار فاروق) اور مولوی محمد عبداللہ صاحب (نامہ نگار الفضل) پر تو اس وقت تک کھانا پینا حرام ہے جب تک کہ وہ اس بارے میں اپنے مسلمہ نبی کی پوزیشن کو صاف نہ کریں۔

کذب نمبر ۱۲

احادیث صحیحہ میں یہ فرمایا گیا کہ اس مہدی (بزعم خود، خود بدولت) کو کافر ٹھہرایا جائے گا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۸)

کذب نمبر ۱۳

احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔ (ضمیمہ نصرۃ الحق طبع ۲ ص ۱۸۴)

جناب منشی عبداللہ معمار فرماتے ہیں کہ ان احادیث صحیحہ کا پتہ دینے والے کو فی حدیث مبلغ ۵ صد روپیہ انعام ملے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کذب نمبر۱۴

سو یہ عاجز عین وقت پر مامور ہوا۔ اس سے پہلے صد ہا اولیاء نے اپنے الہام سے گواہی دی تھی کہ چودھویں صدی کا مجدد مسیح موعود ہوگا اور احادیث صحیحہ نبویہ پکار پکار کہتی ہیں کہ تیرھویں صدی کے بعد ظہور مسیح ہے (آئینہ ص۳۴)

جناب منشی معمار لکھتے ہیں:

جو صاحب صد ہا اولیاء کے الہام بمع ان کے اسماء کے دکھائیں گے، اور احادیث صحیحہ نبویہ کی نشان دہی فرمائیں گے، فی حوالہ ایک روپیہ انعام ان کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ بصورت دیگر صرف کذب مرزا کا اقرار احمدیوں پر فرض ہوگا۔

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

کذب نمبر۱۵

انبیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی ہے کہ وہ (مسیح موعود) چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔ (اربعین ص۲۳)

منشی محمد عبداللہ معمار فرماتے ہیں: گذشتہ انبیاء پر یہ سفید جھوٹ ہے، ثبوت دینے والا لائق صد ہزار ستائش ہوگا۔

نوٹ بعض احمدی کہا کرتے ہیں یہاں انبیاء کا لفظ کاتب کی غلطی ہے، صحیح لفظ اولیاء ہے۔ جواباً عرض ہے کہ اولیاء پر بھی یہ افتراء ہے۔ گذشتہ اولیاء نے کہیں نہیں لکھا کہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر نیز پنجاب میں ہوگا۔

کذب نمبر۱۶

نبیوں کا اس پر اتفاق تھا کہ مسیح موعود ساتویں ہزار کے سر پر ظاہر ہوگا۔

(قادیانی لیکچر سیالکوٹ۔ص۷)

جناب منشی معمار فرماتے ہیں کہ یہ بھی مثل سابق بے ثبوت جھوٹ ہے۔

کذب نمبر۱۷

ساتواں ہزار... آخری ہزار ہے.... اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے۔ (لیکچر سیالکوٹ ۔ص ۶)
منشی معمار فرماتے ہیں کہ انبیاء کی کوئی ایسی شہادت بسند معتبر موجود نہیں ہے۔

کذب نمبر ۱۸

میں وہی ہوں جسکے وقت میں اونٹ بے کار ہو گئے اور پیش گوئی و اذا العشار عطلت پوری ہوئی ... یہاں تک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے یہی اس پیش گوئی کا ظہور ہے جو قرآن و حدیث میں کی گئی تھی کہ جو مسیح موعود کیوقت کا یہ نشان ہے (اعجاز احمدی ص ۷)

منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں کہ عرب وعجم کے اخبار و جرائد کے مضامین کا حوالہ مطلوب ہے جنہوں نے یہ لکھا تھا کہ ریل جو تیار ہو رہی ہے یہ مسیح موعود کی علامت ہے۔

کذب نمبر ۱۹

یہ تمام دنیا کا مانا ہوا مسئلہ ہے اور اہل اسلام اور نصاری اور یہود کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ وعید کی پیش گوئی بغیر شرط توبہ اور استغفار اور خوف کے بھی ٹل سکتی ہے۔ (تحفہ غزنویہ۔ص ۵)

جناب منشی معمار صاحب فرماتے ہیں کہ تمام دنیا کی شہادات تو خیر بڑی بات ہے، مرزائی اصحاب یہود و نصاری اور اہل اسلام ہندو سکھ بدھ مذہب کے پیرؤوں میں سے صرف ایک ایک عالم کی تحریرات سے بھی اگر یہ ثابت کر دیں تو ہم اس قول میں مرزا غلام احمد صاحب کو جھوٹا کہنے سے علی الاعلان توبہ کریں گے۔

کذب نمبر ۲۰

انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے (حقیقۃ الوحی ص ۳۰۷)
جناب منشی معمار فرماتے ہیں کہ یہ بھی انبیاء پر جھوٹ ہے۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۴۹ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبیوں اور نجومیوں کی پیش گوئیوں میں فرق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:
اخبار الفضل قادیان میں ایک مضمون نکلا ہے جسکی سرخی ہے:

نبیوں اور نجومیوں کی پیش گوئیوں میں مابہ الامتیاز

ہم اس مضمون کو قادیانی مباحث میں فیصلہ کن جانتے ہیں اس لئے آج اس پر مختصر سا نوٹ لکھتے ہیں۔ الفضل کے نامہ نگار نے نجومیوں اور نبیوں کی پیش گوئیوں میں بڑا فرق یہ بتایا ہے کہ: نجومی اپنی پیش گوئی کو یقین کے ساتھ نہیں بیان کرتے۔ ان کے مقابلے میں نبی یقین کی سیف قاطعہ سے مسلح ہو کر اٹھتے ہیں۔ (الفضل ۲۸ ستمبر ۱۹۳۸ء)، یہ بالکل صحیح ہے۔

دوسرا امتیاز ان قادیانی نامہ نگار نے نہیں بتایا، مگر ہے وہ سب کا مسلمہ اس لئے اس کی جگہ ہم بتاتے ہیں کہ جس طرح نبیوں کی پیش گوئیاں یقین سے مسلح ہوتی ہیں ایسا ہی ان کا وقوعہ بھی یقینی ہوتا ہے۔ اگر صرف ادائے مطلب ہی میں یقین ہو اور وقوعہ بھی یقینی ہوتا ہے اگر صرف ادائے مطلب ہی میں یقین ہو اور وقوعہ پر یقین نہ ہو ایسا یقین: بجوئے نار زد (کوڑی کا نہیں)

ہمارے پیش کردہ امتیاز کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں تسلیم کیا ہوا ہے۔

پس اس اصول مسلمہ کے ماتحت ہم مرزا غلام احمد کی ایک پیش گوئی نقل کرتے ہیں جو بڑے زبردست یقینی اسلحہ سے مسلح ہے جو آپ نے ۱۸۹۳ء میں بمقابلہ ڈپٹی عبد اللہ آتھم مسیحی مناظر سے پندرہ روز مباحثہ کے بعد فرمائی تھی جس کے الفاظ یہ ہیں:

> آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی ۱۵ ماہ تک ھاویہ میں گرایا جائے گا ...زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی ۔(جنگ مقدس ۔ص ۱۸۸۔۱۸۹)

ناظرین مرزا قادیانی نے اس عبارت میں اپنے مخاطب مسٹر عبداللہ آتھم کا نام نہیں لیا مگر اوصاف ایسے بتائے ہیں جو ان کی شخصیت کا تعین کرتے ہیں مثلاً خدا کو چھوڑ کر انسان کو خدا بنا رہا ہے۔

یہ اوصاف سب عبداللہ آتھم کی تعیین کرتے ہیں ۔اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ زوردار اور یقینی ہتھیاروں سے مسلح پیش گوئی اپنے وقت پر پوری ہوگئی ۔

پہلے اس پیش گوئی کا انتہائی وقت ناظرین کو جاننا ضروری ہے ۔ ۵ جون ۱۸۹۳ء کو یہ پیش گوئی کی گئی ۔۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو اس پر ۱۵ مہینے پورے ہو جاتے ہیں ۔۶ ستمبر ۱۸۹۴ء اس پیش گوئی سے باہر کا دن ہے ۔اس لئے چھٹی ستمبر کے روز لدھانہ کے مولوی سعداللہ مرحوم کا ایک اشتہار منظوم ملک میں شائع ہوا جس میں چھٹی ستمبر کا خاص ذکر تھا جس کا ایک شعر یہ ہے

غضب تھی تجھ پہ ستم گر چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی

اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ آتھم عیسائی مناظر میعاد مقررہ گذار کر کب فوت ہوئے ۔اس کے متعلق ہمیں کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں ،مرزا غلام احمد صاحب کا اپنا بیان کافی ہے ۔آپ لکھتے ہیں :

مسٹر عبداللہ آتھم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو فوت ہوگئے ۔(انجام آتھم ص ۱)

اس حساب سے مسٹر آتھم پیش گوئی کی میعاد گذار کر ۲۲ مہینے بعد فوت ہوئے ۔گویا اصل رقم (۱۵ ماہ) سے ڈیوڑھا (۲۲ ماہ) بطور سود انہوں نے زندگی پائی ۔کیا اس مسلح پیش گوئی کو ہم نبیوں کی پیش گوئی کی طرح کہیں یا نجومیوں کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی ممبرو! محض لفاظی اسلحہ کام نہیں آتے، بلکہ واقعات میں صحیح معنی میں ظہور ہونا بھی کام آتا ہے۔ دیکھئے کیسے سادہ الفاظ میں پیش گوئی ہے سیھز م الجمع و یو لّو ن الدّ بر (دشمن بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر جائیں گے)
معمولی الفاظ ہیں مگر اپنے اندر صداقت کا جو زور رکھتے ہیں وہ الفاظ کا محتاج نہیں ہے۔
جس پیش گوئی میں محض الفاظ کا زور ہو اور اپنے اندر بحیثیت وقوعہ صداقت نہ رکھتی ہو وہ اس شعر کی مصداق ہے۔

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کرو گے
کیا وعدہ تمہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔اکتوبر ۱۹۳۸ء ص ۵۔۶)

تبرکات مرزا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:
آج کل قادیانی اخباروں میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے تبرکات جمع کرنے کی تحریک ہو رہی ہے۔ لطف یہ ہے کہ اس سلسلے میں میرا نام بھی لیا گیا ہے (الفضل ۱۱۔اکتوبر ۱۹۳۸ء)۔ حق تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے مجھے جو نسبت ہے اس کے لحاظ سے میں خود تبرکات مرزا قادیانی میں اعلیٰ درجے پر ہوں کیونکہ میرا وجود بدلالت التزامیہ دیکھنے والے کو مرزا غلام احمد صاحب کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہر ایک مرزائی اپنے دل سے پوچھ لے کی مجھے دیکھ کر اس کو بحکم قانون منطق (لا حجر فی التصور) مرزا صاحب قادیانی کا تصور آتا ہے یا نہیں؟ ضرور آتا ہے۔
اس لحاظ سے کسی تبرک کی ضرورت نہ تھی، مگر قادیانی جماعت نے چونکہ تبرکات فراہم کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے اور اس سلسلے میں مرزا غلام احمد صاحب کے خطوط اور دستخط بھی جمع کئے جا رہے ہیں اس لئے میں بھی اپنے وجود مسعود کے علاوہ ایک تبرک پیش کرتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۰۲ء میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کتاب اعجاز احمدی لکھی۔ اس میں مجھے قادیان میں پہنچ کر تبادلہ خیالات کرنے کی دعوت دی۔ اس کے ساتھ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ دینے کا چکمہ بھی دیا۔ چنانچہ میں ۱۲ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچا۔ وہاں پہنچتے ہی میں نے ایک اطلاعی عریضہ لکھا کہ میں حسب دعوت آ گیا ہوں۔ آپ حسب وعدہ مجھے موقع دیجئے کہ میں آپ کے متعلق اپنا دعوی ثابت کروں۔

اس عریضہ کا جواب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک وفد کے ذریعہ بھیجا جس کے رئیس مولوی سرور شاہ صاحب قادیانی تھے۔ آپ کے خط کا مضمون تو وہی تھا جو عرب کے شاعر متنبّی نے کہا ہے

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها

و من عهدها الا يدوم لها عهد

اس خط پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اپنے دستخط ثبت ہیں۔ دفتر تالیف و تصنیف قادیان (جو تبرکات مرزا جمع کر رہا ہے) اگر چاہے تو منشی قاسم علی کو بھیج کر اس کا فوٹو لے سکتا ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء ص ۵)

قادیانی کی عظیم الشان پیش گوئی

(جھوٹی نکلنے پر میرا منہ کالا کیا جائے، میرے گلے میں رسہ ڈالا جائے، مجھے پھانسی پر لٹکایا جائے)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں بعنوان: نبیوں اور نجومیوں کی پیش گوئیوں میں فرق، ایک مضمون لکھا گیا تھا جس میں مرزا غلام احمد صاحب کی آٹھم والی پیش گوئی کی طرف اشارہ تھا۔ ہم نے سمجھا تھا کہ عاقل را اشارہ بس است، کے ماتحت جماعت مرزائیہ کے لئے اتنا ہی کافی ہوگا مگر ہمارا خیال غلط نکلا اور قرآنی اصول ما تغنی الآیات و النذر من قوم لا یؤمنون صحیح ثابت ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اخبار الفضل ۲۵۔ اکتوبر میں اس کے جواب پر توجہ کی گئی ہے۔ خلاصہ اس جواب کا یہ ہے کہ ڈپٹی آتھم (عیسائی مناظر) کے متعلق پیش گوئی شرطیہ تھی۔ اس نے اپنی کسی کتاب میں آنحضرت ﷺ، دجال، لکھا تھا، چونکہ اس نے ایسا کہنے سے توبہ کر لی (توبہ کا ثبوت دربطن قائل۔ ثناء اللہ) اس لئے یہ پیش گوئی ٹل گئی۔ پس اہل حدیث کا اس پر اعتراض کرنا بے جا ہے۔

ہمارے واسطے یہ جواب کوئی نیا نہیں۔ ہم نے اہل حدیث کے پرچہ مذکور میں بھی مرزا صاحب کی اصل عبارت نقل کی تھی آج اسے دوبارہ نقل کرتے ہیں تا کہ خوب معلوم ہو جائے کہ شرط کیا تھی اور متحقق کیا چیز ہوئی چنانچہ وہ عبارت یہ ہے:

آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی تو اس امر کا فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریق میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر پندرہ ماہ تک ھاویہ میں گرایا جائے گا اور اسکو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیش گوئی ظہور میں آوے گی تو بعض اندھے سجا کھے کئے جائیں اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے....

میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے اندر آج کی تاریخ سے بسزائے موت ھاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے، روسیاہ کیا جائے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے مجھ کو پھانسی دیا جائے، ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ایسا ہی کرے گا ضرور کرے گا ضرور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے گا زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔

(جنگ مقدس۔ص ۱۸۸۔۱۸۹؛ قادیانی خزائن۔ج ۶ ص ۲۹۱۔۲۹۳)

احمدی دوستو! بتاؤ اس عبارت میں کیا ذکر ہے اور کیا شرط ہے۔ قاعدہ تو یہ ہے کہ جس امر میں فریقین کا مباحثہ یا مناظرہ ہوتا ہے، اس میں ہر فریق اپنی جانب کو حق اور دوسری جانب کو غلط کہتا ہے اور ایسا کہنے میں وہ حق بجانب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب کا پندرہ روزہ مناظرہ الوہیت مسیح پر تھا۔ پس مرزا صاحب کے کلام میں حق سے مراد توحید خالص ہے لاریب۔ پس مرزائی صاحبان خدا سے ڈر کر انصاف سے بتائیں کہ مرزا صاحب کے حق (توحید) کی طرف آتھم نے رجوع کیا تھا؟ مرتے دم نہیں کیا، پھر شرط کا تحقق کیسے ہوا؟ مباحثہ کے بعد اس نے خلاصہ شائع کیا تو اس نے اسلامی توحید کو دیوانے کی بڑ بتایا۔ کیا اسی کا نام رجوع الی الحق ہے؟ مباحثہ ہوا توحید و تثلیث پر۔ مرزا صاحب توحید خالص کے مدعی ہوں اور آتھم الوہیت مسیح کے مدعی، رجوع بتایا جائے دجال کہنے سے، جس کا تذکرہ پندرہ روزے مباحثہ کے کسی ایک جملے میں بھی نہیں ملتا۔ مرزائیوں کی ایسی باتیں سن کر ہمیں ایک پرانا قصہ یاد آتا ہے جو مرزائیوں کے حال پر بالکل چسپاں ہے۔

ایک مولوی صاحب نے کسی بے نماز سے کہا کہ تو نماز کیوں نہیں پڑھتا۔ اس نے جواب میں کہا کہ آپ نے اپنے بیٹے کی شادی کے موقع پر کھانے میں نمک زیادہ کیوں ڈالا تھا؟ مولوی صاحب نے کہا کہ اس بات کو میرے سوال سے کیا تعلق؟ ہوشیار بے نمازی بولا کہ یوں ہی بات سے بات نکل آتی ہے۔

یہی حال اس احمدی گروہ کا ہے جو علم کلام میں اول درجے پر ہونے کا دعوی رکھتا ہے۔ حال یہ ہے کہ ان کو نہ تطبیق کا علم ہے نہ تقریب کا۔ اگر علم ہے تو تعصب کے ماتحت ہو کر مغلوب ہو جاتا ہے۔

ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ آتھم والی پیش گوئی ایسی جھوٹی ثابت ہوئی جیسے دو ضرب دو پانچ۔ لیکن ماننے والوں کو شاباش ہے کہ وہ اسے سچی کہتے ہی چلے جاتے ہیں۔ میں علی وجہ البصیرت بلا خوف تردید کہتا ہوں کہ مسیحیوں کی تثلیث اور مرزا صاحب کی پیش گوئی متعلقہ آتھم اپنی اپنی صداقت میں مساوی الاقدام ہیں۔ کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدی مناظر ہمارے اس دعوی کو غلط سمجھے تو ہم بالمشافہ مناظرہ کرنے کو بھی طیار ہیں بشرطیکہ وہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب سے نیابت لے کر آئے:

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔نومبر ۱۹۳۸ء مطابق ۱۰ رمضان ۱۳۵۶ھ جلد ۳۶ نمبر ۱ ص ۴۔۵)

کیا شاعری مانع نبوت نہیں؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چونکہ فی الجملہ شاعر بھی تھے چنانچہ آپ کا ایک شعر یہ ہے

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں ہے مطلب
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

ادھر آیت قرآنی آنحضرت ﷺ کے حق میں وارد ہے

وما علّمنا ہ الشّعر و ما ینبغی لہ .(یس:۶۹)

(ہم نے اس نبی کو شاعری نہیں سکھائی اور نہ اسے لائق ہے)

اس لئے مرزا غلام احمد صاحب کے مخالف مسلمانوں کی طرف سے مرزا جی کی نبوت پر منجملہ دیگر اعتراضات کے یہ اعتراض بھی ہوتا ہے کہ آپ شاعر ہیں اور شاعری نبوت محمدیہ کے منافی ہے۔

اس کے جواب میں الفضل ۱۳۔اکتوبر ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ شاعری منافی نبوت نہیں۔اور دلیل یہ دی ہے کہ حضرت داؤدؑ کی زبور اشعار کی شکل میں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ جواب صحیح نہیں کیونکہ مرزا صاحب کی نبوت کی حقیقت نہ سمجھنے پر مبنی ہے۔

سنو اور غور سے سنو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مستقل نبی ہونے کے مدعی نہ تھے، بلکہ بروزی نبی یعنی بروز محمد علیہ السلام ہونے کے مدعی تھے۔چنانچہ آپ کا ایک شعر یہ بھی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آدمم نیز احمد مختار ۔ در برم جامہ ہمہ ابرار

یعنی آپ کا نام آسمان پر بقول ان کے محمد ہے اور آپ محمد ثانی ہونے کے مدعی ہیں۔

تریاق القلوب میں لکھتے ہیں:

ریل تار (وغیرہ) نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں درخواست کی کہ جب آپ تشریف لائے تھے تو ہم نے آپ کے دین کی خدمت نہیں کی تھی۔ اب آپ تشریف لائیے ہم خدمت کے لئے تیار ہیں۔آپ نے فرمایا میں پنجاب میں مرزا غلام احمد کی شکل میں آؤں گا (تریاق القلوب۔ص ۱۰۰ طبع دوم)

اس سے بھی معلوم ہوا کہ آپ بروز محمد ہیں ۔ پس جو وصف اس ذات ستودہ صفات میں نہ تھا (بلکہ اسے لائق بھی نہ تھا) جس کے بروز ہو کر آپ (مرزا قادیانی) آئے ہیں ،وہ آپ میں بھی ہرگز نہ ہونا چاہیے۔کسی کلی کے خاص فرد میں اگر ایک وصف معدوم ہو تو اس کے عکس میں بھی نہ ہونا چاہیے۔کسی حسین آدمی کا فوٹو بدنما نہیں ہوسکتا کسی بدصورت کا خوش نما نہیں ہوگا۔ پس کسی حسین آدمی کی صورت سیاہ دکھائی جائے اور دیکھنے والا اس سے انکار کرے اور انکار کی وجہ یہ بیان کرے کہ یہ شکل حسین کی نہیں کیونکہ یہ سیاہ رنگت والی ہے جواب میں مجیب کہے کہ کیا دنیا میں انسان سیاہ رنگ کے نہیں ہوتے ایسا ہی مجیب کو کہا جائے گا کہ آپ پہلے یہ معلوم کرنے کی لیاقت حاصل کیجئے کہ عقل بڑی یا بھینس۔

پس کلی کے افراد میں سے کسی فرد کا مخصوص بصفۃ خاصہ ہونا اور کسی دوسرے فرد کا اس کی نقیض سے متصف ہونا امر ممکن ہی نہیں بلکہ واقع ہے مرزا صاحب مستقل نبوت کا دعوی کرتے تو ان پر یہ اعتراض وارد نہ ہوتا لیکن وہ مستقل نبوت کی بجائے بروزی نبوت کے مدعی ہیں اس لئے اپنی اصل کے خلاف نہیں ہو سکتے ۔

پس آپ کی نبوت کے ابطال کے لئے بڑی دلیل آپ کی شاعری ہے اور شاعری بھی ماشاءاللہ وہ شاعری جس کے حق میں کہا جاتا ہے

ہر کہ را در جہاں فلک زدہء
کار او شاعری و رمّالی است

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔نومبر ۱۹۳۸ء مطابق ۱۷ رمضان ۱۳۵۷ھ جلد ۳۶ نمبر ۲ ص ۶۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی دورخی بابا نانک کے متعلق

جناب مولانا عبدالرؤف ساکن جھنڈے نگر بستی لکھتے ہیں:

مرزا صاحب کی عادت تھی کہ اگر کوئی بات کسی کے موافق کسی جگہ لکھ گئے ہیں تو اولاً اسی کتاب کے چند صفحات کے بعد اس کے برعکس لکھ جاتے تھے جیسا کہ نور القرآن حصہ دوم میں ایک جگہ عیسیٰ کی قبر کو کشمیر میں بتلایا اور بڑا زور دیا۔ دوسری جگہ بلاد شام میں ہونے پر پورا زور خرچ کر دیا۔ اسی قسم کی ایک مثال چشمہ معرفت میں ملتی ہے کہ ایک جگہ انا جیل کو معتبر کہہ کر عیسائیوں کو موافق بنایا، دوسری جگہ انا جیل کو محرف بتلا کر تضاد فی الکلام کا نمونہ دکھایا۔ تیسری مثال ہم آج سرمہ چشم آریہ سے پیش کرتے ہیں۔ ایک جگہ لکھا ہے:

> باوا نانک صاحب تو سب پرانوں کو وید کی طرح، ایشر کرت، ہی یعنی خدا کا کلام ہی جانتے ہیں جیسا کہ وہ اپنے گرنتھ میں لکھتے ہیں۔ (ص۔۱۰۰)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بابا نانک وید کو کلام الٰہی جانتے تھے اس کے برعکس دوسری جگہ یوں لکھتے ہیں:

> بابا نانک کے چیلوں کو ہم بطور خاص نصیحت کرتے ہیں کہ تمہارے گرو صاحب نے جا بجا وید کی مخالفت کی ہے اور جہاں تک ان کی علمی حیثیت تھی وہ عقائد اسلام کو پسند کرتے تھے چنانچہ باوا نانک تناسخ کے قائل نہیں اور قدامت روح کے قائل نہیں۔ (ص۱۳۴)

اس حوالہ سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے باوا نانک کے متعلق یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ وید کو کلام الٰہی نہیں سمجھتے تھے اور نہ وید کے اصل الاصول مسائل تناسخ اور قدامت روح کے قائل تھے۔

اب ناظرین با انصاف سوچیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی تصانیف پر پورا عبور نہ رکھنے والا ان کی تحریر پر کس طرح مطمئن ہوسکتا ہے بلکہ پورا عبور رکھنے والا بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخر کیا فیصلہ کرے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متضاد کلاموں میں سے کون سا قول سچا ہے اور کون سا غلط۔

مرزا غلام احمد صاحب کی متضاد تحریروں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے کسی قول سے کسی شخص کا استدلال درست نہیں ہوسکتا۔ بقول شاعر

معشوق ما بمذہب ہر کس برابر است
با ما شراب خورد و بزاہد نماز کرد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔نومبر ۱۹۳۸ء مطابق ۱۷ رمضان ۱۳۵۷ھ جلد ۳۶ نمبر ۲ ص ۷)

مسیح اسرائیلی اور مسیح محمدی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزائی جماعت اپنے تبلیغی ہتھکنڈوں میں ایسی ماہر ہے کہ ہر طرح سے ناواقفوں کو دھوکہ دے جاتی ہے۔ دائیں سے، بائیں سے، آگے سے، پیچھے سے غرض ہر طرف سے اس کے حملے جاری رہتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ ان دھوکہ بازیوں میں ان کو قرآن وحدیث کی مخالفت کی تو کچھ پرواہ نہیں، خود مرزا صاحب قادیانی کے اقوال کی بھی مخالفت کر جاتے ہیں۔

اخبار الفضل قادیان ۱۸ ستمبر ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون نکلا تھا جو نظر سے اوجھل ہونے کے باعث آج ۱۰ نومبر ۱۹۳۸ء کو دیکھنے میں آیا جس میں ایک مضمون اس عنوان سے شائع ہوا ہے:

مسیح موسوی اور مسیح محمدی کا انکار کرنے والے

مضمون کا خلاصہ خود مضمون نگار کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

دو ہزار سال گزرنے کو آئے ہیں کہ یہود خدا کے سچے مسیح کو جو اس وقت ان کے پاس آیا تھا جھٹلا کر کسی فرضی مسیح کی آمد کا بے سود انتظار کر رہے ہیں۔ وہ اپنی عبادت گاہوں میں جاتے ہیں، گڑگڑا کر خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ اے ہمارے خدا وند جلد مسیح کو بھیج تا ہم نجات پائیں مگر وہ نہیں جانتے کہ جس نے آنا تھا وہ تو آ چکا اب کسی اور کی انتظار بے سود ہے۔

موجودہ زمانہ میں بھی خدا تعالی نے اپنی پیش گوئیوں کے مطابق مسیح ثانی کو امت محمدیہ میں مبعوث فرمایا۔ تا کہ اس کی مخلوق جو اس کے آستانہ سے دور پڑی ہے مسیح موعود کے ذریعہ اس کے آستانہ پر آ کر نجات حاصل کرے۔

مگر افسوس کہ لوگوں نے یہود کی حالت سے عبرت حاصل نہ کی، خدا کے مسیح پاک کو جھٹلایا اور آسمان سے کسی فرضی مسیح کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں کاش وہ سمجھیں کہ جس نے آنا تھا وہ تو آ چکا۔ اب کسی اور کا آسمان سے انتظار بالکل بے سود اور باطل ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں

سر کو پیٹو آسمان سے اب کوئی آتا نہیں
عمر دنیا کو بھی اب تو ہو گئے ہفتم ہزار

نیز فرماتے ہیں

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

(الفضل قادیان ۱۸ ستمبر ۱۹۳۸ء ص ۸)

ہم یہاں پر علم اصول اور علم معانی کا ایک قاعدہ بتاتے ہیں جو سب اہل علم کا متفقہ ہے:۔

امکان حقیقت مجاز اختیار کرنے سے مانع ہے۔

جس کو اصطلاحاً ان لفظوں میں بتایا جاتا ہے:

علا مة المجاز استحا لة الحقيقت

یہ قاعدہ اہل علم میں ایسا متفقہ ہے کہ ایک فرد بھی اس کا منکر نہیں۔ ہم مثال میں اس کی توضیح کرتے ہیں:

کوئی شخص کہے رأیت اسداً (میں نے شیر دیکھا)۔ جب تک کوئی قرینہ اس بات کا نہ ہو کہ یہاں شیر درندہ مراد نہیں ہے، بہادر آدمی مراد نہیں لیا جائے گا بلکہ درندہ ہی مراد ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب ہم اصل مسئلے پر نظر کرتے ہیں۔ خود اس قاعدے سے نہ صرف مضمون نگار کی تردید ہوتی ہے بلکہ قادیانی مباحث سب کے سب اس طرح اڑ جاتے ہیں جس طرح بم کے گولے سے زمین کی مٹی۔ حدیثوں میں آیا ہے مسیح موعود صاحب شان وشوکت وصاحب سیاست ہوگا۔ یعنی نظام حکومت اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ یہ حدیثوں کے حقیقی معنی ہیں۔ اس حقیقت کے بعد مرزا صاحب کا کلام سنیئے۔ آپ لکھتے ہیں:

ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانے میں کوئی ایسا مسیح بھی آ جائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آ سکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہے اور جب کہ یہ حال ہے تو پھر علماء کے لئے اشکال (مشکل) کیا ہے ممکن ہے کہ کسی وقت ان کی یہ مراد بھی پوری ہو جائے (ازالہ اوہام طبع اول۔ ص ۲۰۰)

با انصاف ناظرین للہ غور فرمائیں کہ جب کہ حدیثوں کی حقیقت کا امکان ہے اور اس کے مطابق کسی وقت مسیح موعود کا ان علامات ظاہریہ کے ساتھ آنا ممکن ہے تو ہم مجازی مسیح موعود کیوں مراد لیں جو علم اصول بلکہ علم زبان کے بھی خلاف ہے

مرزائی ممبرو! علم وفضل کے دعویدارو! علماء اسلام کو جاہل کہنے والو! بتاؤ حقیقت ممکنہ کے ہوتے ہوئے مجازی معنی مراد لینے والے کون ہوتے ہیں؟ ہم اپنے لفظوں میں اس کا جواب نہیں دیتے بلکہ قادیان کے خلیفہ اول حکیم نورالدین کے الفاظ میں بتاتے ہیں کہ:

بلا قرینہ حقیقت کو چھوڑنے والے منافق ملحد اور بدعتی ہوتے ہیں۔

(مضمون نورالدین ملحقہ بہ ازالہ اوہام طبع اول۔ ص ۸)

پس علم اصول اور تصریحات مرزا سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کو ظاہری صورت میں دیکھنے کا انتظار کرنے والے اہل حق ہیں اور مجازی معنی مراد لینے والے بقول حکیم نورالدین صاحب ایسے اور ویسے ہیں۔

آپ ہی اپنے ذرہ جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو قیامت ہو گی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ نومبر ۱۹۳۸ء مطابق ۲۵ رمضان ۱۳۵۷ھ جلد ۳۶ نمبر ۳ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گورنمنٹ برطانیہ پر مرزا صاحب کا حملہ

جناب مولانا عبدالرؤف جھنڈانگر بستی لکھتے ہیں:

مشہور ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی گورنمنٹ برطانیہ کے بہت بڑی حد تک شکر گذار واقع ہوئے ہیں۔ حتی کہ خود مرزا صاحب قادیانی نے گورنمنٹ کی احسان شناسی وشکر گزاری میں پچاس الماریاں بھرنے کا دعوی کیا ہے۔ اور مرزا صاحب اپنے اس مخصوص رویہ پر محل اعتراض بھی ہوئے ہیں جس کا آج تک اتباع مرزا کو احساس ہے چنانچہ مشہور مرزائی ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پیغام صلح لاہور ۳۰ جولائی ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون شائع کراتے ہیں جس کو پڑھتے ہی یہ شعر زبان پر آجاتا ہے

اس نقش پا کے سجدہ نے یاں تک کیا ذلیل
میں کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

ناظرین آپ کا مضمون ملاحظہ فرماویں:

گورنمنٹ برطانیہ کی احسان شناسی و مدح جو مرزا صاحب نے کی ہے وہ کچھ جائے اعتراض نہیں بڑے بڑے ذی علم اہل قلم مشاہیر لوگوں نے گورنمنٹ برطانیہ کی تعریف میں رطب اللسانی کی ہے چنانچہ علامہ اقبال مرحوم بھی اپنی گورنمنٹ کی شان میں لکھ گئے ہیں

ہنگامۂ وغا میں مرا سر قبول ہو۔ اہل وفا کی نذر محقر قبول ہو (حوالہ مذکور)

مطلب ڈاکٹر صاحب کا یہ ہے کہ جب علامہ اقبال اپنی اس شکر گذاری کے باوجود مورد اعتراض نہیں تو مرزا صاحب کیوں ہوں۔

ناظرین کوچہ رقیب میں سر کے بل چلنے کا اس سے بھی اچھا کوئی نمونہ مل سکتا ہے؟ لیکن ہم تو اس جگہ اسی بات کے درپے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنے عام دستور کے مطابق اس بارہ خاص میں خود گل کھلایا ہے اور اپنی عیسائی گورنمنٹ پر نہایت بدترین حملہ کیا ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب اپنی کتاب نورالقرآن میں لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غرض عیسائیوں کی دولتیں درحقیقت اسی سجدہ کی وجہ سے ہیں جوانہوں نے شیاطین کو کیا اور ظاہر ہے کہ شیطانی وعدہ کے موافق سجدہ کے بعد عیسائیوں کو دنیا کی دولتیں دی گئیں۔ (نورالقرآن حصہ دوم۔ص ۷۱ حاشیہ)

ناظرین! ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ جو عیسائی سلطنت ہے اور نہایت دولت مند حکومت ہے۔ کیا مرزا صاحب کی تصریح کے مطابق شیطان کی موعود حکومت قرار نہیں پائی اور جب کہ برطانیہ شیطانی وعدہ والی سلطنت قرار پائی تو کیا اس سے بھی بدترین حملہ کی مثال دنیا میں پیش کی جاسکتی ہے؟ پس کہاں گورنمنٹ کو محسن کہنا اور کہاں گورنمنٹ کو شیطانی سلطنت بتلانا۔

بالآخر ہم اتباع مرزا کو عموماً اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو خصوصاً یہ تسلی و مژدہ بخش حوالہ دکھا کر عرض کرتے ہیں کہ وہ ایسے موقع پر کوچہ رقیب میں جانے کی بجائے مرزا صاحب کا منقولہ بالا حوالہ دکھا کر بکلی اعتراضات کا استیصال کر دیا کریں کیوں ڈاکٹر صاحب؟ صحیح ہے نا

نہ رہے بانس نہ بجے بانسری

حضرت مولانا ثناءاللہ اس مضمون پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ڈاکٹر اقبال اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں آسمان زمین کا فرق ہے۔ مرزا صاحب مسیح موعود، مہدی مسعود، بلکہ محمد ثانی بشکل مرزا بلکہ بمنزلہ ابن اللہ، بلکہ کرشن رودر گوپال بھی، جن کے مقابلے میں ڈاکٹر اقبال جیسے شاعر کا قول پیش کرنا اور ڈاکٹر صاحب کے قول سے مرزا جی کی صفائی پیش کرنا ہمارے خیال میں مرزا جی کی توہین ہے لیکن غرض بری بلا ہے

آنکہ شیراں را کند روباہ مزاج
احتیاج است احتیاج و احتیاج

ڈاکٹر بشارت احمد غرض کے ماتحت ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں جن کو وہ خود بھی صحیح نہ سمجھتے ہوں۔ مثلاً مرزا صاحب قادیانی کی منکوحہ آسمانی جن کا نام نامی محمدی بیگم ہے، ڈاکٹر صاحب نے اس سے مراد مسمات مذکورہ نہیں لی، بلکہ وہ محمدی جماعت (نومسلم جوانگلستان میں اصلی یا فرضی تیار ہوئی ہے) مراد بتائی ہے یعنی آسمانی نکاح کا مطلب یہ بتایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ مرزا صاحب برطانیہ کی عیسائی قوم سے محمدی جماعت تیار کریں گے۔ ایسے دماغ کے ہم بھی شکر گزار ہیں نامہ نگار کو تعجب نہیں ہونا چاہیے بلکہ یہ سمجھ لینا چاہیے کہ

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔نومبر ۱۹۳۸ء مطابق ۲۵ رمضان ۱۳۵۷ھ جلد ۳۶ نمبر ۳ ص ۶۔۷)

(تردید قادیانیت میں ڈاکٹر اقبال کے چند اشعار ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔ بہاء

لا الہ الّا فرنگی

ہوگئی ہے مادیان قادیان اس پر سوار
اب کہاں ہے وہ سوارِ مادیان قادیان
التوا کیوں اس قدر اس کی اشاعت میں ہوا
ٹیچی ٹیچی نے اڑالی ، ارمغان قادیان
لو فرنگی کی اولو الامری سے باز آیا پسر
کس قدر بدلے زمین و آسمانِ قادیان
خیر اب پنجاب کی مجھ کو نظر آتی نہیں
ہے بٹالے کے گلے میں ریسمان قادیان
اس قدر پنجاب میں بام وزارت ہے بلند
چور چڑھتے ہیں لگا کر نردبانِ قادیاں
لاٹ سے روٹھے، گئے پنڈت کے استقبال کو
دیکھ کس روزن سے نکلا ہے دمان قادیاں
نیشنل کور و طواف شملہ و منع جہاد
خود غلام احمد نہ سمجھا چیستان قادیاں
لا الہ ا لاّ فرنگی، کلمہ دین بروز
الفرنگی اکبر، آواز اذانِ قادیاں

(دورسوم کا کلام۔ کلیات باقیات شعر اقبال۔ احسان اخبار
بحوالہ ڈائری میاں عبدالرشید ص ۴۵۰۔۴۵۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ چوہوں کو غفلت مناسب نہیں ہے
طریقے ہیں بلی کے گو راہبانہ
بٹالے میں بھی رنگ ہے قادیاں کا
کہ ہے ، کم ٹو می ، کی ندا ملہمانہ
مسلمان مانگیں کلیسا کا فتوی
موحد چلیں جادہء مشرکانہ
مری کشت ویراں کو اللہ کافی
کہ بادل برستے ہیں بے آبیانہ
الٹ دے گا کون اس بساط کہن کو
زمانہ ، زمانہ ، زمانہ ، زمانہ

(احسان اخبار بحوالہ ڈائری میاں عبدالرشید کلیات باقیات شعر اقبال)۔
(دور سوم کا کلام ۱۹۲۵ء ۱۹۳۸ء) (ص ۴۵۲۔۴۵۳)

مسیح قادیان، خلیفہ قادیان اور مسیح علیہ السلام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:
میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے اپنے خطبہ جمعہ میں جو اخبار الفضل قادیان ۱۱ نومبر ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا ہے، ادھر اودھر کی چند باتیں کرتے ہوئے مندرجہ ذیل عقیدے کا اظہار کیا ہے:

سابق انبیاء علیہم السلام کی جماعت کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔کیا دنیا میں کوئی بھی نبی ایسا گذرا ہے جو ناکام ہوا ہو۔تاریخ سے کوئی ایک نبی بھی ایسا ثابت نہیں کیا جا سکتا جو اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوا۔دعوی نبوت کرنے کے بعد ناکام وہی رہا ہوگا جس نے جھوٹا دعوی کیا ہو۔سچا دعوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبوت کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوا۔ (الفضل قادیان ۱۱ نومبر ۱۹۳۸ء)

اس کے مقابلہ میں مسیح قادیان کا کلام بھی قابل ذکر ہے۔ آپ لکھتے ہیں :

حضرت مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل (مسمریزم) کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کی کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجے کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔ (ازالہ اوہام طبع اول، ص ۳۱۰۔۳۱۱)

ناظرین! باپ کی عبارت کے ساتھ بیٹے کی عبارت کو سامنے رکھ کر جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح روح اللہ و جیھا فی الدنیا و الآخرۃ ان دونوں (باپ بیٹا) کے نزدیک (معاذ اللہ) جھوٹے نبی تھے۔ یہ ہے اس طائفہ غالیہ کا عقیدہ

ہم اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ ہے جس کی شہادت قرآن مجید دیتا ہے کہ مومن مسلمان وہی ہے جو کل انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کرے۔ مگر ان دونوں باپ بیٹے کا عقیدہ جو حضرت مسیح کے حق میں ثابت ہوتا ہے وہ اکیلا قائل کی تکفیر کے لئے کافی ہے۔ خدا جانے حضرت مسیح سے ان کو کیا رقابت ہے کہ جب بولیں گے صراحۃ یا مفہوم کی صورت میں ان کے خلاف ہی بولیں گے۔ چنانچہ بڑے میاں کا یہ شعر دافع البلاء میں مرقوم ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ نومبر ۱۹۳۸ء مطابق ۲ شوال ۱۳۵۷ھ جلد ۳۶ نمبر ۴ ص ۴۔۵)

قادیانی چیلنج متعلقہ تفسیر نویسی کی حقیقت

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں :

قادیانی اصحاب کا قدیمی شیوہ ہے کہ وہ ہزارہا انسانوں کی موجودگی میں چاروں شانے چت گرنے کے باوجود اٹھ کر یہی کہتے ہیں کہ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارا گرنا کیا معنی، کشتی ہی نہیں ہوئی۔

اور اگر چاروں طرف کی لعنت ملامت سے مرعوب وشرمندہ ہوکر اقرار بھی کریں گے، تو فتح اپنی ہی ظاہر کریں گے۔

ان کے اعلیٰ حضرت (مرزا غلام احمد قادیانی) بھی تمام عمر اسی روش پر گامزن رہے۔ کوئی ایک دو نہیں دس بیس بار چھوڑ ہزار دفعہ مرزا جی کی کسی بات کی مکمل و مدلل و معقول ومسکت تردید کرنے کے مرزا صاحب بار بار اپنی اس دلیل کو دہراتے جاتے تھے وہ بھی اس شان میں کہ:

آج تک ہماری اس بات کو رد کرنے کی کسی کو جرأت ہی نہیں پڑی

اخبار اہل حدیث کے ناظرین پر واضح ہے کہ قادیان سے جب کبھی مقابلہ جوئی کی صدا بلند ہوئی، اہل حدیث نے فوراً لبیک کہا۔ مگر خدا جانے اہل حدیث کی آواز میں کونسا کذب سوز جادو بھرا ہے کہ اس کے بلند ہوتے ہی قادیانی گروہ اموات غیر احیاء کا بہروپ بھر لیتا ہے۔

منجملہ بیسیوں امور متنازعہ کے تفسیر نویسی کے معاملہ کو ہی دیکھ لیجئے۔ قادیان سے ہر سال دو سال بعد علماء اسلام کے تفسیر نویسی میں مقابلہ کا چیلنج شائع ہوتا ہے مگر جب ادھر سے آمادگی کا اعلان سنتے ہیں، وہیں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر عمل کرتے ہوئے یجعلون اصابعھم فی آذانھم کا مصداق بن جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد پھر ھل من مبارز کے نعرے لگاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

۱۹۲۵ء میں قادیانی اخبار الفضل نے اعلان کیا کہ کوئی ہے جو ہمارے خلیفہ کے بالمقابل تفسیر نویسی کے جوہر دکھا سکے؟

اس کے جواب میں ادھر سے جب آمادگی کا اظہار ہوا تو قادیانی صاحب ....جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔

اس کے بعد ۱۹۳۰ء میں بولے اور ہزاروں کے مجمع میں بہزار فخر و مباہات بڑی آن بان کے ساتھ بولے (الفضل ۸، ۲۸ مارچ ۱۹۳۰ء۔ص ۵، ۱۵)

مولانا فاتح قادیان نے اس کے جواب میں بلا کسی بے جا تعلّی کے سادہ الفاظ میں یہ شریفانہ نوٹ لکھا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے بھی خلیفہ قادیان نے (کئی دفعہ) چیلنج دیا اور (ہر بار) ہم نے لکھا کہ بسم اللہ تشریف لائیے بالمقابل تفسیر لکھئے،

جواب میں (قادیانیوں کی طرف سے) آج تک ہاں نہ پہنچی بلکہ انکار کر گئے۔ گذشتہ را صلوۃ۔ اب سہی۔ ہماری طرف سے کوئی شرط نہیں۔ سادہ قرآن، کاغذ قلم دوات لے کر الگ الگ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنا ہوگا۔ تفسیر اور معارف کے لئے ضروری ہوگا کہ علوم عربیہ کے ماتحت ہوں اور بس۔

(اہل حدیث امرتسر ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء۔)

میاں محمود احمد نے اس پر یہ جواب لکھا کہ:

میری طرف سے یہ چیلنج نہیں کہ میں بڑا عالم ہوں (الفضل ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء)

میرا یہ دعوی نہیں کہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے زیادہ عربی جانتا ہوں (الفضل ۲۴ مارچ ۱۹۳۱ء)

ناظرین غور فرمائیں جو شخص علوم عربیہ سے کورا ہوگا، وہ قرآن پاک کی تفسیر کیا خاک کریگا۔ ہاں اپنے والد (مرزا غلام احمد) صاحب کی طرح الحمد لله بمعنی غلام احمد، ما لك يو م الدين بمعنی قادیانی خلافت کا زمانہ بتاوے تو ہوسکتا ہے۔ سائیں بلھے شاہ نے سچ فرمایا:

باہجوں علموں کرے فقیری کافر مرے دیوانہ ہو

اس کے علاوہ خلیفہ صاحب نے اپنے دیگر مضامین میں گل کھلائے وہ ان کی علمیت کا واضح ثبوت ہیں۔ چنانچہ انہوں نے لکھا:

اول تو میں تفسیر اردو زبان میں کرونگا، عربی دانی کا میرا دعوی نہیں۔ دوم عربی اور اردو تفاسیر میدان مقابلہ میں اپنے پاس رکھ کر تفسیر لکھونگا۔ کلید قرآن بھی ساتھ رکھوں گا اس پر مزید یہ کہ تفسیر بھی وہ کرونگا جو میرے ابا جان اپنی کتابوں میں درج کر گئے ہیں۔ وغیرہ

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے لکھا کہ میاں عقل کی بات کرو۔ تفسیر دانی کا دعوی کرتے ہو، اور بوقت مقابلہ اپنے باوا صاحب کی تحریفات (دمشق بمعنی قادیان وغیرہ) کے ناقہ کی حیثیت اختیار کرتے ہو۔ گستاخی معاف، والد کی تفسیر کو اپنانا آریوں کے مشہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ (نیوگ) کے مشابہ ہے۔

سنو صاحب! اگر تمہیں علوم قرآنیہ سے ذرہ بھر بھی مس ہے تو باتیں بنا کر وقت ضائع نہ کرو۔ میں تمہیں ہر طرح کی سہولت دینے کو تیار ہوں۔ تم کہتے ہو میں عربی کا بڑا عالم نہیں ہوں، چلو تمہیں اجازت ہے کہ اردو ہی میں لکھ لینا۔ تم تفسیرات ساتھ رکھنا چاہتے ہو، جاؤ رکھ لینا۔ کلید قرآن رکھنے کی بھی اجازت ہے اور:

اگر اب بھی نہ تم سمجھے تو پھر تم سے خدا سمجھے۔

(مرقع قادیانی بابت جنوری ۱۹۳۲ء ص ۲۴۔۳۰)

اس تحریر کے بعد قادیانیوں پر کچھ ایسی اوس پڑی کہ گذشتہ کئی سال بالکل امن وامان سے گزر گئے۔ ہم قادیانی بزرگوں کی اس خلاف معمول خاموشی کو ان کی شرافت اور عادت پر محمول کر کے اندازہ لگا بیٹھے تھے کہ اب قادیانی اصحاب راہ راست پر آتے جا رہے ہیں، مگر ناگہاں اخبار الفضل یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء کے ایک مضمون نے ہمیں اپنی رائے تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا۔ آہ:

رہا ٹیڑھا مثال موئے گیسو
کبھی مرزائی کو سیدھا نہ پایا

ناظرین سابقہ واقعات کو ملحوظ رکھ کر قادیانی الفاظ پڑھیں۔ اخبار مذکور لکھتا ہے:

آپ (خلیفہ قادیان) نے بارہا غیر احمدی علماء اور غیر مبایعین (لاہوری احمدیوں) کو چیلنج دیا کہ ...آؤ میرے مقابلہ میں کسی سورت یا رکوع یا آیت کی تفسیر لکھو... مگر کوئی ان میں سے مقابلہ کیلئے نہ اٹھا۔

ناظرین ان سطور کو پڑھ کر قادیانی ادا کی داد دیں۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا ہی سچ فرمایا ہے:

جب انسان حیا چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اس کو روکتا ہے۔

(اعجاز احمدی۔ ص ۳)

مرزائیو! ان چالوں سے کب تک اپنے ہم نواؤں کو اندھیرے میں رکھ سکو گے۔ سنو وہ دن دور نہیں جب کہ حسب فرمان الٰہی یو م تبلی السرا ئر جھوٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بولنے والوں کے منہ بند ہو جائیں گے۔ فا تقوا الله ثم اتقوا الله

بالآخر مجھے مولانا فاتح قادیان کی ذات بابرکات سے پوری امید ہے کہ آپ اب کی دفعہ بھی مثل سابق قادیانیوں غلط بیانیوں کو طشت از بام کرنے کے لئے قادیانی چیلنج کی کھلے الفاظ میں منظوری دیتے ہوئے خلیفہ قادیان کو میدان میں نکلنے کے لئے مجبور کر دیں گے۔ واللہ الموفق

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری آخر میں یہ نوٹ لکھتے ہیں:

بے شک بٹالہ کی جامع مسجد میں آجائیں:

ہمیں میداں ہمیں چوگاں ہمیں گوئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ نومبر ۱۹۳۸ء مطابق ۲ شوال ۱۳۵۷ھ جلد ۳۶ نمبر ۴ ص ۵۔۶)

میری وفات اور قادیان میں شادیانے

شور بختاں بآرزو خواہند۔ مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۴ نومبر ۱۹۳۸ء میں ایک افتتاحیہ نوٹ نکلا تھا جس میں بعنوان، آخری التماس، میں نے ایک حدیث کے ماتحت یہ امر ظاہر کیا تھا کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں یہ سال پورا کرسکوں گا یا نہیں۔

خدا جانے اس مسنونہ فقرے میں کیا بھرا تھا۔ ایک طرف احباب کرام کی طرف سے افسردگی کے خطوط آنے لگے اور دوسری طرف قادیان میں گھی کے چراغ جلنے لگے۔

احباب تو محبت کے ماتحت تصور موت کی وجہ سے صدمہ ہوا وہ پوچھنے لگے کہ آپ نے یہ فقرہ کیوں لکھا۔ آپ کو کوئی خواب آیا ہے یا آپ کو کوئی القاء ہوا ہے۔ کسی نے حافظ شیرازی کی طرح سخاوت میں قدم مار کر اپنی زندگی ہبہ کرنی چاہی، جیسے حافظ شیرازی نے: بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را۔ کہہ کر اپنی سخاوت کا ثبوت دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ان احباب کی فیاضی کا شکر گذار ہوں اور ان کی محبت کی قدر کرتا ہوں ۔مگر چونکہ ہماری جماعت اہل حدیث ہے اس لئے ان کو حدیث نبوی ہر وقت سامنے رکھنی چاہیے جس کا مضمون یہ ہے :

رسول اللہ ﷺ شہر سے باہر تشریف لے گئے ۔آپ نے پیشاب کے بعد استنجا کر کے وہیں پاک مٹی پر تیمّم فرمالیا۔

خادم نے ایک قریب کے مقام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ حضور وہاں پانی ہے (کیونکہ پانی ہوتے ہوئے تیمّم جائز نہیں) حضور ﷺ نے فرمایا لعلی لا ابلغه (مشکوۃ) شائد میں وہاں تک نہ پہنچ سکوں ۔

یہ حدیث ہر مسلمان کو ملحوظ خاطر رکھنی چاہیے۔اسکی تائید میں وہ حدیث بھی ہے جس کے الفاظ ہیں اذا اصبحت فلا تحدث بالمساء جب صبح کرو تو شام کی باتیں مت کرو

ان دو حدیثوں اور انہی معنی اور بہت سی حدیثوں کی بنا پر میں نے یہ فقرہ لکھ دیا ،تو دوستوں کے لئے مقام حیرت اور قادیان کے کے لئے مقام مسرت نہیں تھا۔ خدا کی شان قادیان کے اخبار میرے مقابلے میں اس بزرگ کو پیش کرتے ہیں جن کو وہ مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں اور مقابلے میں کہتے ہیں کہ : مولوی ثناء اللہ کو تو صرف اخبار کی سوجھی مگر ہمارے حضرت بہت بلند خیالات رکھتے تھے۔،

مگر ان کو مقابلہ کرتے ہوئے یہ یاد نہ رہا کہ آپ کے حضرت وہی تو تھے جن کا الہام اپنی عمر کے متعلق بھی سچا نہ ہوا الہام تو یہ تھا کہ : میں تیری عمر اسّی (۸۰) سال سے کچھ کم یا زیادہ کرونگا۔،، جس کی تشریح آپ نے یوں فرمائی کی : میری عمر چھہتر سے پچاسی سال تک ہوگی ۔ (براہین احمدیہ جلد پنجم)۔مگر جو واقعہ ہوا وہ یہ ہے کہ بقول خود بتصریح حکیم نورالدین صاحب آپ ۶۹ سال کی عمر میں انتقال کر گئے ۔ایسے بزرگ سے میرا مقابلہ کرنا کہاں تک زیبا ہوسکتا ہے جن کی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے

ز فرق تا بہ قدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامنِ دل مے کشد کہ جا ایں جا است

آپ کی ہر ایک بات نرالی ہر ایک مقولہ سنہرا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفضل ۱۹ نومبر ۱۹۳۸ء کے نامہ نگار اللہ دتہ نے اسی مضمون میں لکھا ہے اور اس بات پر فخر کیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ باوجود سخت مخالفت کرنے کے احمدیت کے مقابلے میں ناکام رہا کیونکہ اس کی مخالفت نے کوئی اثر نہ کیا بلکہ احمدیت دن بدن ترقی کرتی گئی۔

میں کہتا ہوں کہ یہ سراسر جھوٹ ہے اس جھوٹ کا ثبوت قادیانی تحریروں سے دکھاتا ہوں۔ ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء کے الفضل میں جماعت احمدیہ کی تعداد تقریباً سات لاکھ سے زیادہ لکھی ہے اور ۱۷ جنوری ۱۹۳۵ء کے الفضل میں سرکاری مردم شماری کی بنا پر احمدیوں کا شمار سارے پنجاب میں ۵۶ ہزار لکھا ہے اور باقی صوبوں میں معدودے چند۔ فرض کرو کہ باقی سارے صوبوں میں تعداد پنجاب کے برابر ہوگی جو سب ملا کر ایک لاکھ ۱۲ ہزار سے زیادہ نہیں

کیا سات لاکھ سے ایک لاکھ تک پہنچنا ترقی ہے؟ مرزائی ممبرو! ہم تمہاری طرح زبانی باتیں نہیں کیا کرتے۔ ترقی کی تحریر دکھاؤ اور تنزلی کی ہم سے لو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ دسمبر ۱۹۳۸ء ص ۵)

رسول کریم کا مرتبہ قادیان کی نظر میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان میں ۱۵ نومبر ۱۹۳۸ء میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا ایک خطبہ شائع ہوا ہے جس کے صفحہ ۴ پر ایک سرخی

رسول کریم کی شناخت

دے کر لکھا ہے:

رسول کریم ﷺ کے مرتبہ اور درجہ کی صحیح شناخت بھی احمدیت سے باہر نظر نہیں آتی۔ منہ سے کہنا کہ ہم آپ کے عاشق ہیں اور بات ہے، لیکن ان لوگوں کی تقریروں کو سنو تو اگر وہ ہمارے دلائل کی خوشہ چینی نہیں کرتے مسیح موعود کی نقل نہیں کرتے تو ان میں سوائے اس کے اور کیا ہے کہ آپ کملی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے تھے۔آپ کی زلفیں ایسی تھیں، وغیرہ

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں؛ کملی والے اور زلفیں کہنے والے جو لوگ ہیں وہ اس سے کم درجہ معتوب ہیں جتنا کہ یہ کہنے والے کہ رسول اور خدا میں فرق نہیں۔ سمجھتے ہو ایسا کہنے والے کون ہیں؟ اور کس نے ان کو ایسا کہنا سکھایا ہے۔ وہ حضرت قادیان کے مسیح موعود ہیں جنہوں نے توضیح مرام کلاں صفحہ ۱۱ پر رسول کریم ﷺ کی صحیح شناخت اس شعر میں کرائی ہے

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

اس کا اردو ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ سادہ فارسی ہے مگر جو گ اتنی فارسی بھی نہیں جانتے ان کے لئے ترجمہ لکھا جاتا ہے۔

رسول کریم ﷺ کی شان سوائے خدا کے کوں جانتا ہے وہ اپنی ہستی سے ایسے مٹ گئے کہ درمیان سے میم اٹھ گیا۔

یعنی آپ کا اسم ثانی جو احمد تھا اس میں سے میم نکل جانے کے بعد آپ احد ہو گئے۔یعنی اپنی عبودیت سے نکل کر احد (معبود) بن گئے۔

یہ ہے قادیانی نبی کی تعلیم متعلقہ معرفت رسالت۔ اور اس کی تہ میں کیا راز ہے؟ یہی نا کہ چونکہ مرزا صاحب قادیانی خود بھی احمد اور بروز محمد بنتے ہیں، اس لئے جو صفت اصل احمد اور محمد ﷺ میں ہو گی اس کا بروز (عکس) میں آنا لازم ہے۔اس لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنا مرتبہ ان لفظوں میں بیان کیا ہے

ر أیتنی فی المنا م عین الله و تیقنت اننی هو۔

(آئینہ کمالات اسلام)۔(یعنی میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ ہو بہو اللہ ہوں اور میں نے یقین کر لیا میں وہی ہوں)۔

یہ ہے قادیان کی توحید اور رسالت کی صحیح شناخت جس پر خلیفہ کو ناز ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ ایسے الفاظ کی تاویل کی جاتی ہے مگر ہم پوچھتے ہیں کہ انبیاء کے سلسلہ میں سے کسی نے ایسا کہا ہو۔مرزا غلام احمد نے رسول کریم ﷺ اور اپنی نسبت کہا ہے۔مرزا صاحب نے دونوں عقیدے ملک میں شائع کئے ان کی کوئی تاویل یا تشریح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کی ۔ ہاں جب اعتراضات ہوئے تو مریدین اس کی تاویل وتحریف کرنے لگ گئے ۔مگر اب کون سنتا ہے ۔ انبیاء کے سلسلے میں اس قسم کے مزلۃ الاقدام مقامات (گمراہ کن الفاظ) نہیں ملتے ۔ادھر کہا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی منہاج نبوت پر آئے ہیں۔ اگر ان کے اپنے الفاظ کو دیکھا جائے تو نبوت کے صریح خلاف ہوتے ہیں۔ درثمین میں یہ شعر بھی اسی قسم کا ہے

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہو ں نسلیں ہیں میری بے شمار

لفظ ، میں ، سے مراد کون ہے؟ اگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ذات گرامی مراد ہے تو غلط ہے ۔ کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب نہ آدم تھے، نہ ابراہیم ،نہ موسیٰ، نہ یعقوب۔ کیونکہ وہ مبارک ہستیاں ان سے بالکل جدا ہیں ۔

اگر ، میں ، سے مراد ذات خدا ہے ،تو یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ خدا ، ابراہیم موسیٰ وغیرہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ الہ موسیٰ والہ ابراہیم ہے ۔

اگر ، میں، سے مراد کوئی اور ہے تو اس کو بیان کریں ۔غرض اس قسم کی بھول بھلیاں سلسلہ انبیاء میں نہیں ملتیں ۔ یہ خاصہ قادیان ہے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ دسمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۱۷ شوال ۱۳۵۷ھ ص ۷)

مرزا قادیانی کی زندگی پر انصاف سے غور کرو

مرزائی اخبار پیغام صلح لاہور ۳۰ نومبر میں ایک مضمون نکلا ہے جو دراصل مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت کا خطبہ جمعہ ہے ۔اس میں مخالفین سے درخواست کی گئی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی پر انصاف سے غور کرو۔

واقعی یہ درخواست قبولیت کے لائق ہے، مگر صرف مخالفوں ہی کے حق میں نہیں ، بلکہ مریدوں کو بھی اس پر عمل کرنا چاہیے کہ وہ بھی انصاف سے غور کریں۔

مولوی محمد علی موصوف اس درجہ کے معتقد مرزا قادیانی ہیں کہ ان کے حق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی میں ایک قصیدہ لکھا گیا تھا جس کا ایک شعر یہ تھا

کیا ہے راز طشت از بام جس نے عیسویت کا
یہی وہ ہیں یہی وہ ہیں یہی ہیں پکے مرزائی

آج یہی پکے مرزائی مخالفین الزام دیتے ہوئے راستی اور صداقت سے کام نہیں لیتے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

مخالفین نے حضرت مرزا صاحب کی اتنی بری تصویر پیش کی ہے کہ اس میں کوئی خوبی نظر ہی نہیں آتی۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ذرا انصاف سے آپ کی لائف پڑھو اور دیکھو کہ اسلام کے اس عظیم الشان جرنیل کے دل میں کون سی تڑپ اور کون سا جوش موجزن تھا اگر کوئی انصاف اور غور سے دیکھے تو اسے صرف یہی نظر آئے گا کہ ان کے دل میں اسلام کی حفاظت اور توسیع کی تڑپ تھی۔ ان کے دل میں حضرت محمد ﷺ کی صحیح تصویر پیش کرنے کا جوش تھا اس کے علاوہ نہ اور کوئی تڑپ تھی اور نہ کوئی جوش تھا۔ اور پھر جو کوئی آپ کے پاس جا کر بیٹھا اس کا دل بھی اسی تڑپ اور جوش سے معمور ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود کا عشق رسول ﷺ۔ لوگ آپ کو گالیوں سے بھرے ہوئے پلندوں کے پلندے ڈاک میں لکھ بھیجتے تھے ان سے تھیلوں کے تھیلے بھر جاتے۔ جب تھیلا بھر جاتا تو اس کو جلا دیا جاتا۔ ان کی وجہ سے آپ کو کبھی ملال نہ ہوتا تھا آپ کی پیشانی پر شکن تک نہ پڑتی تھی آپ ان گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط کی جو دن رات آپ کو بھیجتے تھے پرواہ تک نہ کرتے تھے لیکن جب کسی عیسائی یا آریہ سماجی یا دوسرے کسی مخالف اسلام کی طرف سے رسول خدا ﷺ پر کوئی حملہ ہوتا تھا تو معاً آپ کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور آپ کا آرام و چین رخصت ہو جاتا۔ باہر مجلس میں ذکر کرتے کہ فلاں ناپاک انسان نے پاکوں کے سردار پر یہ حملہ کیا ہے اور اس طرح جھک ماری ہے اور جب تک اس کا جواب نہ لکھ لیتے آپ کو چین نہ آتا تھا۔

(پیغام صلح لاہور ۳۰ نومبر ۱۹۳۸ء ص ۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: کیا یہ واقعات ٹھیک ہیں کہ مخالفین نے مرزا صاحب قادیانی کی بری تصویر پیش کی ہے؟ نہیں، سنئے!

مرزا صاحب کے چہرے کا بدنما سیاہ داغ ہے وہ ادعائے نبوت جس کام مولوی محمد علی نے اپنی تصنیفات میں دجالیت رکھا ہے۔ اس داغ کو نمایاں کرنے والی جماعت کون ہے؟ وہی جماعت جو قادیان کے تخت خلافت پر قابض ہے جن کے مقابلے میں لاہوری جماعت کا شمار شرح چغمینی کی سبع عرض عشیر (جو کا ساتواں حصہ) کی مانند ہے اس جماعت نے مرزا صاحب کی نبوت کو خوب چمکایا مولوی محمد علی کو مباحثے کے لئے للکارا مگر مولوی صاحب نے اس کو ٹال دیا۔ کیا یہ جماعت مخالفین مرزا سے ہے کھلے لفظوں میں کہہ دیجئے۔ جب ہم پوچھتے ہیں کہ ادعائے نوت بقول آپ کے کفر ہے تو کسی غیر نبی کو نبی ماننے والا کون ہے۔ آپ خاموش ہو کر اس کا جواب نہیں دیتے۔ اور جب قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ کسی نبی سے وصف نبوت سلب کرنے والا کون ہے تو وہ بھی چپ سادھ جاتے ہیں۔ اس لئے ہم دونوں گروہوں کو ارشاد خداوندی سناتے ہیں

و اذا قلتم فاعدلوا و لو کان ذا قربی (الانعام:۱۵۲)

جب بولو عدل سے بولو چاہے کوئی تمہارا قریبی ہی ہو

اس کے بعد مولوی محمد علی لاہوری نے مرزا غلام احمد قادیانی کے عشق رسول کا ذکر کرتے ہوئے بہت مبالغے سے کام لیا ہے کہ مخالفین کی گالیوں کے خطوط سے جب تھیلے بھر جاتے تو جلا دیئے جاتے۔ اور مرزا غلام احمد صاحب ان گالیوں کی پرواہ نہ کرتے۔ غالباً یہ تھیلے اسی قسم کے ہوں گے جس قسم کی پچاس الماریاں مرزا صاحب قادیانی نے حکومت انگریزی کی تائید میں بھر دی ہیں۔ ان پچاس الماریوں میں سے ایک بھی نہیں ملتی۔، ہاں مرزا غلام احمد صاحب پرواہ نہ کرتے تھے تو یہ مقولے کس کے ہیں:

او بد ذات فرقہ مولویاں۔ او یہودی خصلت مولویو۔ جو زہر کا پیالہ تم نے خود پیا وہی عوام کو پلایا۔ (انجام آتھم)

ایسی شیریں کلامی کے مقابلے میں کسی (یہودی خصلت) مولوی یا اس کے اتباع نے مرزا صاحب قادیانی کو بقول استاد صائب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دہن خویش بدشنام میا لا صائب
کیں زر قلب بہر کس کے دہی باز دہد

دو چار خطوط بھیج دیئے تو کیا برا کیا، ہاں یہ بھی خوب کہا کہ :

آریہ اور عیسائیوں کے اعتراضات سے آپ بے تاب ہو جاتے جب تک جواب نہ دے لیتے آپ کو چین نہ آتا

کس قدر غلط بیانی ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی میں عیسائیوں کا رسالہ امہات الامۃ جو ازواج مطہرات کے متعلق نکلا تھا مرزا صاحب قادیانی نے اس کا کیا جواب دیا تھا؟ اسی طرح آریوں کی طرف سے رنگیلا رسول نکلا تو ان کی جماعت نے اس کا کیا جواب دیا۔

سب سے پہلے آریوں کے گرو کی ستیارتھ پرکاش کا کیا جواب دیا۔

عیسائیوں کی کتاب، عدم ضرورت قراان ، کا کیا جواب دیا۔

بڑے طمطراق سے براہین احمدیہ شروع کیا۔ اس میں اپنے الہامات اور اعلیٰ مراتب بیان کرنے کے سوا کیا لکھا؟

براہین کے پہلے مجموعہ میں دلیل کو شروع کرتے ہی ختم کر دیا۔ بعد تقاضا بسیار پانچویں جلد شروع کی تو اس میں بھی اپنی رام کہانی کے سوا کیا لکھا۔ واقعات کو غلط بیان کرنا اور صحیح باتوں کو چھپانا اسلام اور عقل دونوں کے خلاف ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اگر فی الواقع رسول اللہ ﷺ کے عشق میں رنگے ہوتے تو آپ تریاق القلوب میں یہ دعویٰ نہ کرتے

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے لاہوری اور قادیانی جماعت میں امتیاز بتانے کو چار معیار بتائے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔

پہلا امتیاز۔ نیکی اور بلند اخلاقی قادیان میں نہیں، ہم میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا امتیاز۔ قادیان کی نیک شہرت بوجہ جماعت قادیانیہ کے اب نہیں رہی
تیرا امتیاز۔ خلیفہ قادیان کی بداخلاقی کا ذکر ہائی کورٹ میں آ گیا ہے (
انصاف یہ ہے ہائی کورٹ میں ذکر آنے سے بداخلاقی کا ثبوت نہیں ہوا۔ ثناءاللہ)
چوتھا امتیاز: مسیح موعود (مرزا) کا دیا ہوا علم قادیان سے اٹھ گیا اور قادیانی جماعت کی ساری طاقت سیاسیات پر صرف ہو رہی ہے۔

ہم ان باتوں میں اور خاص کر آخری الزام میں مولوی صاحب کی تائید کرتے ہیں اور اس کی تائید میں ایک ایسا واقعہ پیش کرتے ہیں جو مولوی محمد علی کے ذہن میں نہیں آیا، نہ ہی قادیانی اس کی تردید کر سکتے ہیں۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ :

مرزا ناصر احمد (پسر خلیفہ قادیان) بغرض تعلیم انگلستان گئے جس پر ہزار ہا روپیہ خرچ ہوا ہوگا۔ وہاں سے آپ کیا ڈگری لائے۔ اس کا جواب الفضل میں ملتا ہے کہ صاحبزادے نے انگلستان کے پالیٹیشنز سے مل کر وہاں کی پالی ٹیکس کا علم حاصل کیا۔ وہ کہیں یا نہ کہیں، سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ اس رقم کثیر کے خرچ کا نتیجہ مسیح موعود کے گدی نشین خلیفہ قادیان کے ذہن میں کیا ہے؟ ہم جیسے ناواقف سیاست یہی سمجھیں گے کہ مسیح موعود کے پوتے کو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر بنانے کی تمہید ہے۔

...اس کے علاوہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ تمہارا مسیح موعود (مرزا قادیانی) جس قوم کو خنزیروں کی طرح قتل کرنے آیا تھا اس قوم کی تعداد خاص ہندوستان میں اس کے ابتدائی دعوے کے وقت کتنی تھی اور آج کتنی ہے۔ یا وہ مسیحی تلوار سے قتل ہو کر فنا ہو گئی ہے یا زندگی کے اعلیٰ مرتبے پر پہنچ چکی ہے۔

میں اس پہیلی کو ذرا صاف لفظوں میں بتا دیتا ہوں۔ عیسائی قوم کا شمار براہین احمدیہ کے زمانے میں ۵ لاکھ تھا۔ آج اس کا شمار ۶۲ لاکھ ۹۷ ہزار ہے۔ دیکھو مسیحی جنتری بابت ۱۹۳۷ء۔ کیا ایسے واقعات کی رو سے اگر میں کہوں کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوی میں کامیاب نہیں ہوئے، بلکہ ایسے ناکام رہے کہ ان کے حریف ان کے حق میں یہ شعر پڑھیں تو بجا ہے

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتایئے ایک طرف وہ بزرگ جو اپنے آپ کو مسیح موعود، ابراہیم، موسیٰ، یعقوب وغیرہ ناموں سے موسوم کرے اور وہ جس قوم کو خنزیر جان کر قتل کر کے فنا کر دینے کا مدعی ہو وہ قوم اتنی ترقی کر جائے کہ پہلے کی نسبت تگنی چوگنی سے زیادہ ہو جائے، اور دوسری طرف ایک ایسا شخص ہو جو ان انبیاء کے ناموں میں سے ایک نام بھی اپنے لئے تجویز نہ کرتا ہو بلکہ محض خادم دین ہونا اپنے لئے کافی سمجھتا ہو، اس کا حریف سات لاکھ سے صرف ایک لاکھ رہ جائے تو وہ ناکام سمجھا جائے۔ چہ خوش۔

مختصر یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب کا میرے ساتھ مقابلہ کرنے سے پہلے ان کے اور میرے دعاوی کا موازنہ بھی کر لینا چاہیے کہ وہ کن دعاوی کے مدعی تھے اور میں کس دعوی کا مدعی ہوں۔ وہ جملہ اوصاف سے موصوف ہونے کے مدعی تھے اور میں جملہ معاصی سے آلودہ۔ پھر ہمارا مقابلہ ہی کیا۔

ہاں یہ محض فضل الٰہی ہے کہ باوجود میری موت کے متعلق ان کی پیش گوئی ہونے آج تیس سال سے زیادہ گذر گئے ہیں کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئے اور میں ابھی زندہ ہوں اور احباب قادیان کو یہ مسرت انگیز خبر سناتا ہوں کہ مرزا غلام احمد صاحب ۶۹ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور میں ۷۰ سے متجاوز ہو گیا ہوں۔ مگر اس میں کیا شک ہے کہ آخر ایک روز جدائی ہونے والی ہے۔ استاد غالب کا شعر اپنے معنی میں بہت موزوں ہے

نظر میں ہے ہماری جادۂ راہ فنا غالب
کہ یہ شیرازہ ہے عالم کے اجزائے پریشان کا

قادیانی دوست میری موت کے تصور سے بھی خوش ہوتے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو میری زندگی سے بہت تکلیف پہنچ رہی ہے۔ اس لئے میں ان کی خدمت میں ایک بزرگ کا شعر پیش کر کے ختم کرتا ہوں:

اے دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری
خندہ مزن کہ بر تو ہمیں ماجرا رود

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ دسمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۲۴ شوال ۱۳۵۷ھ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی خدمات اسلامیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیان کی خدمات اسلامیہ جس قدر بھی ہیں وہ اظہر من الشّمس ہیں۔ان کی کوئی کتاب کوئی رسالہ کوئی اخبار کوئی اشتہار اٹھا کر دیکھو اس میں اسلام کے نام سے نبوت مرزا ہی کا ذکر ملتا ہے۔ براہین احمدیہ سے لے کر کتاب حقیقۃ الوحی تک سب کتب میں یہی ایک اصول کام کر رہا ہے۔ ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم سنتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے فلاں بادشاہ کو اسلام کی دعوت دی۔ مثلاً اخبار الفضل ۷ دسمبر ۱۹۳۸ء نے جماعت احمدیہ کی شیخی بگھارتے ہوئے لکھا ہے کہ: جماعت احمدیہ کو خارج از اسلام کہا جاتا ہے جب عمل کا سوال ہوتا ہے تو تمام اہل اسلام کی نظریں اسی جماعت کی طرف اٹھتی ہیں (خیالی پلاؤ)

اس کے بعد لکھا ہے:

بانی سلسلہ احمدیہ (مرزا غلام احمد قادیانی) نے ملکہ وکٹوریہ کو اسلام کا پیغام دیا اور اس غرض کیلئے حضور نے تحفہ قیصریہ اور ستارہ قیصریہ دو کتابیں تصنیف فرمائیں۔

بالکل غلط: تحفہ قیصریہ کو تو شروع ہی اپنے نام سے کیا ہے کہ میں یسوع مسیح کے نام سے آیا ہوں جو ایسا اور ایسا تھا۔ سارا تحفہ قیصریہ پڑھ جایئے تو معلوم ہوگا کہ کس طرح اسلام کے نام سے اپنی ہی فضیلت بیان کی جا رہی ہے جسے دیکھ کر یہ کہنا بے جا نہیں کہ جتنا اصل مال ہے، محصول چونگی اس سے زیادہ لیا گیا ہے۔

ان کی طرف سے جو ہر سال سیرت محمدیہ کے جلسے کئے جاتے ہیں، ان میں بھی مرزا صاحب قادیانی کا محصول چونگی برابر لیا جاتا ہے۔ اس دفعہ امرتسر کے جلسہ سیرت میں جب محصول چونگی (حق مرزا) لینے لگے، تو منشی عبداللہ صاحب معمار نے (جو وہاں موجود تھے) صدر جلسہ سردار حکم سنگھ صاحب کو توجہ دلائی کہ یہ جلسہ سیرت محمدیہ کا ہے اس میں مرزا صاحب قادیانی کا نام نہیں آنا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں نے معمار موصوف کو ہر چند چپ کرانے کی کوشش کی آخر صاحب صدر نے فرمایا کہ میں نے ان کو مرزا صاحب قادیانی کا ذکر کرنے سے روک دیا ہے اس لحاظ سے امسال امرتسر کا جلسہ سیرت قادیانیوں کے حق میں ناکام رہا جس کا ان کو افسوس ہوا ہوگا۔ لارڈ ارون (وائسرائے ہند) کو جو تحفہ (بصورت کتاب) پیش کیا گیا تھا اس میں بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خاندان اور ان کی جماعت کا ذکر زیادہ تھا چنانچہ سینکڑوں مقامات کی (اصلی اور فرضی) جماعتوں کا ذکر ظاہر کیا تھا کہ ہم تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کتاب کی تحریر سے مرزا صاحب قادیانی کا اصل مقصد یہی تھا، نہ کہ اسلام کی تبلیغ۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ دسمبر ۱۹۳۸ء ص ۴، ۵)

مرزائیانہ تحریف کا جواب

جناب ملک ابو یحی امام خان نوشہرویؒ لکھتے ہیں:

میں مرزائے قادیان سے زیادہ واقف نہ سہی مگر موصوف کی تحریفات اتنی مشہور ہو چکی ہیں کہ ان کے لٹریچر اور ان کے مریدوں سے معمولی گفتگو کے بعد بھی ان کا یہ معجزہ تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے مثلاً مرزائی حضرات سے اگر افادات مرزا (مسیح موعود) پر گفتگو کرتے ہوئے یہ سوال کیا جائے کہ کیوں صاحب جناب عیسی کی تشریف آوری سے تو اسلام کا غلبہ ہونا تھا، مگر ہندوستان میں مسلمان اس حد تک زبوں حال ہیں کہ خود قادیان کا مذبح سکھوں نے دن دیہاڑے گرا دیا، اور دار الخلافت کے رہنے والے بھی دیکھتے رہے۔ خلیفۃ المسیح (محمود احمد) قادیانی مسجد اقصی، (نام نہاد) میں تلواروں کے سائے میں نماز جمعہ پڑھاتے ہیں اور پہریداروں کے جھرمٹ میں چل پھر سکتے ہیں۔

اور اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کے ورود مسعود سے مسلمانوں کی عسرت اس حد تک تمول سے بدل جانی تھی کہ آنحضرت (عیسیٰؑ) مال دولت عطا فرمائیں گے لیکن لوگ مستغنی ہونے کی وجہ سے انکار کر دیں گے یعنی و یفیض المال و لا یقبلہ احد مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیان کی تلبیس نبوت کے ساتھ ہی دنیائے اسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یکسر فقر و فاقہ میں مبتلا ہوگئی۔حتی کہ ہندوستان کے ڈھائی لاکھ ملکانے مسلمان صرف اپنی مالی تباہ حالی کی وجہ سے آریوں سے روپئہ لے کر مرتد ہونے پر مجبور ہوئے۔

مرزائی فرمایا کرتے ہیں کہ مسیح کی تشریف آوری سے مالی بے نیازی صرف اس پر ایمان لانے والوں کو ہوگی۔سو ہماری جماعتیں سب کی سب مال سے بے نیاز ہیں۔

کاش یہ صحیح ہوتا۔ مختلف مقامات پر آکر دیکھئے کہ قادیانی حضرات کن کن مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔خود جناب خلیفہ قادیان (محمود احمد) اور امیر جماعت لاہور کی آئے دن کی چندہ طلبیاں ملاحظہ فرمایئے کیونکہ ان دونوں خلافتوں کی بین الملی ضرورتیں پوری ہی نہیں ہوتیں۔

اور اسی طرح حضرت مرزا قادیانی کے قدوم میمنت لزوم سے اسلامیوں کی تعداد میں اضافہ ہونا ضروری تھا،حتی کہ عیسویت کا تو خاتمہ ہی ہو جانا تھا۔مگر نوبت بایں جا رسید کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مسیحیت سے لے کر اب تک دنیا جہان میں مسیحی عنصر کی تعداد رو بہ ترقی ہے حتی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دارالامان قادیان کے نواح میں یہ اضافہ (مسیحیت) جاری ہے اور خود قادیان بھی تثلیث پرستوں سے خالی نہیں۔

تو اس قسم کے سوالات کے جواب میں مرزائی حضرات کے پاس آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق ہے۔ جس سے استدلال یوں کیا جاتا ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کے قدوم میمنت لزوم سے صرف دلائل اسلام کا غلبہ مقصود تھا، جیسے مرزا صاحب نے عیسویت کے خلاف فلاں اور فلاں قسم کا لٹریچر لکھ کر حاصل کر لیا ہے۔لیکن یہ بھی ان کی کھلی ہوئی تحریف ہے حتی کہ ان کے حق میں بھی وہ کہنا درست ہے جو نواب محسن الملک نے سرسید احمد کی تفسیر پر انہیں لکھا تھا کہ :

آپ قرآن کے وہ معنی کرتے ہیں جو خدا تعالی کو بھی نہیں سوجھتے۔

چنانچہ یہی آیت ھو لذی ارسل ... الخ ہے۔اس کا تذکرہ ایک حدیث میں نظر سے گزرا تو مرزائے قادیان کی تحریف پر بے حد تعجب ہوا کہ ان بزرگوار نے تو قرآن پاک کو بازیچہ دجالیت بنا رکھا ہے (العیاذ باللہ)

حدیث زیر بحث کا مفاد یہ ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تک (

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوبارہ) لات وعزی کی پرستش نہ شروع ہوگی، دنوں کی روشنی اور راتوں کی سیاہی اسی طرح رہے گی (یعنی جب تک زمانہ یونہی قائم رہے گا)۔ آنحضرت ﷺ سے یہ ارشاد جب عائشہ صدیقہؓ نے سنا تو عرض کیا کہ اے رسول خدا! آیت هو الذی ار سل رسو له .. الخ نازل ہونے کے بعد تو میں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اب دین اسی طرح (توحید اسی طرح) رہے گا، (مگر جناب یہ کیا فرما رہے ہیں کہ پھر لات وعزی کی پوجا ہونے لگے گی) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تک الہ العالمین چاہے دین (توحید) کو برقرار رکھے گا لیکن آخر میں آکر ایک خوش گوار سی ہوا چلے گی جس کے اثر سے وہ لوگ موت کی نیند سو جائیں گے جنکے دلوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا مگر زندہ رہیں گے لا خیر فیه (بدذات کے قسم کے لوگ) جو اپنے آباء واجداد کے مذہب پر لوٹ جائینگے اور حدیث (اصل) یوں ہے۔

اخر ج مسلم عن عا ئشه قا لت سمعت رسول الله ﷺ يقو ل لا يذ هب ا للیل و النهار حتی يعبد ا للا ت و العزی فقلت يا رسو ل الله انی كنت لا ظن حين انز ل الله هو الذی ارسل رسو له با لهدی و دين الحق ليظره علی الدين كله و لو كره المشر كون ان ذا لك تا ماً قا ل انه سيكون من ذلك ما شا ء الله يبعث الله ر يحاً طيبة فتو فی كل من من كا ن فی قلبی مثقا ل حبة من خر دل من ا لا يما ن فيبقی من لا خير فيه فير جعون الی دين آ با ء هم (بحوالہ مشکوۃ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ دسمبر ۱۹۳۸ء ص ۴)

فرقہ ناجیہ جماعت احمدیہ ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کہتے ہیں کوئی شخص کسی گاؤں سے گذرا۔ وہاں اسے ایک چماری ملی جو حسن وصورت میں ایسی تھی جس کی بابت شیخ سعدی کا ایک شعر ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو گوئی تا قیامت زشت روئی
برو ختم است بر یوسف نکوئی

اس جمیلہ بی بی سے اس راہرو نے مذاقیہ پوچھا کہ بی بی اس گاؤں میں جو پری رہتی ہے، وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ لوگ مجھ ہی پر گمان کرتے ہیں۔

یہی حال قادیانی جماعت کا ہے۔ ان کی نبوت جدیدہ، عقائد جدیدہ، خیالات ناپسندیدہ۔ دعوی یہ کہ فرقہ ناجیہ صرف ہم ہیں۔ چنانچہ اخبار الفضل ۱۴ دسمبر ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی یہ ہے:

فرقہ ناجیہ صرف جماعت احمدیہ ہے۔

آگے چل کر نامہ نگار لکھتا ہے:

امر واقع یہ ہے کہ کسی فرقہ میں بجز جماعت احمدیہ فرقہ ناجیہ کی علامات متحقق نہیں ہوسکتیں۔ فیصلہ کن علامت حضور سرور کائنات ﷺ کے الفاظ مبارکہ ا لا و ھی الجماعۃ کے مطابق فرقہ ناجیہ کا، جماعت، ہونا ہے۔ فرقے بہت ہیں مگر وہ جماعت کہلانے کے مستحق نہیں کیونکہ وہ منتشر اور پراگندہ ہیں اور کسی واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع نہیں۔

(الفضل قادیان ۱۴ دسمبر ۱۹۳۸ء ص ۵)

یہ دعوی ناواقفی پر مبنی ہے۔ قادیانی گروہ میں امام کی جتنی اطاعت کی جاتی ہے اس کے مقابلے میں بوہروں کے فرقے کی اطاعت بہت زیادہ ہے۔ بوہروں سے آغا خانیوں کی زیادہ ہے۔ اسی طرح ہر گدی نشین کے مرید اپنے پیر کی اطاعت میں کسی سے کم نہیں۔ ہاں قادیانی جماعت میں جو اختلافات آئے دن سننے میں آتے ہیں جن کی وجہ سے خلیفہ قادیان ہر خطبے میں منافقوں کا ذکر کرتا ہے، بوہروں اور آغا خانیوں میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

ہاں اس وقت دنیا میں صحیح معنی میں جماعت کہلانے کی مستحق جماعت وہابیہ نجدیہ ہے جس کا امام حقیقتاً امام ہے۔ ایسے ہی امام کی شان میں یہ حدیث ہے

ا لا مام جنۃ یقا تل من ورا ئہ (امام کے حکم سے جہاد کیا جائے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان کا امام بوہروں کے امام سے بہت کم ضابطہ اور قاہر ہے۔ وہابیہ کا امام بے شک ہر صفت امامت سے موصوف ہے۔ ہر قسم کے حکم شرعی جاری کرتا ہے کسی کو مجال نہیں کہ سرتابی کر سکے۔

قادیانی امام حکم دیتا ہے کہ کوئی قادیانی غیر قادیانی کو لڑکی نہ دے، مگر وہ دیتے ہیں۔ خطبوں میں شکایت کرتا ہے کوئی سنتا ہی نہیں۔ مریدین بغاوت کر کے قادیان ہی میں دندناتے پھرتے ہیں، مگر کوئی انکو سزا نہیں دے سکتا۔ کیا اس جماعت کو حدیث کا مصداق قرار دیا جائے؟

ہاں حدیث شریف میں فرقہ ناجیہ کی شناخت کے لئے جو زوردار الفاظ وارد ہوئے ہیں یعنی: ما انا علیه و اصحا بی (مشکوۃ) (فرقہ ناجیہ وہ ہے جو میری اور میرے اصحاب کی روش پر ہوگا) الفضل نے بالکل نظر انداز کر دیئے ہیں۔ قادیانی جماعت بلحاظ عقائد و بلحاظ اعمال اس حدیث سے بالکل اجنبی ہے۔ عقائد میں بڑا عقیدہ ان کا اجرائے نبوت ہے جو صحابہ کے خواب وخیال میں بھی نہ تھا۔ اعمال کی مثال سردست ہم ایک پیش کرتے ہیں کہ ان کا خلیفہ خطبہ جمعہ میں ہمیشہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر لیکچر شروع کر دیتا ہے جس پر بہت زیادہ وقت لگتا ہے، یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے۔ کسی حدیث میں جمعہ کا خطبہ اس طریق پر نہیں آیا جس پر قادیان میں عمل ہو رہا ہے۔ قادیانی گروہ اگر اس کو سنت کے موافق جانتا ہے تو ہمارے سامنے اس کی سند پیش کرے ورنہ اس کے خلاف سنت ہونے کا اعتراف کرے۔

ضرورت کے وقت ہم بہت سی مثالیں پیش کر سکتے ہیں جن سے ثابت ہوگا کہ قادیانی گروہ حدیث ما انا علیه واصحا بی کا پیرو نہیں ہے بلکہ اس شعر کا مصداق ہے

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳۰ دسمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۷ ذی قعد ۱۳۵۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۹۔ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ اور اس کا ہولناک انجام

موضع ٹھرو متصل چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں ایک شخص مسمی محمد علی مراثی قادیانی مرزائی رہا کرتا تھا۔ ایک دن محمد علی نے وہاں کے چند اہل سنت والجماعت سے کہا کہ آؤ مباہلہ کرلیں اور دعا مانگیں کہ جو جھوٹے مذہب پر ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایک ہفتہ میں تباہ اور ہلاک کرے۔ فریق ثانی نے کہا کہ آؤ کرلو۔ چنانچہ مرزائی نے دعا مانگی اور فریق ثانی کے لوگ آمین کہتے رہے۔

تیسرے یوم محمد علی مرزائی کا چھوٹا لڑکا بعمر آٹھ نو سال ایک کنویں کی چوکلی اور ڈھول کے درمیان آ گیا اور شدید طور پر زخمی ہو کر اگلے دن مر گیا۔

محمد علی کو سمجھ آ گئی کہ میں جھوٹے مذہب پر ہوں اور مجھے اس کی سزا ملی ہے۔ چنانچہ اس نے اگلے روز بروز جمعہ بمقام چھاؤنی صدر سیالکوٹ میں جہاں مولانا امام الدین صاحب جمعہ پڑھایا کرتے ہیں مولانا کے ہاتھ پر تمام لوگوں کے سامنے مرزائیت سے توبہ کی اور یہ بھی کہا کہ میرے لئے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ زندہ ٹھرو کی سرزمین میں داخل نہ کرے کیونکہ وہاں کے بعض چوہدری جو مرزائی ہیں مجھے دوبارہ مرتد ہونے کے لئے مجبور نہ کریں۔

بعدہ وہ ایک دو یوم موضع دلانہ متصل سیالکوٹ میں اپنا کام کرتا رہا تیسرے دن شدید بیمار ہوا۔ اس کے رشتہ داروں کو خبر کی گئی چنانچہ اس کے رشتہ دار موضع ٹھرو سے آئے اور اس کو چارپائی پر ڈال کر لے گئے مگر راستے میں ہی ابھی چونڈہ نہیں پہنچے تھے کہ وہ فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

راقم ماسٹر محمد حسین۔ میانہ پورہ۔ سیالکوٹ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۸ء

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳۰ دسمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۷ ذی قعد ۱۳۵۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۹۔ ص ۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یورپ میں سرمایہ اصحاب الحدیث کا نگہبان

(تحریر: فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالاعلی حفظہ اللہ)

ہندوستان میں مولانا محمد حسین بٹالوی کا مقام ایک مجدد کا مقام ہے جنہوں نے عمل بالحدیث کی تاریخ کا دھارا بدل دیا تھا۔ آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی میں ۱۸۹۱ء میں دعوئے نبوت و مسیحیت کی بوسونگھ لی تھی اور اس کے کفر پر فتوی تیار کرایا اور سارے ہند کے علماء سے تصدیق کروانے کا جان جوکھوں کا کام کروایا۔

مرزا غلام احمد نے اپنی زندگی میں بالمشافہ دو مناظرے مسلمانوں سے کئے اور ایک مباہلہ اور یہ صرف علمائے اہل حدیث کے ساتھ ہوئے۔ ایک مناظرہ لدھیانہ میں مولانا محمد حسین بٹالوی کے ساتھ، اور دوسرا دہلی میں مولانا محمد بشیر سہسوانی کے ساتھ، اور مباہلہ امرتسر میں مولانا عبدالحق غزنوی کے ساتھ ہوا۔ جس کے نتیجہ میں مرزا قادیانی کی موت واقع ہوئی اور غزنوی صاحب اس کی موت کے نو سال بعد ۱۹۱۷ء میں فوت ہوئے۔ پھر آخری فیصلے کا اشتہار مرزا غلام احمد نے اپریل ۱۹۰۸ء میں ایک اہل حدیث عالم مولانا ثناء اللہ امرتسری کے خلاف شائع کیا جس میں دعا کی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا غلام احمد مئی ۱۹۰۸ء میں چل بسا اور شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ چالیس سال بعد سرگودھا میں فوت ہوئے۔

باقی علماء اسلام نے بھی تحریک ختم نبوت میں کام کیا۔ پیر سید مہر علی شاہ صاحب اور علمائے دیوبند نے بھی کام کیا۔ لیکن علمائے دیوبند جب متحرک ہوئے تو مرزے کا سانپ مر چکا تھا۔ مگر ان (دیوبندی حضرات) کی زبان جلتی ہے دوسرے کا نام لیتے ہوئے۔ اللہ تعالی سب خادمین کی خدمات قبول فرمائے اور دیوبندی مریدوں میں حوصلہ پیدا فرمائے۔

یاد رہے کہ یورپ میں سرمایہ اصحاب الحدیث کے نگہبان ڈاکٹر سلیمان اظہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے مانچسٹر کے ایک ایسے ہی تعلّی باز مولانا کے جواب میں تاریخ کے بند کھولے اور تحقیق کی راہیں اتنی وسیع کر دیں کہ ۶۵ جلدیں لکھ ڈالیں اور ابھی قیام پاکستان تک نہیں پہنچ پائے۔ حق تعالی ان کی عمر اتنی دراز کرے کہ وہ اس مقدس تاریخ کو اب تک کی تاریخ تک پہنچا دیں پھر جو مرضی کہتا پھرے تاریخ کو نہیں جھٹلا سکتے۔

یاد رہے کہ اس بندہ خاکسار (حافظ عبد الاعلی) کے دل میں تمام مکاتب فکر کے علماء خاص طور سے علماء دیوبند کا بڑا احترام ہے۔ میں نے سبھی علماء کی تاریخ بیان کی ہے۔ بریلوی علماء میں سے صاحبزادہ سید افتخار الحسن، دیوبندی علماء میں سے مولانا تاج محمود، مولانا ضیاء القاسمی، سید عبد المجید ندیم، ان تمام کے ساتھ میرا دوستانہ تعلق رہا ہے۔ اب بھی علماء وقت کے ساتھ بہترین مراسم ہیں لیکن متعصب قسم کے مضمون نگاروں کے آگ کے بھرے ہوئے مقالات کے جواب میں لکھنا پڑتا ہے کہ جناب اصل کام تو علماء اہل حدیث نے کیا ہے، جب علماء دیوبند کی فکر جوان ہوئی مرزے کا سانپ مر چکا تھا۔

.....

اعتراف خدمات وخراج عقیدت

مرکزی جمیعت اہل حدیث پاکستان فیصل آباد کے زیر اہتمام ۳۰ مارچ ۲۰۱۸ء کو دھوبی گھاٹ گراونڈ فیصل آباد کی تاریخی جلسہ گاہ میں منعقد ہونے والی نفاذ اسلام کانفرنس میں ناظرین وسامعین کو ایک انتہائی جذباتی منظر دیکھنے سننے کو ملا جب مائیک پر ترجمان مرکزیہ فیصل آباد علامہ عبد الصمد معاذ نے مورخ اہل حدیث محسن ملت ڈاکٹر بہاء الدین محمد سلیمان اظہر کی فقید المثال خدمت ختم نبوت پر انہیں مرکزیہ کی طرف سے اعتراف خدمات وخراج عقیدت پیش کرتے ہوئے یادگاری شیلڈ پیش کرنے کا اعلان کیا تو جلسہ گاہ میں موجود ہر آدمی ڈاکٹر بہاء الدین صاحب کی تحریک ختم نبوت کی ۷۵ جلدوں کی بات پہلی بار سن کر حیرت ومسرت میں گم تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ عبدالصمد معاذ نے پنڈال کو آگاہ کیا کہ یہ شیلڈ ڈاکٹر بہاء الدین صاحب کی نیابت میں مرکزیہ برطانیہ کے ناظم اعلی مولانا حافظ حبیب الرحمٰن جہلمی، ناظم تبلیغ مولانا شریف اللہ شاہد، ڈاکٹر صاحب کے لختِ جگر صاحبزادہ سہیل اظہر گورداسپوری اور ڈاکٹر صاحب کے بھانجے جناب حسن رشید وصول کریں گے۔

اس تاریخی لمحہ میں اسٹیج پر موجود ہر شخص کے چہرے پر اس خیال سے مسرت دیدنی تھی کہ وہ اس مبارک لمحہ اور اس مسعود مجلس کا حصہ ہے۔ جب اعلان ہوا کہ یہ شیلڈ حضرت الامیر پروفیسر ساجد میر صاحب ان احباب کو پیش فرمائیں گے تو شیلڈ کی عزت و وقار کئی گنا بڑھ گیا۔ پھر حضرت الامیر پروفیسر ساجد میر صاحب نے ان قائدین مرکزیہ برطانیہ کو شیلڈ پیش کی۔

زاں بعد شیلڈ کا انگلش ورژن انہی احباب کو جانشین علامہ احسان شہید، علامہ ابتسام الٰہی ظہیر صاحب نے پیش کیا۔ اس موقع پر مرکزیہ کے اکابر علماء کرام، ضلعی و شہری امراء و ناظمین، اراکین کابینہ، ذیلی تنظیمات کے ذمہ داران کی کثیر تعداد نے مرکزیہ فیصل آباد کے تقدیم شیلڈ کے فیصلہ کو خراج تحسین پیش کیا۔ (فیصل آباد ۲۔ اپریل ۲۰۱۸ء)

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔ و الحمد لله ر ب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی۔ محمد بهاء الدین۔ ۳۔ اپریل ۲۰۱۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "